کتاب النحو

مؤلفہ

حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری

ناشر

فرید اینڈ کو۔ جامع مسجد دہلی

كتاب النحو

یعنے

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلہ مشقی و سوالات امتحانی و ترکیب جملات

مؤلفہ

حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب الصرف کتاب النحو۔ عربی بول چال ہر دو حصہ
الصدیق۔ المرتضیٰ۔ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند

وغیرہ

ملنے کا پتہ

فرید اینڈ کو۔ جامع مسجد دہلی

قیمت [illegible] ( )
۲۰.۰۰

فہرست مضامین کتاب النحو

نمبر سبق	مضمون	نمبر سبق	مضمون	نمبر سبق	مضمون
۱	تعریفات	۲۸	ممیز اسمائے اعداد		اسمائے عاملہ
۲،۳	کلام کی تعریف وتقسیم	۲۹، ۳۰	مجرورات		مشبہ بفعل
۴	معرب ومبنی	۳۱	اجزائے جملہ کی تقسیم	۴۸ و	مصدر، اسم فاعل
۵،۶	اعراب کی قسمیں	۳۲	ایک مشقی حکایت	۴۹	اسم مفعول
۷،۸	منصرف وغیر منصرف	۳۳	سوالات	۵۰	صفت مشبہ
۹	سوالات		توابع کا بیان	۵۱	اسم تفضیل
۱۰،۱۱	جملہ اسمیہ	۳۴	صفت	۵۲	سوالات
۱۲	مشق جملہ اسمیہ	۳۵	عطف، تاکید		فعل کی تقسیم
۱۳،۱۴	افعال ناقصہ	۳۶	بدل۔ عطفِ بیان	۵۳	لازم، متعدی معرب
۱۵	افعال مقاربہ		اسمائے مبنیہ	۵۴ و	مبنی، مضارع کا اعراب
۱۶،۱۷	حروف مشبہ بفعل	۳۷	مضمرات	۵۵	حالت نصبی
۱۸ و	ما و لا مشابہ بلیس	۳۸	اسماء الاشارۃ والموصولات	۵۶	حالت جزمی
۱۹	لائے نفی جنس	۳۹	اسماء الافعال	۵۷	کلم المجازات
۲۰،۲۱	جملہ فعلیہ	۴۰	ایک مشقی حکایت	۵۸	افعال القلوب
۲۲	مشق جملہ فعلیہ	۴۱	اصوات وکنایات	۵۹	افعال مدح وذم
	مفاعیل خمسہ	۴۲/۴۳	ظروف مبنیہ		افعال تعجب
۲۳	مفعول بہ، مفعول مطلق	۴۴	سوالات	۶۰	ایک مشقی حکایت
و	مفعول فیہ، مفعول معہ		اسم کے متفرق احکام	۶۱	جملہ کی تقسیم
۲۴	مفعول لہ		معرفہ ونکرہ۔ مذکر و	۶۲	جملہ انشائیہ کی تقسیم
۲۵	باقی ماندہ مفعول	۴۵	مؤنث	۶۸ تا ص ۶۹	مائتہ عامل
۲۶	حال وتمیز	۴۶	مؤنثات سماعیہ	۷۰، ۷۱ ص	ترکیب جملات
۲۷	مستثنیٰ	۴۷	تذکیر وتانیث کی مشق	۷۲ تا ص ۸۵	بحث حروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ النَّحْوِ

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم۔ فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور اُن کے آخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو +

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریر عبارات میں ہر ایک قسم کی خطائے ترکیبی سے محفوظ رہے +

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منہ سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ با معنی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد، دوسری مرکّب +

مفرد۔ وہ اکیلا لفظ ہے جو اپنے معنے دے اُس کو کلمہ کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف۔ جیسا کہ کتاب الصّرف میں مذکور ہو چکا ہے +

مرکّب۔ وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے اُس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مفید (۲) غیر مفید +

مرکّب مفید۔ وہ ہے کہ جب متکلم بات کر کے چُپ ہو جائے تو سُننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو اُس کو جُملہ اور کلام بھی کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) جِئْ بِالْمَاءِ (پانی لاؤ) پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے +

مرکب غیر مفید۔ وہ ہے جس سے سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سُننے کا انتظار باقی رہے اُس کو مرکّب ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) +

سبق نمبر (۲، ۳)

کلام کی تعریف و تقسیم | کلام ان دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنی فائدہ بخش نسبت پائی جائے۔ جس کلمے کی طرف نسبت کریں اس کو مسند الیہ کہتے ہیں۔ اور جس کو نسبت کریں اُس کو مسند۔ یہ کلمے یا تو دونوں اسم ہونگے یا ایک اسم اور ایک فعل +

دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) ایک کلام ہے اس کے دونوں جزو اسم ہیں پہلا مسند الیہ اور دوسرا مسند۔ اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں +

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے اُس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم۔ فعل مسند اور اسم مسند الیہ کہلاتا ہے اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں +

یاد رکھنا چاہیئے کہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم، کبھی فعل حرف کو نہ مسند ہونے کی صلاحیت ہے نہ مسند الیہ ہونے کی +

مرکب غیر مفید کی تقسیم | مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں +

(۱) مرکب اضافی۔ جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

(۲) مرکب توصیفی۔ جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ (فضیلت والا مرد)

ان کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جن کا بیان آگے مذکور ہوگا (دیکھو صفحہ ۴۶)

کلمات ثلاثہ کے خواص | کوئی جملہ دو لفظوں سے کم نہیں ہوتا خواہ لفظاً ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا یا تقدیراً جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں دوسرا کلمہ مستتر ہے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ پس جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا اور ان کی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ ہونے کی شناخت ہو سکے +

اسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اس کے اوّل میں داخل ہو۔

جیسے اَلرَّجُلُ - بِزَیْدٍ "یا تنوین اس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ یا مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ "یا مُسندالیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ "یا موصوف ہو۔ جیسے ۔ رَجُلٌ عَاقِلٌ "یا تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ "یا جمع ہو۔ جیسے رِجَالٌ "یا منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ "یا مصغر ہو۔ جیسے قُرَیْشٌ "یا تاءِ تانیث متحرک آخر میں آئے۔ جیسے ۔ مُسْلِمَةٌ +

فعل کا خاصہ۔ یہ ہے کہ قَدْ۔ یا سَ یا سَوْفَ اُس کے اوّل میں آئے جیسے۔ قَدْ ضَرَبَ، سَیَضْرِبُ - سَوْفَ یَضْرِبُ "یا اُس کے آخر میں جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ "یا امر ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ - یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے ملے جیسے ضَرَبْتُ یا تِ تانیث ساکن لاحق ہو جیسے ضَرَبَتْ +

حرف کا خاصہ۔ یہ ہے کہ اسم یا فعل کی کوئی علامت اس میں نہ ہو اور دو اسموں یا ایک اسم اور فعل میں ربط کا کام دے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ +

سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا مراد ہے ؟

(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے ؟

(۳) جملہ اسمیہ اور فعلیہ میں کیا فرق ہے ؟

(۴) غُلَامٌ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(۵) اسم اور فعل کی خاصیتوں کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کرو ؟

(۶) حرف کیا کام دیتا ہے ؟

فقرات ذیل کو پڑھو اور ان کے معنی پر غور کر کے کلمات ثلثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات بیان کرو ؟

(۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَةٌ	(۴) سَیَصْلٰی نَارًا
(۲) هِنْدٌ قَائِمَةٌ	(۵) اِنْصَرَفَ عَنْهُ اَصْحَابُهٗ
(۳) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ	(۶) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سبق نمبر (۴)

معرب اور مبنی کا بیان آخر کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں +

(۱) **معرب** وہ کلمہ ہے جو ماضی امر حاضر . اور حرف سے مشابہ نہ ہو اس کے آخر میں ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے کسی حالت میں ضمہ کسی حالت میں فتحہ اور کسی حالت میں کسرہ آتا رہتا ہے جیسے۔ جَاءَ زَیْدٌ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا۔ ذَھَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کے آخر تین حالتوں میں تین مختلف حرکتیں پیدا ہوئیں +

(۲) **مبنی**۔ وہ کلمہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو اور اس کے آخر میں تغیر نہیں ہوتا یعنی کسی حالت میں بجائے ضمہ کے فتحہ یا بجائے فتحہ کے کسرہ نہیں آتا۔ جیسے۔ جَاءَ ھٰؤُلَاءِ۔ رَأَیْتَ ھٰؤُلَاءِ۔ ذَھَبْتُ اِلٰی ھٰؤُلَاءِ ان مثالوں میں ھٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔ جس کا آخر تمام حالتوں میں یکساں ہے +

معرب اور مبنی کی بابت مختصرًا یوں سمجھنا چاہیئے ؎

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار   معرب آں باشد کہ گردد بار بار

تنبیہ :۔ اسماء بیشتر معرب اور تھوڑے مبنی ہیں۔ فعلوں میں صرف مضارع معرب ہے۔ ماضی اور امر مبنی اور حرف سب مبنی ہیں اس جگہ اسم معرب کے احکام لکھے جاتے ہیں۔ فعل کے احکام اپنے موقع پر درج ہوں گے +

اعراب کا بیان اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو۔ جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو اسکو عامل کہتے ہیں۔ اسم کے تین اعراب ہیں۔ رفع۔ نصب اور جر۔ جس اسم پر رفع ہو اُس کو مرفوع۔ جس پر نصب ہو اس کو منصوب اور جس پر جر ہو اس کو مجرور کہتے ہیں۔ امثلہ ذیل میں اسم کی عامل اور اعراب پر غور کرو +

حالتِ رفعی۔ جَاءَ زَیْدٌ اس میں جَاءَ عامل اور زید کا اعراب رفع ہے۔

حالتِ نصبی۔ رَأَیْتُ زَیْدًا اس میں رَأَیْتُ عامل اور زید کا اعراب نصب ہے

حالتِ جری ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ اس میں بِ عامل اور زید کا اعراب جر ہے +

فائدہ:۔ معرب اور مبنی کی آخری حالت ظاہر کرنے کا طریق عام طور پر ایک ہی مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں جب معرب کو آئیں تو ان کو رفع نصب اور جر کہتے ہیں اور جب مبنی کے آخر میں آئیں تو ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ کہلاتی ہیں +

سبق نمبر (۶۹۵)

اعراب کی قسمیں | اسم معرب کا اعراب کبھی بالحرکۃ ہوتا ہے یعنی پیش، زبر اور زیر سے اور کبھی بالحرف یعنی وٗ۔ الفؔ اور یؔ سے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) اسم مفرد صحیح ※ اور جاری مجرای صحیح، اور جمع مکسر کا رفع پیش سے نصب زبر سے اور جر زیر سے ہوتا ہے +

	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
اسم مفرد صحیح	هٰذَا زَيْدٌ	رَأَيْتُ زَيْدًا	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
جاری مجرای صحیح	هٰذَا دَلْوٌ	رَأَيْتُ دَلْوًا	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ
	هٰذَا ظَبْيٌ	رَأَيْتُ ظَبْيًا	مَرَرْتُ بِظَبْيٍ
جمع مکسر	هٰذِهٖ رِجَالٌ	رَأَيْتُ رِجَالًا	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

(۲) تثنیہ۔ جیسے رَجُلَانِ یا مشابہ تثنیہ لفظاً جیسے اثنان یا مشابہ تثنیہ معنے جیسے کِلَا ان کا رفع الفؔ سے۔ نصب و جر یؔ ماقبل مفتوح سے آتا ہے۔

تثنیہ	جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ
مشابہ تثنیہ	جَاءَ اِثْنَانِ	رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ	مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ
	جَاءَ كِلَاهُمَا	رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا	مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا

تنبیہ :۔ واضح ہو کہ کِلَا ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) جمع مذکر سالم۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ یا مشابہ جمع لفظاً۔ جیسے عِشْرُوْنَ یا مشابہ جمع معنے" جیسے اُولُوا الکا رفع واؤ ماقبل مضموم سے نصب و جر یؔ ماقبل مکسور سے آتی ہیں

جمع مذکر سالم	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ
مشابہ جمع مذکر	جَاءَ عِشْرُوْنَ	رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ	مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ
	جَاءَ اُولُوْا مَالٍ	رَأَيْتُ اُولِيْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِاُولِيْ مَالٍ

(۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب و جر۔۔۔ زیر سے ہوتا ہے۔

جَاءَنِيْ مُسْلِمَاتٌ رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

※ نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اس کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو جیسے۔ زَيْدٌ اور جاری مجرای صحیح وہ جس کے آخر وٗ۔ یؔ ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْيٌ (ہرن)

تنبیہ تفصیل مندرجہ ذیل پہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ واحد تثنیہ اور جمع کی اعرابی حالتوں میں تبدیلی کسطرح ہوتی ہے۔

مذکر		حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
	واحد	مُسلمٌ	مسلماً	مسلمٍ
	تثنیہ	مسلمان	مُسلِمَین	
	جمع	مسلمون	مُسلِمِینَ	

مؤنث		حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
	واحد	مُسلمةٌ	مُسلمةً	مُسلمةٍ
	تثنیہ	مُسلمتان	مُسلِمتَین	
	جمع	مُسلماتٌ	مُسلِمَاتٍ	

(۵) مندرجہ ذیل چھ[۱] اسم اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور) هَنٌ (شرمگاہ) فَمٌ (منہ)، ذُو (صاحب) جب یٓ متکلم کے سوا کسی اور کلمہ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کا رفع واوٓ ماقبل مضموم سے۔ نصب الفٓ سے اور جر یٓ ماقبل مکسور سے آتے ہیں۔

	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
اَبٌ....	هٰذا اَبُوْكَ	رَأيتَ اَبَاكَ	مَرَرْتُ بِاَبِيكَ
فَمٌ....	هٰذا فُوْكَ[۲]	رَأيْتُ فَاكَ	وَضَعْتُ فِي فِيكَ
ذُوْ....	هٰذا ذُومالٍ	رَأيتُ ذَامالٍ	مَرَرْتُ بِذِي مالٍ

(۶) اسم مفرد غیر منصرف کا رفع پیش سے۔ نصب اور جر زبر سے ہوتا ہے:۔

جاءَنی احمدُ	رأيت احمدَ	مررتُ باحمدَ

(۷) اسم منقوص یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یٓ ماقبل مکسور ہو۔ اس کا رفع ضمۂ تقدیری سے اور جر کسرۂ تقدیری سے اور نصب فتحۂ لفظی سے آتے ہیں۔ تقدیری کے یہ معنی ہیں کہ اعراب کی علامت لفظوں میں نہ ہو:۔

جَاءَنِي الْقَاضِيْ	رَأيتُ الْقَاضِيَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ

(۸) اسم مقصور یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو اور نیز وہ اسم جو یٓ متکلم کی طرف مضاف ہو۔ ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری آتا ہے:۔

اسم مقصور	جَاءَنِي مُوسىٰ	رَأيتُ مُوسىٰ	مَرَرْتُ بِمُوسىٰ
مضاف طرف یائے متکلم	جاءنی غلامی	رأيت غلامی	مررت بغلامی

[۱] نحوی ان کو اسمائے ستہ مکبرہ کہتے ہیں یعنی ایسے چھ اسم جو مصغر نہ ہوں۔ [۲] فم کا میم واؤ سے بدل گیا۔

سبق نمبر (۷و۸)

منصرف وغیر منصرف کا بیان | اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک منصرف جس میں نہ تو دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں اور نہ ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو سکے اس کے آخر میں حرکات ثلاثہ اور تنوین آتی ہے جیسے زَیْدٌ دوسرا غیر منصرف جس میں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کا ہو اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ اور کسرہ کے مقام پر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ عُمَرُ رَأَیْتُ عُمَرَ۔ مَرَرْتُ بِعُمَرَ ۔

اسباب منع صرف کا بیان | یہ نو[۱] سبب ہیں۔ عدل[۱]، وصف[۲]، تانیث[۳]، معرفہ[۴]، عجمہ[۵]، جمع[۶] ترکیب[۷]، الف نون[۸] زائدہ۔ وزن فعل[۹]۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے :-

عدل[۱]۔ وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے جیسے ثُلٰثُ و مَثْلَثُ کہ ہر ایک کے معنی ہیں تین تین اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنی صرف تین ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ تھا کیونکہ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے۔ اس کو عدل تحقیقی کہتے ہیں۔ اور اس میں دوسرا سبب صفت ہے کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے۔ جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور سوائے علمیت[۴] کے اور کوئی علت منع صرف کی ان میں نہیں۔ اس واسطے ان کو عامر اور زافر، سے معدول مان لیا ہے۔ اس کو **عدل تقدیری** کہتے ہیں۔

صفت[۲] جو اصل میں وصفی معنے کے لئے وضع کی گئی ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

تانیث[۳]۔ ہر علم اسکے آخر میں ۃ تانیث لفظاً ہو۔ جیسے طَلْحَۃُ (نام مرد) مَکَّۃُ (نام شہر) یا اس میں تانیث معنوی ہو۔ اور کلمہ تین حروف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو۔ جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ) یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو۔ جیسے حُبْلٰی (زنِ حاملہ) یا الف ممدودہ کیساتھ ہو جیسے صَحْرَاءُ (جنگل) ان میں سے تانیث بالالف قائم مقام دو سببوں کے ہوتی ہے۔

---

[۱] نحوی ان کو اسباب تسعہ منع صرف کہتے ہیں۔

معرفہ[۲] صرف وہ اسم ہے جس میں علمیت پائی جائے۔ جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے +

عجمہ[۵] جو اسم عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو۔ جیسے اِبْرَاھِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو۔ جیسے شَتَرُ (نام قلعۂ دیار بکر) +

فائدہ:۔ جو مؤنث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے ھِنْدٌ و ھِنْدُ (نام عورت) اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا۔ جیسے مَاہُ وجُوْرُ (ملک عجم میں دو شہروں کے نام ہیں) +

جمع[۶]۔ جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو یعنی ایسی جمع جس کے پہلے دو حروف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے لیکن اگر آخر میں ۃ ہو، جیسے صَیَاقِلَۃٌ و بَرَامِکَۃٌ تو پھر یہ جمع غیر منصرف ہوگی

ترکیب[۷] یعنی وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں، جیسے بَعْلَبَکُّ (نام شہر) کہ بعل اور بک سے مرکب ہے اسمیں دوسرا سبب علمیت ہے +

الف ونون زائدہ[۸]۔ جب علم کے آخر میں ہو جیسے عُثْمَانُ یا اس صفت کے آخر میں ہو جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہے اور اس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو جیسے سَکْرَانُ (متوالا) یا ایسا اسم ہو کہ اس کی مؤنث ہی نہیں جیسے رَحْمٰنُ +

وزن فعل[۹]۔ ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو جیسے دُئِلَ (نام قبیلہ) شَمَّرَ (نام اسپ) یا مضارع کا کوئی حرف اس سے پہلے آئے جیسے اَحْمَدُ (نام مرد) تَغْلِبُ (نام قبیلہ) اس میں دوسرا سبب علمیت ہے +

تنبیہ:۔ منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل[۱] تحقیقی۔ وزن[۲] فعل۔ تانیث[۳] بالالف۔ منتہی[۴] الجموع۔ فعلان[۵] صفتی جس کی مؤنث فعلانۃ نہ ہو اور چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل[۱] تقدیری۔ تانیث[۲] بالتاء۔ عجمہ[۳] ترکیب[۴]۔ وزن فعل[۵] اور فعلان[۶] جب کہ علم ہو +

فائدہ۔ ہر اسم غیر منصرف جب کہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کیطرف مضاف ہو تو اس کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے، ذَھَبْتُ اِلٰی مَسَاجِدِکُمْ وَاِلَی الْمَسَاجِدِ +

سبق نمبر ۹

سوالات

الف (۱) اعراب کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
(۲) مبنی اور معرب میں کیا فرق ہے؟
(۳) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اس کو کیا اعراب آتا ہے؟
(۴) صرفیوں اور نحویوں نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے؟
(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئے گا؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے ان کے اعراب کی تشریح کرو؟

(۱) رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ۔ ذَهَبْتُ بِعُمَرَ۔ جَاءَ غُلَامِی +
(۲) ذَهَبَ اِثْنَانِ۔ کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ۔ خَرَجْتَ بِکِلَیْهِمَا +
(۳) لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْکَافِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ وکان بالمؤمنین رحیمًا +
(۴) کان ابوهما صالحًا۔ جاؤا اباهم عشاءً۔ ارجعوا الی ابیکم +
(۵) حکی انّ رجلاً یسمی احمد دخل فی بیت امرأة فقالت اِنْصَرِفْ اِنْصَرِفْ۔ فقال الرجل انا احمد واحمد لا ینصرف فقالت نعم اذا نُکِّرَ انصرف +

ج ان فقرات کے اعرابوں کو صحیح کرو:۔

(۱) هُنَّ مسلماتٍ۔ مررت باحمدٍ۔ رأیت غلامِی +
(۲) جاء اباهما۔ رأیت ابیهم۔ ذهبت بابوكَ +
(۳) جاء الرجلین۔ رأیتُ الرجلان۔ مررتُ بکلاهما +
(۴) یا عمرٌ و رمتُ رِجلَیْهِ۔ ثم قال وصل الورم الی رُکْبَتَاهُ +

سبق نمبر ۱۰، ۱۱

جملہ اسمیہ کا بیان!

جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ کہ اسمیں زَیْدٌ مُسْندالیہ ہے اور اس کو مبتدا کہتے ہیں۔ کَاتِبٌ مُسند۔ اور اسکو خبر کہتے ہیں؛

مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں اور ان کا عامل[1] (رافع) ہمیشہ معنوی ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ میں ہر ایک مرفوع ہے اور انکا عامل لفظوں میں کوئی نہیں ہے

(مبتدا اور خبر کے احکام)

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوصہ، صرف نکرہ کبھی مبتدا نہیں ہو سکتا خبر اکثر نکرہ کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے۔ ذیل کی مثالوں میں مبتدا پر غور کرو +

(۱) معرفہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:۔

زَیْدٌ کَاتِبٌ۔ اس میں زید مبتدا معرفہ ہے

اَلْعَدْلُ مَحْمُوْدٌ (انصاف پسندیدہ ہے) اسمیں العدل مبتدا معرفہ ہے،

(۲) نکرہ مخصوصہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:۔

وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (بیشک مومن غلام مشرک سے بہتر ہے)

ان میں عبد نکرہ وصفیت سے خاص ہو گیا +

اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمِ امْرَأَةٌ (اس گھر میں مرد ہے یا عورت) اسمیں رجل نکرہ تقیید سے خاص ہو گیا ہے

مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنْكَ (تم سے بہتر کوئی نہیں) اسمیں احد نکرہ نفی کے تحت میں آنی سے خاص ہو گیا

سَلَامٌ عَلَیْكَ اصل میں تھا سَلَامِیْ عَلَیْكَ (تم پر میرا سلام ہو)

اس میں سلام یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے سے خاص ہو گیا +

(۳) خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں مذکور ہوا مگر کبھی جملہ میں بھی آجاتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر بارز یا مستتر اکثر مبتدا کی طرف اسمیں راجع ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) اسمیں اَبُوْهُ کی ضمیر بارز زید کی طرف راجع ہے۔ زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید مارتا ہے) اس جگہ یَضْرِبُ میں ضمیر مستتر هُوَ زید کی طرف عائد ہے

---

[1] عامل کی تعریف سبق نمبر ۹ میں مذکور ہو چکی ہے +

۴۔ خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو تو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں مبتدا کے موافق ہو گی
خبر مفرد مذکر کی مثال اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ (روزی بٹی ہوئی ہے)
خبر مفرد مؤنث کی مثال اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ (خدا کی زمین فراخ ہے)
خبر تثنیہ مذکر کی مثال طَلْحَۃُ وَزُبَیْرٌ صَحَابِیَّانِ (طلحہ اور زبیر دونوں صحابی ہیں)
خبر جمع مذکر کی مثال اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (مرد عورتوں پر حاکم ہیں)
خبر جمع مؤنث کی مثال نساء الحی جمیلات (اس قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)

۵۔ مفصلہ ذیل صورتوں میں مبتدا کا مقدم لانا واجب ہے:-
(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضرور ہے جیسے مَنْ اَبُوْکَ (تمہارا باپ کون ہے)
(۲) مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں جیسے زَیْدٌ اَخُوْکَ (زید تمہارا بھائی ہے)
(۳) مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں۔ جیسے اَفْضَلُ مِنِّیْ اَفْضَلُ مِنْکَ (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)
(۴) مبتدا کی خبر فعل واقع ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ (زید کھڑا ہے)

۶۔ مفصلہ ذیل صورتوں میں خبر کی تقدیم واجب ہے۔
(۱) خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا واجب ہو جیسے۔ اَیْنَ زَیْدٌ (زید کہاں ہے)
(۲) جبکہ خبر ظرف یا جار مجرور اور مبتدا نکرہ ہو۔ جیسے عندی مالٌ۔ فی الدار رجل
(۳) متعلق خبر کی ضمیر مبتدا میں ہو جیسے علی التمرۃ مثلہا زبدًا (کھجور پر اتنا ہی مکھن ہے)

۷۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں بھی آجاتی ہیں جیسے۔ زَیْدٌ عالمٌ عاقلٌ +

۸۔ جب مبتدا میں شرط کے معنی پائے جائیں تو خبر پر فؔ لائی جاسکتی ہے جیسے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ (جو شخص نیک کام کرتا ہے اپنے فائدہ کیلئے کرتا ہے)

۹۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اس کے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے عِنْدِیْ مَالٌ اے مَوْجُوْدٌ۔ زَیْدٌ فِی الدَّارِ ای استقر

۱۰۔ جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا کا حذف کرنا جائز ہے جیسے الھلال واللہ اس جگہ ھٰذا مبتدا محذوف ہے یعنی خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے +
اسی طرح کبھی خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے خرجت فاذا السبع اس جگہ واقفٌ خبر محذوف ہے یعنی میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں درندہ کھڑا تھا +

سبق نمبر ۱۲

مشق جملہ اسمیہ

(۱) ان فقرات میں پہلے مبتدا اور خبر کو پہچانو پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔
کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ۔

اَللّٰہُ غَنِیٌّ ۔ اَلشَّمْسُ طَالِعَۃٌ ۔ اَلثَّوْبُ جَدِیْدٌ ۔ العمامۃ عتیقۃ ۔ این بَیْتُ مَحْمُوْدٍ ۔ مَنْ فِی الحدیقۃ ۔ فِی السَّمَاءِ رِزْقُکُم ۔ ابونا اٰدَمُ +

۲۔ ان فقروں میں جو لفظ محذوف ہو اس کو ظاہر کرو۔

عندنا کتابٌ ۔ مَن بالباب ۔ نحن فوق الارض ۔ انتم تحت السماءِ

۳۔ زیدٌ قائمٌ ابوہٗ میں خبر کونسی ہے؟ من جاء فلہٗ درھمٌ میں "ف" کیسی ہے؟

۴۔ نیچے کی مثالوں میں خبر کو درست کرو۔

زَیْنَبُ[1] صَالِحٌ ۔ طَلْحَۃُ قَائِمَۃٌ ۔ ھُم[2] ظَالِمٌ ۔ ھُوَ مُؤْمِنُوْنَ ۔ نحنُ عالِمٌ ۔ زَیْنَبُ[3] وَرُقَیَّۃُ قَاعِدَاتٌ ۔ رِجَالٌ[4] الحبشِ اسود +

۵۔ فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو۔ مبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لاؤ۔
کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) کا ترجمہ عربی میں کچھ نہیں ہوگا۔

یہ کپڑا پرانا ہے۔ وہ پگڑی نئی ہے۔ تمہارا گھر دور ہے۔ میری کتاب اچھی ہے۔ آسمان ہمارے سر پر ہے۔ زمین ان کے پاؤں کے نیچے ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ احمد باغ میں کھڑا ہے۔ زینب دروازے پر بیٹھی ہے۔ خدا کی زمین فراخ ہے +

---

[1] زینب عورت کا نام ہے اور طلحہ مرد کا نام ہے اس لئے پہلے کی خبر صالحۃ اور دوسرے کی خبر قائمٌ آئے گی +

[2] ھُم جمع اور ھُوَ مفرد ہے اس لئے ھُم کی ظالِمُون اور ھُوَ کی خبر مُؤمِن آئیگی

[3] زینب و رقیہ تثنیہ ہیں اسلئے خبر قاعِدَتانِ آئے گی۔

[4] رِجَالٌ جمع ہے اس لئے خبر سُوْدٌ آئے گی +

سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)

نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔ اور یہ سب نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) افعال ناقصہ۔ (۲) افعال مقاربہ (۳) حروف مشبہ بالفعل (۴) ما و لا مشابہ بلیس (۵) لا نفی جنس +

افعال ناقصہ وہ فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ ان کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں۔ تمام افعال ناقصہ اور ان کے مشتقات اسم کو رفع، اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں تیرہ[۱۳] ہیں اور استعمال کی صورت یہ ہے +

(۱) کَانَ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے خواہ وہ منقطع ہو جیسے۔ کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی ہو جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (خدا علیم ہے) مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں "کَانَ" کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہ ہو جیسے لَمْ اَکُ بَغِیًّا (میں کبھی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں "لَمْ اَکُنْ" تھا مگر "لَمْ یَکُنْہُ" اور "لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ" میں نون حذف نہ ہوگا۔ کہ پہلی جگہ "ہ" ضمیر منصوب سے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے۔

صَارَ[۲] واسطے تبدیل حالت کے آتا ہے جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرہ بنگئی) اَصْبَحَ[۳] و اَمْسٰی[۴] و اَضْحٰی[۵] تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنی "صباح" (صبح کا وقت) "مساء" (شام کا وقت) "ضحیٰ" (چاشت کا وقت) کے مقارن کرنے کے واسطے آتے ہیں جیسے "اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا"، (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) باقی اسی طرح۔

ظَلَّ[۶] بَاتَ[۷]۔ جملہ کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں روز اور شب سے ملانے کے واسطے آتے ہیں جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا) بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سویا رہا) +

فائدہ۔ اوپر والے پانچوں فعل کبھی "صَارَ" کے معنی میں آجاتے ہیں جیسے اَصْبَحَ

زَیْدٌ غَنِیًّا (زید دولت مند ہوگیا) اس جگہ صرف تبدیل حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں +

تنبیہ:- چند اور فعل بھی ہیں جو "صَارَ" کے معنی دینے کی وجہ سے ملحقات صار کہلاتے ہیں۔ مثل اِرْتَدَّ و تَحَوَّلَ وغیرہ جیسے فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (پس وہ بینا ہو گیا) +

(۸) مَازَالَ و مَابَرِحَ و مَافَتِئَ و مَاانْفَكَّ یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور مَا ان میں نافیہ ہے۔ جیسے مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنی کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید اس میں غنی نہ ہو +

مَادَامَ میں مَا مصدریہ ہے۔ اور کسی کام کی تعیین وقت کیواسطے آتا ہے جو اس کی خبر کے زمانے کے برابر ہو اور اسی واسطے جملہ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے جیسے اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مجھ کو حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں) +

لَیْسَ یہ واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) جب اس کی خبر پر ب آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ اپنے بندوں کیلئے کافی نہیں) یہ اصل میں "لَیِسَ" تھا۔ کثرت استعمال سے "لَیْسَ" ہوگیا۔ ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا +

فائدہ:- کَانَ کبھی تامّہ ہوتا ہے۔ یعنی صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت ثَبَتَ و حَصَلَ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے اِنْ کَانَ ذُوْ عُسْرَۃٍ (اگر تنگدست ہو) یہی حال اَصْبَحَ وغیرہ پانچوں فعلوں کا ہے۔ جب کہ ان سے دخول فی الوقت مراد ہو۔ جیسے "اَصْبَحَ زَیْدٌ اَیْ دَخَلَ فِی الصَّبَاحِ (زید نے صبح کی) +

سبق نمبر (۱۵)

افعال مقاربہ | یہ چار فعل ہیں عَسٰی۔ کَادَ۔ کَرَبَ۔ اَوْشَکَ اور واسطے قرب خبر کے وضع کئے گئے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ استعمال کی تین صورتیں ہیں +

(۱) عَسٰی واسطے امید کے آتا ہے۔ اور اس کی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر ہوتا ہے جیسے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہی امید ہے کہ اللہ فتح دے) یہ فعل غیر متصرف ہے اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا +

(۲) کَادَ واسطے قرب حصول خبر کے آتا ہے اور اس کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے جیسے کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ (قریب ہے کہ لوگ اس کو چمٹ جائیں) +

تنبیہ:- "عَسٰی" کی خبر سے کبھی "اَنْ" حذف ہوتا ہے اور "کَادَ" کی خبر کے ساتھ آجاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر "اَنْ" لانا اور دوسرے کی خبر سے "اَنْ" کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے

(۳) کَرَبَ و اَوْشَکَ شروع کیواسطے آتے ہیں پہلے کی خبر بغیر "اَنْ" کے اور دوسرے کی خبر مع "اَنْ" کے ہوتی ہے۔ جیسے کَرَبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ (نزدیک ہے کہ دل پگھل جائے)، اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّاْتِیَ۔ (نزدیک ہے کہ زید آئے) +

فائدہ:- طَفِقَ۔ جَعَلَ۔ اَخَذَ بھی افعال مقاربہ ہیں اور مضارع پر آتے ہیں۔ مگر ان کی خبر پر "اَنْ" کا لانا منع ہے۔ جیسے طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْہِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ۔ (آدم اور حوا دونوں اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے۔) جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے) (اَخَذْتُ اَکْتُبُ) میں لکھنے لگا

سوالات

۱- "کَانَ" اور "صَارَ" ایک معنی میں مستعمل ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ مع وجہ بیان کرو۔
۲- "مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا" کو پورا جملہ بنانے کیلئے کس چیز کی ضرورت ہے؟
۳- اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا اور اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا میں "اَصْبَحَ" کن کن معنوں میں مستعمل ہوا ہے
۴- عَسٰی اور کَادَ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟
۵- جَعَلَ اور اَوْشَکَ میں علیحدہ علیحدہ کیا کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں؟

سبق نمبر (۱۶)

حروف مشبہ بالفعل یہ چھ ہیں۔ اِنَّ۔ اَنَّ (بیشک)، کَاَنَّ (گویا کہ)، لٰکِنَّ (لیکن)، لَعَلَّ (شاید کہ) لَیْتَ (کاش کہ) ان کو مشبہ بالفعل اس واسطے کہتے ہیں کہ ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے:۔

اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق جملہ کے آتے ہیں۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (خدا بے شک بخشنے والا مہربان ہی) بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہی)

کَاَنَّ۔ واسطے تشبیہ کے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)

لٰکِنَّ واسطے استدراک کے یعنی دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے جیسے۔ قَامَ زَیْدٌ۔ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہوا مگر عمرو بیٹھا ہے)

لَیْتَ۔ واسطے تمنّیٰ کے آتا ہے۔ جیسے آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو۔ جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو، جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آتی)

لَعَلَّ واسطے رجا یعنی ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہو)

ان چھیوں حرفوں کے بعد جب "مَا" کافہ آئے تو ان کے عمل کو زائل کر دیتا ہے جیسے۔ اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ (گویا ان کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے)

سبق نمبر ۱۷

اِنَّ و اَنَّ کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ "اِنَّ" (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم اور خبر سے ملکر کلام تام بن جاتا ہے جیسے۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ "اِنَّ" اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہے۔ "اَنَّ" (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے

اور اپنے اسم و خبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور ایک فعل یا اسم کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جس کا یہ "اَنَّ" فاعل یا مفعول یا کوئی اور جز جملہ بن سکے جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَ عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ پہلی جگہ "اَنَّ" اپنے اسم اور خبر سے مل کر "بَلَغَ" کا فاعل اور دوسری جگہ "عَلِمْتُ" کا مفعول ہے +

فائدہ: "اِنَّ" (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوحہ آتا ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ اور علم اور اس کے مشتقات کے بعد جب "اَنَّ" (مفتوحہ) کی خبر پر لام آئے تو اس وقت "اَنَّ" بھی مکسورہ ہو جاتا ہے جیسے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ (خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ تم بے شک اس کے رسول ہو) +

سوالات

(۱) "لَیْتَ" اور "لَعَلَّ" کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۲) "اِنَّ" اور "اَنَّ" کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے ؟

(۳) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو۔ پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔

اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَهُمْ۔ عِنْدِیْ اَنَّكَ قَائِمٌ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

سبق نمبر ۱۸ و ۱۹

مَا و لَا مشابہ بلَیْسَ | یہ دونوں حرف نفی اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں "لَیْسَ" کے مشابہ ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے :-

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں)، مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں) +

لَا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں) جب مَا کی خبر اس کے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو پھر مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ +

جب لَا کے آخر میں تؔ لاحق ہو تو پھر لفظ حِیْن کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہ لَاتَ کا اسم اَلْحِیْنُ محذوف ہے۔ پس تقدیر یوں ہوگی لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ +

لا نفی جنس | یہ حروف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا

اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اکثر یہ نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ۔ لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ۔ اگر لَا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لَا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لَا کا عمل کچھ نہیں ہوگا۔ اور معرفہ مرفوع ہوگا۔ جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ (حج کے دنوں میں نہ عورتوں کی رغبت کرے اور نہ گناہ) خواہ رفع تنوین جیسے۔ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ وَّلَا خُلَّةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید فروخت ہوگی نہ یاری) +

نحویوں نے اسی اصل پر (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) میں پانچ وجہیں جائز رکھی ہیں :-

(۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ	(فتح ہر دو)	دونوں جگہ لَا نفی جنس
(۲) لَا حَوْلٌ وَّلَا قُوَّةٌ	(رفع ہر دو)	دونوں جگہ لَا بمعنی لَيْسَ
(۳) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ	(فتح اول رفع دوم)	پہلا لَا نفی جنس اور دوسرا بمعنی لَيْسَ
(۴) لَا حَوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ	(رفع اول و فتحہ دوم)	پہلا لَا بمعنی لَيْسَ اور دوسرا نفی جنس
(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً	(فتحہ اول و نصب دوم)	پہلا لَا نفی جنس اور دوسرا زائد

سوالات

(۱) لا مشابہ بلَيْسَ اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے ؟

(۲) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ - لَا عَلَيْكَ +

(۳) ان فقروں میں مَا و لَا نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا ؟

مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ - لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ +

سبق نمبر (۲۰ و ۲۱) جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ کہ اس میں قَامَ مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں۔ زَیْدٌ مسند الیہ ہے اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔
ہر فعل لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور بصورت متعدی ہونے کے مفعول کو نصب بھی جیسے۔ ضَرَبَ زَیْدٌ عُمَرًا ۔

فاعل اور فعل کے احکام

۱۔ فاعل وہ اسم ہے جس کے پہلے فعل یا شبہ فعل[1] بطریق اسناد آئے اور اس فعل یا شبہ فعل کا قیام اس سے ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ پہلی مثال میں قَامَ فعل اور دوسری میں قَائِمٌ شبہ فعل ہے جنہوں نے اپنے فاعل کو رفع کر دیا ہے۔
۲۔ فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسم ظاہر اور دوسری اسم ضمیر۔ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا اور تذکیر و تانیث میں دونوں مطابق ہوں گے۔ جیسے۔ قَامَ الرجل۔ قام الرجلان۔ قام الرجال۔ قامت المرأۃ۔ قامت المرأتان۔ قامت النساء۔
جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل وحدت تثنیہ و جمعیت اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے الرجل قام الرجلان قاما۔ الرجال قاموا۔ المرأۃ قامت۔ المرأتان قامتا۔ النساء قمن۔
اس صورت میں الرجل مبتدا قام فعل ضمیر (ھو) راجع طرف مبتدا وہ اسکا فاعل
۳۔ جب فاعل مؤنث حقیقی فعل سے متصل ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہوگا۔ جیسے قالت امرأۃ عمران۔ مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح سے آسکتا ہے جیسے۔ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ یا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ۔

---

[1] شبہ فعل سے مراد اسم فاعل۔ اسم مفعول صفت مشبہ۔ مصدر اور اسم تفضیل ہی

۴۔ فاعل مؤنث غیر حقیقی میں بھی فعل کی دو صورتیں ہیں :۔
اگر فعل فاعل سے پہلے ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے جیسے۔
طَلَعَتِ الشَّمْسُ وطَلَعَ الشَّمْسُ ۔ قرآن مجید میں ہے وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
اگر فعل فاعل سے پیچھے ہو تو فعل کا مؤنث لانا واجب ہے جیسے۔ اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ
۵۔ جب فاعل جمع مکسّر ہو تو خواہ ذوی العقول سے ہو خواہ غیر ذوی العقول سے تو
اس کا حال مؤنث غیر حقیقی کا سا ہوگا۔ جیسے قامت الرجال۔ قام الرجال ذھبت
الایام۔ ذھب الایام مگر یہاں الرجال قاموا بھی کہہ سکتے ہیں ؛

(فاعل کب مقدم ہوگا)

فاعل عموماً مفعول سے پہلے آتا ہے مگر مفصلہ ذیل حالتوں میں فاعل کی
تقدیم واجب ہے (۱) اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصورہ ہوں اور اشتباہ
کا اندیشہ ہو جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ +
۲۔ فاعل ضمیر متصل ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ؛
۳۔ مفعول اِلَّا کے بعد واقع ہو جیسے " مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا "

(فعل اور فاعل کس جگہ حذف ہونگے)

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی شخص کہے مَنْ
ضَرَبَ اور تم کہو زَیْدٌ تو اس جگہ ضَرَبَ فعل محذوف ہوگا کبھی یہ وجوباً حذف ہوتا ہی جیسے
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ اس جگہ اَحَدٌ کے پہلے اسْتَجَارَکَ فعل محذوف ہے
جب سوال کا جواب نعم یا بلیٰ سے ہو تو فعل اور فاعل دونوں حذف ہو جاتے ہیں جیسے
اَقَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے نعم تو یہاں سے دونوں فعل اور فاعل محذوف ہیں +

مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ

یہ ایسے فعل کا مفعول ہے جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا۔ فعل مجہول اسکی طرف نسبت کیا جاتا
ہے اور یہ احکام میں فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے اور اسے نائب فاعل بھی کہتے ہیں :۔
ہر فعل مجہول مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ، کو رفع دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ
تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیّت میں اس کا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے +

سبق نمبر (۲۳)

جملہ فعلیہ کی مشق

(۱) ان فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تذکیر پر غور کرو۔ اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو
جاءَ زیدٌ۔ ذَهَبَ بکرٌ۔ تغیر الموسِمُ۔ طلع النهارُ۔ اِسْوَدَّ اللّیلُ
اِنکسر الاناءُ ٭

(۲) ان فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تانیث پر غور کرو اور پھر اردو میں ترجمہ کرو۔
تَبَسَّمَتِ المراۃ۔ تدحرجتِ الکرۃ۔ اشتعلتِ النّارُ انشقّتِ الارضُ ٭

(۳) ان فقروں میں فاعل جمع ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت پر غور کرو۔ اور پھر اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) اِبیضّتِ الثیابُ۔ اِنْکَسَرَتِ الاَوانِی۔
(۲) اِشْتُهِرَتِ الاَخبار۔ اِختلفتِ الاَقوال۔
(۳) قال نسوۃٌ فِی المدینۃ۔ اذا جاءکَ المؤمنات۔

(۴) ان فقروں میں فاعل ضمیر ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث پر غور کرو
(۱) زیدٌ یَمشی۔ اثنان لا یشبعان۔ الرجال قاموا۔
(۲) زینب تضحک۔ اُختاکَ لم تذهبا۔ نساء البلد اجتمعن

(۵) ان فقروں کو درست کرو۔
هندٌ جاءَ۔ اَخواتُکَ قاموا۔ آباءُکم صامتا

(۶) فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو:۔
وہ سو گیا۔ لڑکا ہنس پڑا۔ رات آئی۔ کپڑا کالا ہو گیا۔ چہرے گرد آلود ہوئے۔ زمین پھٹ گئی۔ سورج نکل آیا۔ دشمن مر گئے۔ میرے بھائی آ گئے۔ عورتیں شہر میں اکٹھی ہوئیں ٭

سبق نمبر ۲۳، ۲۴

مفاعیل خمسہ

مفعول پانچ ہیں۔ مفعول بہ[۱]۔ مفعول مطلق[۲]۔ مفعول فیہ[۳]۔ مفعول لہٗ[۴]۔ مفعول معہٗ[۵]۔ اور یہ سب فعل سے منصوب ہوتے ہیں۔ ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

(۱) مفعول بہٖ

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا) کبھی یہ مفعول فعل پر مقدم آتا ہے جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُ۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے عامل (فعل) کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔

منادیٰ وہ اسم جس پر حرف ندا آئے۔ یہ حرف قائم مقام "اُدْعُوْ" محذوف کے ہوتا ہے۔ جیسے "یَا زَیْدُ"، کہ اصل میں تھا اُدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں) اُدْعُوْ کو کثرت استعمال کے باعث حذف کر کے حرف ندا کو اس کا قائم مقام کیا۔ پس منادیٰ مفعول بہ ہے اور یہ کئی طرح آتا ہے۔

(۱) اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے جیسے یا زَیْدُ۔ یا رَجُلُ جب منادیٰ پر لام استغاثہ (فریادرسی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے جیسے یا لَلّٰہِ (میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں) اور آخر میں الف استغاثہ کے لاحق ہونے سے مفتوح مگر اس وقت اس پر لام نہیں ہوتا جیسے یا زَیْدَا۔ و یا زَیْدَاہ۔

فائدہ:۔ جب منادیٰ مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہوتا ہے تو منادیٰ معہ ابن کے مفتوح پڑھا جائے گا۔ جیسے یا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو۔ اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل عام اسموں کے پڑھا جائیگا۔

(۲) جب منادیٰ مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا اَھْلَ الْکِتَابِ۔ یا طَالِعًا جَبَلًا۔ یا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ اگر معرف باللام ہو تو اَیُّھَا۔ اَیَّتُھَا حرف ندا اور منادیٰ کے درمیان لے آتے ہیں جیسے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ یٰاَیَّتُھَا الْمَرْءَۃُ مگر لفظ اللہ پر صرف یا آتا ہے۔

(۳) لفظ رَب - اَب - اُم اور صاحب وغیرہ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو یا غلامیِ یا غلامیَ یا غلامِ یا غلاما کی مانند چاروں طرح ان کا پڑھنا درست ہے جیسے یا ربِّ بجائے یا رَبِّی کے یا اَبِ بجائے یا اَبی کے مگر یا اَبی یا اُمّی کی یٰ کبھی تَ سے بدل کر یا اَبَتِ یا اُمَّتِ بھی پڑھی جاتی ہے

(۴) کبھی منادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کیلئے گرا دیتے ہیں جیسے یا حَارِ یا حارث میں اور یا عبّ یا عباس میں اور اسکو ترخیم کہتے ہیں۔ کبھی حرف ندا کا حذف ہو جاتا ہی جیسے "یُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ہٰذَا" یعنی یَا یُوسُفُ۔ ایسا ہی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ" دعا کے موقعہ پر حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے آخر میں میم مشدّد لاتے ہیں جیسے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ +

(۵) جب کسی مُردے کو یا یا وا کے ساتھ پکار کر روئیں تو اس کو مندوب کہتے ہیں۔ یہ مندوب ہر امر میں مثل منادیٰ کے ہوتا ہے جیسے "یَا زَیْدَا" (ہائے زید) مگر کبھی اس کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیتے ہیں جیسے وَامُصِیْبَتَاہُ (وائے مصیبت) وا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادیٰ اور مندوب دونوں میں مشترک ہے +

اضمار علیٰ شرط تفسیر | وہ اسم جس کا عامل ناصب (فعل) بشرط تفسیر مضمر (مقدر) ہو اس کے بعد جو فعل آئے وہ اپنے مابعد میں عمل کرنے سے اسی میں الجھا رہتا ہے اور ماقبل میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ اس فقرے میں زیدًا اسم منصوب اور اس کے بعد فعل ضربت ہے جو اپنے مابعد کے عمل میں الجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید میں عمل نہیں کرتا پس اس میں عمل کرنے کے واسطے ایک فعل مقدر ٹھیرایا جائے گا جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ مگر اس میں تکرار فعل لازم آتی ہے اس واسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ مَنَازِلَ یعنی قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ ایسے اسم سے پہلے اگر اِذَا کے سوائے کوئی حرف شرط کا مثل لَوْ - اِنْ - مَتٰی - اَیْنَمَا - حَیْثُمَا کے آئے یا کوئی حرف تخصیص کا ہو تو اس کو ضرور نصب آئیگا +

تحذیر | تحذیر کے معنی ڈرانے کے ہیں جس چیز سے ڈرائیں اس کو مُحذّر منہ کہتے ہیں۔ یہ مفعول اِتَّقِ یا بَعِّدْ وغیرہ افعال کے مقدّر ماننے سے آتا ہے جیسے اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ کہ اصل میں تھا اِتَّقِکَ وَالْاَسَدَ (اپنے آپ کو شیر سے بچا) کبھی مُحذّر منہ مکرر لایا جاتا ہے جیسے اَلطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ کہ اصل میں تھا بَعِّدِ الطَّرِیْقَ (راستہ سے بچ)

تنبیہ:- "اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ" کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں "اِیَّاکَ مِنَ الْاَسَدِ" لیکن "اِیَّاکَ الْاَسَدَ" کہنا درست نہیں ہے

سبق نمبر ۲۵

باقیماندہ مفعول

(۲) مفعول مطلق | وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس کا مادہ فعل کا ہم معنی ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کے واسطے جیسے اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کیواسطے۔ جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ (میں قاری کی نشست بیٹھا) (۳) بیان عدد کیواسطے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک نشست بیٹھا)۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے باہر سے آنیوالے کے واسطے کہیں خَیْرَ مَقْدَمٍ کہ اس "قَدِمْتَ" محذوف ہے جیسے دعا کے موقع پر کہتے ہیں "رَعْیًا" اور مراد یہ ہوتی ہے رَعَاکَ اللّٰہُ رَعْیًا خدا تیرا حامی و مددگار ہو۔

(۳) مفعول فیہ | وہ زمان یا مکان جس میں فعل واقع ہو اس کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرف زماں جس میں وقت کے معنی ہوں جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)

(۲) ظرف مکان جس میں جگہ کے معنی ہوں جیسے قُمْتُ خَلْفَکَ (میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا)

ظرف زماں خواہ محدود ہو خواہ غیر محدود یہ دونوں فی کے مقدر ہونے سے منصوب ہوتے ہیں جیسے۔ سَافَرْتُ شَهْرًا۔ قُمْتُ دَهْرًا۔ ای فِیْ شَهْرٍ وَدَهْرٍ۔ لیکن ظرف مکان محدود میں فِیْ کا ذکر کرنا ضروری ہے جیسے جَلَسْتُ فِی الدَّارِ۔ فِی السُّوْقِ فِی الْمَسْجِدِ کہ اس جگہ جَلَسْتُ الدَّارَ وغیرہ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ باب دَخَلْتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ الدَّارَ وَالْمَسْجِدَ

(۴) مفعول لہٗ | وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا (میں نے اس کو ادب دینے کے واسطے مارا) اس جگہ تادیبا مفعول لہٗ ہے۔ ایسا ہی حَارَبْتُ شَجَاعَةً (میں بسبب شجاعت کے لڑا)

(۵) مفعول معہٗ | وہ اسم ہے جو بعد واؤ (بمعنی مع) واسطے مصاحبت فاعل یا مفعول کے آئے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّیَالِسَةَ (جاڑا چادروں کے ساتھ آیا) اس جگہ طیالسۃ مفعول معہٗ ہے۔ ایسا ہی کَفَاکَ وَزَیْدًا دِرْهَمٌ (تجھ کو زید سمیت ایک درہم کافی ہے)

سبق نمبر (۲۶)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ رَاکِبًا نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا بحالیکہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مَشْدُوْدًا نے زید کی حالتِ مفعولیت کو بیان کیا لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا جس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) اس جگہ رَاکِبَیْنِ دونوں سے حال ہے۔ فاعل اور مفعول کو ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم لانا واجب ہے جیسے۔ جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)

کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اس وقت واؤ اور ضمیر یا صرف واؤ کا ہونا اس میں ضروری ہے جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ +

جب حال جملہ فعلیہ اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے جیسے "جَاءَ زَیْدٌ یَسْعٰی" (زید دوڑا ہوا آیا) جب فعل ماضی حال ہو تو اس پر قَدْ کا آنا ضروری ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ +

تمیز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم شے کے بعد اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے جیسے جَلَّ زَیْدٌ نَسَبًا۔ (زید از روئے نسب بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو از روئے چشموں کے جاری کیا)۔ ان مثالوں میں نَسَبًا اور عُیُوْنًا تمیز ہیں +

فائدہ: تمیز صرف فعلوں کا معمول نہیں بلکہ اسم تام[1] کا معمول بھی ہوتی ہے کبھی مفرد مقدار[2] سے آتی ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا (بیس آدمی) قَفِیْزَانِ بُرًّا (دو پیمانے گیہوں) رِطْلٌ زَیْتًا (آدھ سیر روغن زیتون) اور کبھی مفرد غیر مقدار سے جیسے خَاتَمٌ فِضَّةً مگر اسکو مجرور باضافت پڑھتے ہیں یعنی خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)

---

[1] اسم تام اسکو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جائے۔

[2] نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں عدد[1] پیمانہ[2] وزن[3] مساحت[4]

سبق نمبر (۲۷)

مستثنیٰ! وہ اسم ہے جس کو اِلّا یا اس جیسے الفاظ کیساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) اس میں زید مستثنیٰ ہے جو قوم میں داخل تھا مگر اِلّا کے ساتھ اس سے الگ ہوا اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا اس مستثنیٰ ہو گیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہے۔ یعنی وہ چیز جس سے کوئی چیز الگ کی گئی ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوم منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو جیسے جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اس میں حمارًا مستثنیٰ قوم کی جنس سے نہیں ۔

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنیٰ متصل جب اِلّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو (یعنی نفی اور نہی اور استفہام انکاری اس میں نہ ہو) تو منصوب ہوگا جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اس کے اعراب کی دو (۲) صورتیں ہیں ۔

(۱) اگر مستثنیٰ منہ مذکور اور متصل ہو تو اس کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب دینا، دونوں جائز ہیں۔ جیسے وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ اس جگہ شُهَدَآءُ کے لحاظ سے اِلَّا اَنْفُسُهُمْ کو بھی مرفوع پڑھتے ہیں ۔

(۲) اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہوگا جیسے لَا یُهْلَکُ اِلَّا الْفَاسِقُ۔ لَا تَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ۔ پہلی مثال میں اَحَدٌ مستثنیٰ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے اس واسطے اِلَّا الْفَاسِقُ مرفوع ہوگا۔ دوسری مثال میں شَیْئًا مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے اس واسطے اِلَّا الْحَقَّ منصوب ہوگا اگر مستثنیٰ لفظ خَلَا وعَدَا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ اور اگر غَیْر اور سِوَا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہوگا جیسے۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ ۔

سبق نمبر (۲۸)

تمیز اسمائے اعداد | اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے :-
(۱) ثَلٰثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو یا مؤنث۔ جیسے سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)
(۲) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک منصوب اور مفرد جیسے رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے) فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا (اس میں بارہ چشمے پھوٹے)
(۳) مِائَۃٌ۔ اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کی مجرور و مفرد۔ جیسے عِنْدِیْ مِائَۃُ دِرْھَمٍ وَمِائَتَا ثَوْبٍ ومِائَاتُ فرسٍ۔ الفُ بَقَرٍ والفَا عَبْدٍ والافُ حِمارٍ۔
فائدہ :- تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں۔

ممیز از عدد بر سہ جہت دان	ز سہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور
ز دہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد	ز صد بر تر ہمہ فرد ست و مجرور

تنبیہ :- واحد اور اثنان بغیر معدود (تمیز) کے مستعمل ہوتے ہیں۔ ان میں مذکر کے واسطے عدد مذکر اور مؤنث کے واسطے عدد مؤنث آتا ہے۔ جیسے اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ ھُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ مگر ثلٰثۃ سے عشرۃ تک مذکر ۃ سے اور مؤنث بغیر ۃ کے آتا ہے۔ جیسے۔ ثَلٰثَۃُ رِجَالٍ وَّ ثَلٰثُ نِسَاءٍ اس کے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عَشَرَۃَ اِمْرَأَۃً تیرہ سے ننانوے تک پھر خلاف قیاس جیسے ثَلٰثَۃَ عَشَرَ مذکر کے واسطے اور ثَلٰثَ عَشَرَۃَ مؤنث کیواسطے۔ اس ترکیب میں مذکر کے لئے عَشَرَ اور مؤنث کیلئے عَشَرَۃَ کا استعمال قائم رہے گا۔

عقود یعنی دہائیوں میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہوتے ہیں جیسے عشرون رَجلًا۔ وعشرون امرأۃ اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے تو واؤ عاطفہ بڑھائی جاتی ہے جیسے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا واِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَۃً۔

سبق نمبر (۲۹، ۳۰)

مجرورات

مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرف جر کے زیر آئے۔ اگر حرف جر لفظ میں ظاہر ہو تو اس کو جار مجرور کہتے ہیں جیسے فِی الدَّارِ۔ فی جار۔ الدّار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو تو اس کو مضاف، مضاف الیہ کہتے ہیں جیسے کِتَابُ زَیْدٍ کتاب، مضاف۔ زید مضاف الیہ۔ گویا مضاف کے بعد لام حرف جر چھپا ہوا ہے کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے +

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اس کو رفع آتا ہے۔ کبھی نصب اور کبھی جرّ۔ امثلہ ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو:-

(۱) ذَهَبَ صَاحِبُ الْكَرَمِ (صاحب بخشش گیا) اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے اس واسطے اسکو رفع آیا +

(۲) قَرَأَ خَالِدٌ كِتَابَ اللهِ (خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے۔ اس واسطے اس کو نصب آیا +

(۳) مَرَرْتُ بِوَلَدِ الرَّشِيدِ (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گذرا) اس جگہ وَلَدِ مضاف اور مجرور ہے اس واسطے اس کو جرّ آیا +

مضاف ہمیشہ اَل تعریف سے خالی ہوتا ہے۔ اور اضافت کے وقت تنوینْ نون تثنیہ و نون جمع اس سے گر جاتا ہے جیسے۔ خَرَجَ غُلَامَا زَيْدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غُلَامَا اصل میں غُلَامَانِ تھا۔ یا جَاءَ مُسْلِمُوا مِصْرَ (مصر کے مسلمان آئے) مُسْلِمُوْ۔ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں +

(۱) معنوی جس میں اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے سوا کوئی اور اسم مضاف ہو۔ یہ اضافت بہ تقدیر حرف جر کئی طرح سے آتی ہے۔ کبھی تقدیر مِنْ سے جب کہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنی خَاتَمٌ مِّنْ فِضَّةٍ کبھی تقدیر فِی سے جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو جیسے ضَرْبُ الْيَوْمِ یعنی ضَرْبٌ

فِی الْیَوْمِ اور کبھی تقدیر لؔ سے جب کہ اوپر کی دونوں صورتیں نہ ہوں جیسے کِتَابُ زَیْدٍ یعنی کِتَابٌ لِزَیْدٍ اس اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص مگر لفظ مثل غیر۔ سوا۔ اور ان کے اشباہ کے مضاف ہونے سے تعریف یا تخصیص نہیں ہوتی جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ غَیْرِ زَیْدٍ ‌+

(۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو جیسے۔ ضَارِبُ زَیْدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے۔ یعنی تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی۔ اسی واسطے ان میں مضاف پر الف لام بھی آجاتا ہے۔ جیسے اَلضَّارِبُ الرَّجُلِ +

فائدہ:۔ موصوف صفت کی طرف (باوجود قیام معنی وصفی) مضاف نہیں ہو سکتا کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی جگہ مستعمل نہیں ہو سکتیں۔ مسجد الجامع۔ جانب الغربی۔ صلوٰۃ الاولیٰ بقلۃُ الْحَمْقَاءِ۔ گو بظاہر موصوف صفت کی طرف مضاف ہے مگر یہاں حقیقت میں موصوف محذوف مانا گیا ہے یعنی یہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع۔ جانب المکان الغربی۔ صلوٰۃ الساعۃ الاولیٰ۔ بقلۃ الحبۃ الحمقاء پس اس صورت میں یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی ایسا ہی جردُ قَطِیْفَۃٍ (چادر کہنہ) اَخْلَاقُ ثِیَابٍ (پارچات کہنہ) کہ اصل میں "قَطِیْفَۃٌ جُرْدٌ" اور "ثِیَابٌ اَخْلَاقٌ" گویا صفت کو موصوف پر مقدم کر کے مضاف کیا ہے۔ اس جگہ "جرد" اور "اخلاق" صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور "قطیفہ" اور "ثیاب" ان کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آئے ہیں۔ پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی۔ نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف +

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنی ہو یا دونوں کا مصداق ایک ہو تو ان میں بھی اضافت جائز نہیں۔ کیونکہ اضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا مثل لیث و اسد (شیر) منع و حبس (روکنا) انسان و ناطق۔ پس لیثُ اسدٍ یا اسدُ لیثٍ کہنا بے فائدہ ہوگا۔ یہی حال باقی الفاظ کا ہے +

سبق نمبر (۱۳)

اجزائے جملہ کی تقسیم بلحاظ رفع نصب و جر کے

اوپر کے سبقوں میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اس کے جزو اصلی صرف دو ہوتے ہیں۔ مسند الیہ اور مسند۔ ان کے سوا باقی جس قدر ہوں وہ متعلقات جملہ کہلاتے ہیں ان میں سے بعض مرفوع ہوتے ہیں۔ بعض منصوب۔ اور بعض مجرور۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اول مرفوعات۔ یہ آٹھ ہیں (۱) مبتدا (۲) خبر (۳) فاعل (۴) نائب فاعل (۵) اسم کَانَ اور اسکے ساتھیوں کا (۶) خبر اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کی (۷) اسم ما و لا مشابہ بلیس (۸) خبر لائے نفی جنس +

دوم منصوبات۔ اور یہ بارہ ہیں (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق۔ (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہٗ (۵) مفعول معہٗ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) خبر کَانَ اور اس کے ساتھیوں کی (۱۰) اسم اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کا (۱۱) خبر ما و لا مشابہ بلَیْسَ (۱۲) اسم لائے نفی جنس +

سوم مجرورات۔ اور یہ دو ہیں (۱) مضاف الیہ (۲) مجرور +

منجملہ ان کے جہاں مسند الیہ اور مسند دونوں مرفوع ہیں، موجودہ کتب نحو میں ان کا بیان ایک جگہ لکھا ہے۔ اور جہاں ایک مرفوع اور دوسرا منصوب ہے اس کو رفع و نصب کے لحاظ سے دو جگہ درج کیا ہے یہ آٹھ ہیں:۔

(۱) کَانَ کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں جیسے کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا +

(۲) اِنَّ کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ +

(۳) ما و لا مشابہ بلَیْسَ کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں جیسے مَا زَیْدٌ بَشَرًا۔ لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا +

(۴) لائے نفی جنس کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں جیسے لا غلامَ رجلٍ ظریفٌ مگر اس کتاب میں تسہیل مطالب کی غرض سے ان آٹھوں کا بیان اپنے اپنے موقعہ پر سلسلہ وار ایک جا درج کیا گیا ہے +

سبق نمبر (۳۲)

ایک مشقی حکایت

اس حکایت کا ترجمہ کرو۔ اور مرفوعات منصوبات اور مجرورات کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے بیان کرو !!

قِیلَ اِنَّ بعض الادباء مرّ ذات[1] یومٍ علی نحویّ یدرّس فی دارٍ له وبین یدیه صبیٌّ یقرءُ النحو۔ فوقف بازاءِ[2] بابه لیسمع قراءة الصبیّ فسمعه یقول یاسیّدی اذا قلتُ خرج النّاس الا زیدًا وقیل لی لایّ سبب لم یخرج زید فما اقول۔ فقال الشیخ قل انّه مشتغلٌ بضرب عمرٍو۔ فقال الصبیّ اَحْسَنْتَ۔ فاذا قلت قام القوم الا حمارًا وقیل لی لایّ علة لم یقم الحمار فما اقول۔ فقال الشیخ قل انّه مشتغلٌ باکل العلف۔ قال الصبیّ اَحْسَنْتَ۔ فاذا قلت جاء الامیر والجیش وقیل لی ما الذی جاءَ بالامیر وجیشه فما اقول۔ قال الشیخ قل انهم جاءوا لِیَحکُمَ هذا الشیخ بضربی فصرخ[3] الصبیّ ونادی یا اُمّة محمّدٍ ادرکونی[4]۔ ای اخی اغث اخاک یا ابن الوحا۔ الوحا[5]۔ هیا[6] قوم العجلَ العجل[7]۔ فان الشیخ قد جُنّ[8]۔ ولذا امر بضربی۔ ثمّ ولّی هاربًا۔ فضحک الادیب منه ومضی لِشانه ؞

---

۱ ذات یوم - ایک دن

۲ ازاء - مقابل

۳ صرخ چیخا چلایا

۴ ادرکونی میرے پاس پہنچو

۵ الوحا الوحا جلدی کرو جلدی کرو

۶ هیا. حرف ندا ہے اصل میں ایا تھا

۷ العجل العجل جلدی کرو جلدی کرو

۸ جُنَّ. دیوانہ ہوگیا ؞

سبق نمبر (۳۳)

سوالات

الف (۱) مفعول کتنے ہیں۔ اُن کے نام اور تعریف لکھو +
(۲) منادیٰ کی رفع و نصب کی حالتیں بیان کرو +
(۳) حال کسے کہتے ہیں اس کی ایک مثال دو +
(۴) مستثنیٰ کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے + ؟
(۵) کن اعداد کی تمیز مجرور ہوتی ہے + ؟
(۶) جار مجرور۔ مضاف، مضاف الیہ میں کیا فرق ہے + ؟
(۷) اضافت سے تنوین اور تثنیہ و جمع پر کیا اثر پڑتا ہے ؟

ب۔ ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب بیان کرو + ؟

(۱) یاجبال اوّبی معه والطیر۔ یا حسرةً علی العباد
(۲) انّا کل شیءٍ خلقناه بقدرٍ۔ وربّكَ فكبّرْ
(۳) خرجت مخافةَ الشر۔ دخلت المسجد
(۴) ذاالنون اذ ذهب مغاضبًا
(۵) ما فعلوه الا قليلٌ منهم۔ لا عاصمَ اليوم من امر الله الا من رحم +
(۶) عليها تسعة عشر۔ ان هذا اخي له تسع وتسعون نعجة
(۷) تبت يدا ابی لهب۔ یا بنی اسرائیل

ج۔(۱) فقرات ذیل کو صحیح کرو :۔
یالزیدا اه۔ ما جاءنی احدٌ زیدا۔ رایت احد عشر امرأة۔
(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست مان کر ان کے اعراب درست کرو؟
یا عبدُ الله۔ جاءنی زیداً الّا حمارٌ۔ رأیت احد عشر رجلٍ ؛

سبق نمبر ۱۳ توابع کا بیان

تابع اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا اعراب ایک جہت سے موافق اسم سابق کے ہو اور اسم سابق کو متبوع کہتے ہیں۔ توابع پانچ ہیں۔ صفت۔ عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے +

صفت | صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی بھلائی یا برائی بیان کرے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اس مثال میں رب کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب میں اپنے اسم سابق (اللہ) کے تابع ہے۔ پس اللہ متبوع اور رب اس کا تابع ہے +

صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونوں نکرہ ہوں جیسے تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ اور توضیح کا فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونوں معرفہ ہوں جیسے وَامْرَأَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے جیسے نفخۃٌ واحدۃٌ + ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہو سکتا ہے پس صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہونگے جیسے رجلٌ صالحٌ۔ زیدٌ المضروب زمانٌ طویلٌ۔ ایسا ہی اسمائے جامد جبکہ اُن سے وصفی معنی حاصل ہوں، خواہ استعمال عام ہو۔ جیسے شہرٌ قمریٌّ۔ رجلٌ ذو مالٍ یا خاص۔ جیسے ھذا الرجل۔ جاءنی رجلٌ ایُّ رجلٍ +

صفت کی دو قسمیں ہیں ایک۱ باعتبار اس وصف کے جو خود موصوف میں ہو جیسے رجلٌ صالحٌ اور اسکو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ دوسری۲ باعتبار اس وصف کے جو متعلق موصوف میں ہو۔ جیسے جاء زیدٌ العالمُ ابوہ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات میں قائم ہے خود زید میں نہیں اور اسکو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں پہلی قسم دس باتوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ رفع۱۔ نصب۲۔ جر۳۔ تعریف۴۔ تنکیر۵۔ وحدت۶۔ تثنیہ۷۔ جمع۸۔ تذکیر۹۔ تانیث۱۰۔ جیسے "رجلٌ عالمٌ" رجلانِ عالمانِ۔ رجالٌ عالمونَ۔ زیدٌ العالمُ۔ امرأۃٌ عالمۃٌ اور دوسری پہلی پانچ باتوں میں جیسے۔ ھو رجلٌ عالمۃٌ ابنتہ (وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی بیٹی عالم ہے) ھذا الرجل العالم غلمانہ۔ (یہ اس شخص کا ہے جس کے غلام عالم ہیں)

فائدہ۔ کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ خبریہ واقع ہوتا ہے اور اس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف پھرا کرتی ہے۔ جیسے جاءَ رجلٌ ابوہ عالمٌ +

سبق نمبر ۳۵

عطف وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عاطفہ آتا ہے اور یہ تابع اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اس میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے۔ جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اس کی تاکید لانی چاہیئے۔ جیسے ضَرَبْتُ اَنَا وَزَیْدٌ اس جگہ انا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کے واسطے آئی ہے مگر جب بیچ میں فاصلہ ہو جائے تو پھر اس تاکید کا ترک کر دینا بھی جائز ہے جیسے۔ مَا اَشْرَکْنَا وَلَا اٰبَاؤُنَا۔ اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو جارہ کا اعادہ واجب ہوتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِکَ وَبِزَیْدٍ۔ اس جگہ زید مجرور (کَ) پر معطوف ہے اس واسطے (بِ) جارہ کا اعادہ کر کے (بِزَیْدٍ) کہا۔ معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ ایک عامل کے دو معمولوں پر ایک حرف سے عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَبَکْرٌ خَالِدًا البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اس وقت جائز ہوگا جبکہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو جیسے فِی الدَّارِ زَیْدٌ وَالْحُجْرَۃِ عَمْرٌو +

تاکید وہ تابع ہے کہ اپنے متبوع کو پختہ کرتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک لفظی جس میں لفظ مکرر ہو جیسے کَلَّا اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا۔ دوسری تاکید معنوی جو لفظ نفس عین۔ کلا۔ کلتا۔ کل اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے ان میں سے نفس اور عین واحد تثنیہ و جمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔ مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد و جمع میں اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئیگا جیسے۔ قَامَ زَیْدٌ نَفْسُہٗ الزیدان انفسہما۔ قام الزیدون انفسہم۔ قامت ہند نفسہا قامت الھندان انفسہما۔ قامت الھندات انفسہن۔ یہی کیفیت عین کے استعمال کی ہے "کلا" تثنیہ مذکر اور "کلتا" تثنیہ مؤنث کے واسطے آتا ہے جیسے۔ جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاھُمَا۔ جَاءَتِ الامرأتان کلتاھما۔ "کُلّ" اور "اجمع" دونوں واحد اور جمع کیواسطے مستعمل ہیں۔ "کُلّ" مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے۔ اور "اجمع" مطابقت صیغہ سے جیسے قرأت الکتاب کلّہ۔ وجاء القوم کلہم۔ اشتریت العبد اجمعہ۔ وجاء الناس اجمعون۔ اکتع۔ ابتع وابصع بھی تاکید کے واسطے ہیں اور "کُلّ" کے معنی دیتے ہیں مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتے ہیں جبتک اجمع نہ آئے انمیں سے کوئی نہیں آتا جیسے جاء الناس اجمعون۔ اکتعون۔ ابتعون۔ ابصعون۔

سبق نمبر ۳۶

بدل وہ تابع ہے کہ مقصود نسبت سے یہی ہوتا ہے۔ متبوع صرف توطیہ و تمہید کے طور پر آتا ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ (تیرا بھائی زید آیا) اس میں زید مبدل منہ اور "اخوک" اس کا بدل ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں:۔

(۱) بدل کل جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ اسی قسم سے ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ +

(۲) بدل البعض کہ مبدل منہ کا جزو ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا رَاْسَہٗ۔ اسی قسم سے ہے۔ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا +

(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ اسی قسم سے ہے۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ +

(۴) بدل غلط کہ سبقت لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ حِمَارٌ + (آدمی آیا۔ نہیں نہیں۔ گدھا) +

فائدہ:۔ بدل مبدل منہ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ کبھی دونوں نکرہ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ غُلَامٌ لَّکَ اور جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اس کی نعت لانا ضروری ہے جیسے۔ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ کہ اس جگہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور "کَاذِبَۃٍ" سے موصوف ہے

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر و تانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے۔ بدل بعض اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر و تانیث اور واحد و تثنیہ و جمع میں کر لیتے ہیں اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں۔

عطف بیان وہ اسم ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَبُوْعَبْدِ اللہِ۔ جَعَلَ اللہُ الْکَعْبَۃَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ۔ پہلی مثال میں ابو عبداللہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے جیسے اَوْ کَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ۔ کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف ازالہ وہم مدنظر ہوتا ہے جیسے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ۔ فرعون کے ساحروں نے رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ کا لفظ اس واسطے بڑھایا کہ فرعون بھی دعوٰی ربوبیت کا کرتا تھا +

سبق نمبر ۱۳
اسمائے مبنیہ کا بیان

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات۔ (۲) اسمائے اشارات (۳) موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف۔ ان اسموں کا آخر عامل بدلنے سے متغیر نہیں ہوتا۔ تفصیل یہ ہے:۔

مضمرات ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع۔ منصوب اور مجرور۔ ان تینوں کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۸ میں مذکور ہو چکی ہے۔ ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے ضمیر منصوب مفعول کے موقعہ پر اور ضمیر مجرور مضاف الیہ کے موقعہ پر یہ سب ضمیریں وحدت تثنیہ جمعیت اور تذکیر و تانیث میں مرجع سے مطابق ہوتی ہیں امثلہ ذیل پر غور کرو:۔

		غائب	مخاطب
ضمیر مرفوع	مذکر	هو عالمٌ هم مسلمونَ	انت شاعرٌ انتم صالحون
	مؤنث	هی عالمۃٌ هنّ مسلماتٌ	انتِ شاعرۃٌ۔ انتنّ صالحاتٌ
ضمیر منصوب	مذکر	ضربتہٗ۔ ضَرَبْتُهُمْ	ضربتُکَ۔ ضَرَبْتُکُمْ
	مؤنث	ضربتُها۔ ضَرَبْتُهُنَّ	ضَرَبْتُکِ۔ ضَرَبْتُکُنَّ
ضمیر مجرور	مذکر	رأیہٗ صائبٌ۔ کتابھم کاملٌ	درسکَ سھلٌ۔ بلدکم بعیدٌ
	مؤنث	رأیھا ضعیفٌ۔ کتابھن ناقصٌ۔	درسکِ صعبٌ۔ بلدکنّ قریبٌ

جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا خبر اسم تفضیل من سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اس کو ضمیر فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصل ہے جیسے اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ زیدٌ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ؂

جملہ کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے۔ جب مذکر ہو اس کو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو تو ضمیر القصہ کہتے ہیں۔ یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ مابعد اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے۔ هُوَ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ کانّہٗ زیدٌ قائمٌ۔ انّها هندٌ قاعدۃٌ ؂

سبق نمبر ۳۸

اسماء الاشارۃ والموصولات

اسماء الاشارہ | اسم اشارہ کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲۰ میں مذکور ہو چکی ہے

قرب و بعد کے لحاظ سے اس کی مثال پر غور کرو :-

		واحد	تثنیہ	جمع
اسم اشارہ قریب	مذکر	ھٰذَا اَخٌ	ھٰذَانِ اَخَوَانِ	ھٰؤُلَاءِ اِخْوَانُ یَعْقُوْبَ
	مونث	ھٰذِہٖ اُخْتٌ	ھَاتَانِ اُخْتَانِ	
اسم اشارہ بعید	مذکر	ذٰلِكَ مُسَافِرٌ	ذَانِكَ مُسَافِرَانِ	اُولٰٓئِكَ اِخْوَۃُ یُوْسُفَ
	مونث	تِلْكَ غَرِیْبَۃٌ	تَانِكَ غَرِیْبَتَانِ	

جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ اس کی صفت جیسے ذٰلِكَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ کبھی اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشارٌ الیہ خبر۔ جیسے ھٰذِہٖ جَھَنَّمُ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

موصولات | اسم موصول کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲۰ میں مذکور ہو چکی ہے

اسم موصول تنہا بغیر صلہ اور عاید کے جملہ کا پورا جز نہیں ہو سکتا صلہ اس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عاید ایک ضمیر جو موصول کی طرف پھرے جیسے اَلْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ اس میں الَّذِیْ موصول یُوَسْوِسُ فعل ضمیر راجع بطرف موصول۔ اس کا فاعل۔ فعل مع فاعل کے جملہ صلہ ہوا۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ۔ اس میں الَّتِیْ موصول.... تُجَادِلُكَ جملہ صلہ ہے۔ ضمیر عاید جب مفعول ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے قَامَ الَّذِیْ ضَرَبْتُ ای ضَرَبْتُہٗ ۔

مَنْ۔ مَا۔ اَیٌّ بمعنی الَّذِیْ۔ اَیَّۃٌ۔ الَّتِیْ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام بمعنی اَلَّذِیْ یہ سب موصول کے معنوں میں آتے ہیں ۔

مَنْ اکثر ذوی العقول کے واسطے مستعمل ہوتا ہے جیسے اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ مَا اکثر غیر ذوی العقول کے واسطے۔ جیسے اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ۔ اسم فاعل اور مفعول کی مثالیں یہ ہیں۔ جَاءَ الضَّارِبُ زَیْدًا یعنی جَاءَ الَّذِیْ ضَارِبٌ زَیْدًا۔ قَامَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ یعنی قَامَ الَّذِیْ مَضْرُوْبٌ غُلَامُہٗ ۔

سبق نمبر ۳۹

اسماء الافعال یہ نو اسم ہیں:- رُوَیْدَ[1]۔ بَلْہَ[2]۔ عَلَیْکَ[3]۔ حَیَّھَلْ[4]۔ ھَا[5]۔ رُوَیْدَ[6]۔ ھَیْھَاتَ[7]۔ شَتَّانَ[8]۔ سَرْعَانَ[9]۔ اور فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:-

۱۔ **بمعنی امر حاضر**۔ یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ[6] ہیں۔
(۱) رُوَیْدَ بمعنی خُذْ جیسے رُوَیْدَ اللَّبَنَ (دودھ لے) (۲) بَلْہَ بمعنی دَعْ۔ بَلْہَ التَّفَکُّرَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْکَ (بے فائدہ چیز میں فکر کرنا چھوڑ) (۳) عَلَیْکَ بمعنی اِلْزَمْ جیسے عَلَیْکَ الرِّفْقَ (رفق اختیار کر) (۴) حَیَّھَلْ بمعنی اِیْتِ جیسے حَیَّھَلِ الثَّرِیْدَ (ثرید لاؤ) ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو (۵) ھَا بمعنی خُذْ جیسے ھَا زَیْدًا (زید کو پکڑ) یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے ھَا۔ ھَاءِ۔ ھَاءَ ان میں سے پچھلا فصیح تر ہے۔ اور اس سے واحد۔ تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہوتے ہیں جیسے ھَا ھَاؤُمُ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ھَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَہْ (۶) رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا (زید کو جانے دو) کبھی یہ مصدر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے جیسے اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا اط

۲۔ **بمعنی ماضی**۔ یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ جیسے ھَیْھَاتَ زَیْدٌ (زید دور ہوا) (۲) شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید و عمر الگ ہوئے) (۳) سَرْعَانَ بمعنی (اَسْرَعَ) جیسے سَرْعَانَ زَیْدٌ (زید نے جلدی کی)۔

تنبیہ:- بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسی قدر مبالغہ ہوتا ہے۔ جیسے شَتَّانَ مَا بَیْنَ خَمْسٍ وَخَلٍّ۔

فائدہ:- ان کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنی دیتے ہیں جیسے آمِیْنَ (اِسْتَجِبْ) مَہْ (اِکْفُفْ) صَہْ (اُسْکُتْ) قَفَطْ (اِکْتَفِ) اِلَیْکَ (تَبَعَّدْ عَنِّیْ) عَلَیَّ بِہٖ (جِیْ بِہَا) ھَیْتَ لَکَ (ھَلُمَّ) ہَاتِ (اَعْطِ) ایک نحوی کا قول ہے کہ ھَاتِ اصل میں اٰتِ ہے صیغہ امر کا باب اٰتٰی یُؤْتِیْ سے اور اس سے واحد اور تثنیہ و جمع کے صیغے۔۔۔ مستعمل ہیں۔ جیسے ھَاتِیَا۔ ھَاتُوْا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ۔

سبق نمبر ۲۰

ایک مشقی حکایت

شکیٰ بعض الشیوخ[1] سوءَ الهضم الی الطبیب فقال له
رُوَیدَ سوءِ الهضم فانه من خواص الشیخوخة[2]. فشکیٰ له
ضعفَ البصر. فقال له بَلهَ ضعفَ البصر فانه من خواص
الشیخوخة. فشکیٰ له ثقلَ[3] السمع. فقال هیهات السمع من الشیوخ
فان ضعفَ السمع من خواص الشیخوخة. فشکیٰ له قلة الرقاد[4]
فقال له شتّان الرقاد والشیوخ. فان قلّة الرقاد من خواص
الشیخوخة. فشکیٰ له ضعفَ الباه[5]. فقال سرعان ضعف الباه
الی الشیوخ. فان ضعف الباه من خواص الشیخوخة. فقال الشیخ
لاصحابه دونکم الاحمق وعلیکم الجاهل وهاکم البلید[6]
الذی لا فهم له فانه لا فرق بینه وبین الدُرّة[7] الا بالمصوّرة[8]
الانسانیة لانه لا یستطیع ان یتکلم الا بهاتین الکلمتین
فتَبَسَّمَ الطّبیبُ وقال حیهل الغضب یا شیخ فان هذا
ایضًا من خواص الشیخوخة۔

۱؎ شیخ ۔ بوڑھا۔ مجازاً بزرگ آدمی	۵؎ باہ ۔ قوت مردمی
۲؎ شیخوخة۔ بڑھاپا	۶؎ بلید ۔ کندذہن
۳؎ ثقل السمع۔ کم سننا	۷؎ دُرّة طوطی
۴؎ رقاد ۔ نیند	۸؎ مصوّرة تصویر

سبق نمبر (۱۴)

اسماء الاصوات | وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بے جان چیز کی آواز کی حکایت کیجائے جیسے غاقِ غاق (کوے کی آواز کی نقل) نخّ نخّ (وہ آواز جس سے اونٹ کو ہٹاتے ہیں) اُحْ اُحْ (وہ آواز جو کھانستے وقت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے) +

مرکبات امتزاجی | وہ دو کلمے جو مرکب ہوکر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اس کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر دوسرا جزو متضمن حرف ہو تو دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں جیسے احد عشر سے تسعۃ عشر تک سوائے اثنا عشر کے کہ اس میں جزو اول معرب ہے (۲) اگر دوسرا جزو اسم صوت ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ اور دوسرا جزو مبنی بر کسرہ ہوگا جیسے سِیْبَوَیْہِ جو سیب اور ویہ، سے مرکب ہے (۳) اگر دوسرا اسم صوت نہ ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ ہوگا اور دوسرا جزو معرب باعراب غیر منصرف جیسے بَعْلَبَکُّ کہ مرکب ہے بعل (نام بت) اور بَکّ (نام بانیِ شہر) سے +

کنایات | وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کیواسطے آئیں یہ چار لفظ ہیں ان میں سے کَمْ اور کَذَا کنایہ عدد مبہم سے اور کَیْتَ و ذَیْتَ کنایہ امر مبہم سے ہوتا ہے۔ کَمْ کیواسطے صدر کلام ضروری ہے۔ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز منصوب مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں) اگر خبریہ ہو تو اس کی تمیز مجرور مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِيْنَارٍ عِنْدِيْ (میرے پاس بہت سی اشرفیاں ہیں) یا مجرور مجموع جیسے کَمْ رِجَالٍ لقیتھم۔ مِنْ جارہ دونوں کی تمیز پر آتا ہے جیسے "کَمْ مِنْ رَجُلٍ ضَرَبْتَ وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوَاتِ۔ جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف ہوتی ہے جیسے کَمْ مَالُكَ (کَمْ دِيْنَارًا مَالُكَ) کَمْ ضَرَبْتَ (کَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتَ) +

کَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے اس کے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اس کی تمیز منصوب مفرد آتی ہے جیسے "قَبَضْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا" (میں لئے اتنے درہم لئے)

---

۱ | بود ترکیب نزد نحویان شش ✤ بیاد شش گبر گر خائف ز نوفی
چو اسنادی و توصیفی و مزجی ✤ اضافی دان و تعدادی و صوتی

سبق نمبر (۴۲ و ۴۳)

ظروف مبنیہ: بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں +

۱. اسمائے جہات ستہ مثل قبلُ۔ بعدُ۔ تحتُ۔ فوق۔ قدام۔ خلفُ مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو جیسے سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ اے من قبل ہٰذا الزمان پس ہٰذا الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اس جگہ سے محذوف ہے ان ظروف مقطوع الاضافۃ کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں

فائدہ:۔ اسمائے جہات ستہ کے مضاف الیہ کا حذف کرنا سماعی ہے قیاسی نہیں اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کہ ان کی قطع اضافت مسموع نہیں۔ ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں +

۲۔ حیث۔ ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافہ ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے۔ اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ۔ قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ +

۳۔ اِذَا مستقبل کے واسطے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو اور اس میں شرط کے معنی ہوتے ہیں جیسے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ کبھی اس سے استمرار زمانی مراد ہوتا ہے۔ جیسے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ یعنی ہٰذا دابہم وعادتہم المستمرۃ۔ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ +

۴۔ اِذْ ماضی کے واسطے آتا ہے اگر مضارع پر داخل ہو اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ اور کبھی جملہ فعلیہ جیسے وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ اِذْ اَقْبَلَ زَیْدٌ +

۵۔ اَیْنَ و اَنّٰی دونوں ظرف مکان کے واسطے آتے ہیں۔ خواہ استفہامیہ ہوں جیسے اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ اَنّٰی لَكِ هٰذَا خواہ شرط کے واسطے جیسے اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ اَنّٰی تَكُنْ اَكُنْ لیکن اَنّٰی کبھی کیف کے معنی دیتا ہے جیسے اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ +

(۶) مَتیٰ زمان کے واسطے آتا ہے کبھی استفہامیہ ہوتا ہے جیسے مَتیٰ تسافر ؟ اور کبھی شرطیہ ۔ جیسے متیٰ تقم اقم ۔

(۷) ۔ اَیَّانَ مبنی بر فتحہ زمان کیواسطے آتا ہے اور استفہام کے معنی دیتا ہے ۔ جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۔

فائدہ :۔ اَیَّانَ زمان مستقبل سے خاص ہے اور امور عظیمہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے ۔ مگر متیٰ عام ہے ۔

(۸) کَیْفَ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کیواسطے آتا ہے جیسے ۔ کَیْفَ اَنْتَ ۔

(۹) مُذْ مُنْذُ کبھی یہ دونوں اول مدت کے معنی دیتے ہیں اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (او) مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اور کبھی تمام مدت کے معنی اور اس صورت میں ان کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (او) مُنْذُ یَوْمٌ ۔ یَوْمَانِ ۔ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ ۔

فائدہ ۔ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب میں مبتدا اور اس کے مابعد کو خبر کہتے ہیں ۔

(۱۰) لَدٰی وَ لَدُنْ یہ دونوں عِنْدَ کے معنی دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ اور انکا استعمال عِنْدَ کے مقابلہ میں خاص ہے ۔ کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہے ۔ اور عِنْدَ میں شرط نہیں پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اس کے گھر میں رکھا ہوا ہو مگر اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اسوقت کہیں گے جب کہ مال زید کے سامنے موجود ہو ۔

(۱۱) قَطُّ مبنی بر ضمہ واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ ۔

(۱۲) عَوْضُ مبنی بر ضمہ واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے جیسے لَا اُعْطِیْہِ عَوْضُ یہ لفظ بسبب قطع اضافت کے مبنی بر ضمہ ہے مثل اسمائے جہات ستّہ ۔

فائدہ :۔ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ کی طرف اضافت کریں تو مبنی بر فتحہ ہو جاتی ہیں جیسے هٰذَا یَوْمَ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ۔ یَوْمٌ اور حِیْنٌ کو جب اِذْ کی طرف مضاف کریں تو اِذْ تنوین جر کیساتھ پڑھا جائے گا جیسے "یَوْمَئِذٍ" کہ اصل میں تھا یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا ۔ اسی طرح الفاظ مثل وغیرہ جبکہ مَا ۔ یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئیں ۔

سبق نمبر ۴۴

سوالات

الف (۱) اسمائے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں ؟

(۲) ضمیر فصل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے ؟

(۳) اسم اشارہ خطابی کے واسطے کتنے حروف ہیں ؟ اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں ؟

(۴) اسم موصول کے جزو تام بننے کے واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ؟

(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنی میں کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(۶) مرکب امتزاجی کا دوسرا جزو مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتا ہے ؟

(۷) کذا کے استعمال کیواسطے کتنی شرطیں ہیں ؟

(۸) متیٰ اور اَیَّانَ کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۹) لَدُی کی جگہ عِندَ کب مستعمل ہوسکتا ہے ؟

(۱۰) قَطّ اور عَوضُ کس کس جگہ مستعمل ہوتے ہیں ؟

(ب) ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے ان کا استعمال بیان کرو :۔

(۱) قل هو الله احد ۔ انها زينب قائمة

(۲) تلكَ الرسل ۔ ذلكَ الكتبُ

(۳) انا الذى سمتنى امى حيدره ۔ لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا

(۴) غلقت الابواب وقالت هيت لك ۔ يقال للعبد يوم القيمة اتذكر يوم كذا و كذا

(۵) اذ اخرجه الذين كفروا ثانى اثنين اذ هما فى الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ۔

ج ۔ فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو :۔

انه هند قاعدة ۔ هذه كتاب ۔ جاء التى ضربته ۔ عليكَ الرفقُ ۔ هذا سيبويه ۔ عندى احد كم درهم ۔ ايان تسافر لا اراه قط ۔

سبق نمبر (۴۵)

اسم کے متفرق احکام

معرفہ ونکرہ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معرفہ دوسری نکرہ یعنی ایک خاص دوسری عام

معرفہ:- وہ اسم ہے جو ایک معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو اس کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) علم۔ وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص یا شہر یا چیز کا نام ہو جیسے۔ زیدٌ۔ مدینۃٌ۔ فراتٌ

(۲) مضمرات۔ وہ اسم جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کریں جیسے۔ انا۔ انتَ۔ ھُوَ

(۳) اسماء الاشارہ:- وہ اسم جن سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں جیسے ھٰذا۔ ذٰلکَ۔

(۴) اسمائے موصولہ۔ وہ اسم جو صلہ کے بغیر جملہ کا جزو تام نہ ہو سکیں جیسے الّذی۔ الّتی

(۵) معرف باللام۔ وہ اسم جس کے پہلے الف لام آئے جیسے۔ الرّجلُ +

(۶) وہ اسم جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے۔ غلامُ زیدٍ

کتابُ الرّجُل +

(ان سب قسموں کی تفصیل وتشریح کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۷۔ ۱۲۰ میں لکھی جا چکی ہے)

نکرہ۔ وہ اسم ہے جو غیر معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو جیسے رجلٌ وامرأۃ +

مذکر ومؤنث مطلق اسم کی دو قسمیں ہیں ایک مذکر اور دوسری مؤنث۔ مؤنث وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا تقدیراً ہو اور مذکر وہ ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو پھر مؤنث کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو جیسے امرأۃٌ ناقۃٌ کہ پہلے کے مقابلہ میں رجلٌ اور دوسرے کے مقابلہ میں جملٌ ہے دوسری سماعی جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں نہ ہو جیسے۔ دارٌ (گھر)

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶ میں تحریر ہو چکی ہے)

واحد تثنیہ وجمع افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد۔ تثنیہ اور جمع۔ پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہے جیسے مُسلِمٌ سے مسلمون دوسری جمع مکسر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے جیسے قَولٌ سے اَقوالٌ +

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸ میں لکھی جا چکی ہے)

سبق نمبر (۲۶) مؤنثات سماعیہ

(۱) اعضائے انسانی کے نام عَیْنٌ (آنکھ) اُذُنٌ (کان) خَدٌّ (رخسار) ثَدْیٌ (پستان) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) یَدٌ (ہاتھ) کَفٌّ (ہتھیلی) وَرِکٌ (سرین) فَخِذٌ (ران) سَاقٌ (پنڈلی) رِجْلٌ (پاؤں) قَدَمٌ (گام) عَقِبٌ (ایڑی) سِنٌّ (دانت) کَبِدٌ (جگر) کَرِشٌ (اوجھ) اِسْتٌ (مقعد) اِصْبَعٌ (انگلی)

(۲) حیوانوں کے نام عَقْرَبٌ (بچھو) ثَعْلَبٌ (لومڑی) اَرْنَبٌ (خرگوش) اَفْعیٰ (اژدہا) فَرَسٌ (گھوڑی) عَنْکَبُوْتٌ (مکڑی)

(۳) قدرتی اشیاء اَرْضٌ (زمین) رِیْحٌ (ہوا) نَارٌ (آگ) لَظٰی (شعلہ) مِلْحٌ (نمک) ذَھَبٌ (سونا) ضَرَبٌ (شہد) عَیْنٌ و یَنْبُوْعٌ (چشمہ) شَمْسٌ (سورج) یَمِیْنٌ (دایاں) شِمَالٌ (بایاں)

(۴) مصنوعی اشیاء دَارٌ (گھر) دَلْوٌ (ڈول) عصا (لاٹھی) فُلْکٌ (کشتی) ذِرَاعٌ (گز) فاس (تبر) قَوْسٌ (کمان) مَنْجَنِیْقٌ (گوپھیا) خَمْرٌ (شراب) بئر (کنواں) دِرْعٌ (زرہ) فراش (بچھونا) کَاْسٌ (پیالہ) موسیٰ (استرہ) سَرَاوِیْل (شلوار) ÷ (۵) دوزخ کے نام جَهَنَّمُ۔ سعیر۔ جحیم۔ سقر

(۶) متفرقات نَفْسٌ (جان) غُوْلٌ (مصیبت) فِرْدَوْسٌ (باغ) عَرُوْضٌ (میزان الشعر) حربٌ (لڑائی) ضَبُعٌ (بجو) ÷

عُنُقٌ (گردن) قِفَا (گدی) لِسَانٌ (زبان) رَحِمٌ (بچہ دان) بَیْتٌ (گھر) قِدْرٌ (ہنڈیا) سلم (صلح) صلاح (بہتری) حال (وقت) ضُحیٰ (چاشت) مسکٌ (مشک) سَمَاءٌ (آسمان) ثریٰ (خاک نمناک) طریق وسبیل (راستہ) سِکِّیْن (چھری) سرطان (کیکڑا)

(قسم اول) جن میں تانیث ضروری ہے (۱)

(قسم دوم) جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز (۲)

تنبیہ:- پہلی قسم کی مؤنثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جائے یا کوئی ضمیر ان کی طرف راجع ہو تو اس عامل یا ضمیر کا مؤنث لانا واجب ہوتا ہے جیسے مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اور مؤنثات قسم دوم کی اسناد میں کلمہ کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے جیسے هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ۔ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا "

سبق نمبر (۴۷)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے اور حکایتیں

ان فقروں اور کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔ اور مؤنثات سماعی اور قیاسی کو پہچانو:-

(الف) (۱) اتصلت السفينة الى الجزيرة +

(۲) انظر الى الدجاجة كيف تجمع فروخها تحت اجنحتها +

(۳) لما القى موسى عصاه فاذا هي حية تسعى +

(۴) عند احتكاك الاحجار تظهر النار +

(۵) اوحينا الى ام موسى ان ارضعيه فاذا خفت عليه فالقيه في اليم +

(ب) صبي مرة كان يصيد الجراد۔ فنظر عقربا فظن انها جرادة كبيرة فمد يده ليأخذها ثم تبعد عنها۔ فقالت العقرب لو انك قبضتني في يدك لخليتك عن صيد الجراد +

(ج) البطن والرجلان تخاصموا فيما بينهم ايهم يحمل الجسم۔ فقالت الرجلان نحن بقوتنا نحمل الجسم۔ وقال الجوف انا ان لم اغذ من الطعام شيئا فلا كنتما تستطيعان على المشي فضلا عن ان تحملا شيئا +

(د) سلحفاة وارنب مرة تسابقتا في العدو وجعلتا الحد بينهما الجبل لتتسابقا اليه۔ فاما الارنب فلاجل دلتها و خفتها وسرعتها لوانت في الطريق ونامت۔ واما السلحفاة فلاجل ثقل طبيعتها لم تكن تستقر ولا تتوانى في الجري فوصلت الى الجبل۔ فعندما استيقظت الارنب من نومها وجدت السلحفاة قد سبقت فندمت حيث لا تنفعها الندامة +

سبق نمبر (۴۸ و ۴۹)

اسمائے عاملہ مشبہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل
اور یہ پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے +

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مگر اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل زید کی طرف مضاف ہے۔ اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے +

عجبت من دق القصار الثوب (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے)
اس جگہ قصار (فاعل) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔

عجبت من ضرب اللصِ الجلاد (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے)
اس جگہ لص (مفعول) لفظاً مجرور او محلاً منصوب ہے +

اسم فاعل یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے جیسے اَذاھِبٌ غُلَامُنا (کیا ہمارا غلام جانیوالا ہے) الضارب زید عمرًا (زید عمرو کو مارنے والا ہے)
اسم فاعل بھی اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے کامل الجود۔ ضاربُ عمرٍو +

اسم مفعول یہ اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے یعنی اس اسم کو جو قائم مقام اس کے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے جیسے المضروب زید (زید مارا گیا) یہ بھی اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے۔ مقطوع الانف (جس کی ناک کٹی ہو) ہندی نکٹا +

تنبیہ:۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کیواسطے شرائط ذیل کا ہونا ضروری ہے
(۱) یہ کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہوں +
(۲) یہ کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ اسم موصول (ال بمعنی الّذی) ہمزۂ استفہام

حرفِ نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آئیں امثلۂ ذیل پر غور کرو +

بیان شرط	امثلہ اسم فاعل	امثلہ اسم مفعول
مبتدا کے بعد	زیدٌ قائمٌ ابوہٗ الآن او غداً زید اس کا باپ کھڑا ہونیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ	زیدٌ مضروبٌ غلامہٗ الآن او غداً زید اس کا غلام مارا گیا ہے اسوقت یا بروز آئندہ
ذوالحال کے بعد	جاء زید باکیاً غلامہٗ الآن او غداً زید ایسے حال میں آیا کہ اسکا غلام رونیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ	جاء زید مضروباً غلامہٗ الآن او غداً زید اس حال میں آیا کہ اس کا غلام مارا گیا اسوقت یا بروز آئندہ
موصوف کے بعد	ھذا رجل ضاربٌ ابوہٗ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارنیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ	ھذا رجل مضروبٌ ابوہٗ الآن او غداً یہ ایسا شخص ہے کہ اس کا باپ مارا گیا ہے اسوقت یا بروز آئندہ
اسم موصول کے بعد	جاء الضارب ابوہٗ خالداً الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنیوالا ہے۔ اسوقت یا بروز آئندہ	جاء المضروب ابوہٗ الآن او غداً وہ شخص آیا جس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آئندہ
ہمزۂ استفہام کے بعد	أقائمٌ زید الآن او غداً کیا زید کھڑا ہونیوالا ہے۔ اس وقت یا بروز آئندہ	أمضروبٌ ابوہٗ الآن او غداً کیا اس کا باپ مارا گیا ہے۔ اس وقت یا بروز آئندہ
حرف نفی کے بعد	ما ضاربٌ زید خالداً الآن او غداً زید خالد کو مارنے والا نہیں اس وقت یا بروز آئندہ	ما مضروبٌ ابوہٗ الآن او غداً اس کا باپ نہیں مارا گیا۔ اس وقت یا بروز آئندہ

فائدہ:۔ جب اسم فاعل نکرہ ہو اور ماضی کے معنی اس سے مقصود ہوں تو اس کا مضاف لانا ضروری ہے۔ جیسے۔ زیدٌ ضاربُ عمرٍو أمسِ اور جب معرف باللام ہو تو پھر اس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں جیسے زید الضارب ابوہٗ عمراً الآن او غداً او امس +

سبق نمبر (۵۰)

صفت مشبہ | یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع کر دیتی ہے جیسے زَیدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ اور اس کے عمل کیواسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا۔ ذو الحال۔ موصوف۔ استفہام حرف نفی میں کسی کے پیچھے آئے۔ اس کا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں اس کا معمول مضاف ہوگا یا معرف باللام یا ان دونوں سے خالی یہ چھ قسمیں ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل شبیہ بہ مفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور۔ پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ ان کی مفصل کیفیت نقشہ میں دیکھو ٭

	قسم معمول۔ بیان حالت	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
صفت غیر معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	حَسَنٌ وَجْهُهٗ ا	حَسَنٌ وَجْهَه ح	حَسَنُ وَجْهِه مخ
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	حَسَنٌ الوَجْهُ ق	حَسَنٌ الوَجْهَ ا	حَسَنُ الوَجْهِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	حَسَنٌ وَجْهٌ ق	حَسَنٌ وَجْهًا ا	حَسَنُ وَجْهٍ ا
صفت معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	الحَسَنُ وَجْهُهٗ ا	الحَسَنُ وَجْهَه ح	الحَسَنُ وَجْهِه مم
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحَسَنُ الوَجْهُ ق	الحَسَنُ الوَجْهَ ا	الحَسَنُ الوَجْهِ ا
	جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو	الحَسَنُ وَجْهٌ ق	الحَسَنُ وَجْهًا ا	الحَسَنُ وَجْهٍ مم

فائدہ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت اس کا معمول اس کا فاعل ہوتا ہے پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئیگا۔ خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہوگی۔ جو موصوف کی طرف راجع اور اس کا فاعل ہوگی یہ ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صورتیں جن میں ایک ضمیر ہے ”احسن“ کہلاتی ہیں اور دو صورتیں جن میں دو ضمیریں ہیں ”حسن“ اور چار صورتیں ہیں جن میں کوئی ضمیر نہیں ”قبیح“ ان کے علاوہ ایک ”مختلف فیہ“ اور دو ”ممتنع“ ہیں نقشہ میں احسن کے واسطے ا۔ حسن کیواسطے ح۔ قبیح کے واسطے ق۔ مختلف فیہ کے واسطے مخ اور ممتنع کے واسطے مم لکھا گیا ٭

سبق نمبر (۵۱)

اسم تفضیل یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہی ہے:

(۱) مِن سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو و ھِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ

(۲) اَل سے جیسے "زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (زید سب سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ میں ضروری ہے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ وھِنْدُنِ الفُضْلیٰ ۔

(۳) اضافت سے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے جیسے زیدٌ افضل الناس وھند افضل النساء۔ یا یوں کہیں۔ زیدٌ افضل الناس وھند فضلی النساء

تنبیہ۔ اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں۔ مگر جب مفضل علیہ معلوم اور معیّن ہو تو اس وقت اس کا حذف جائز ہوتا ہے جیسے اللہ اکبر یعنی اکبر کل شئ یا اکبر من کل شئ۔ اور منجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے جیسے "زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ۔

فائدہ۔ تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے اکثر اسم تفضیل اسم مضمر میں عمل کرتا ہے۔ اسم مظہر میں نہیں کرتا۔ مگر ایسی صورت میں کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو۔ اور باعتبار معنے کے صفت ایسی چیز کی ہو کہ پہلی شے اور اس کے غیر میں مشترک ہے اور نیز اسم تفضیل منفی ہو جیسے۔ ما رأیت رجلا احسن فی عینہ الکحل منہ فی عینِ زیدٍ (میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کی آنکھ میں سرمہ بہت اچھا ہو اس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے) اس مثال میں اَحْسَنُ باعتبار لفظ کے رجلاً کی صفت ہے اور حقیقت میں کحل کی جو۔ باعتبار چشم رجل کے مفضل اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ہے پس احسن نے اس جگہ کحل اسم مظہر میں عمل کیا۔ یہ فقرہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے۔ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِہِ الْکُحْلُ مِنْ عَیْنِ زَیْدٍ ۔

سبق نمبر (۵۲) سوالات

(الف) (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اس کے معمول پر کیا اعراب آئیگا؟ (۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونے کے واسطے کیا شرط ہے؟
(۳) صفت مشبّہ کے کون کون سے صیغے احسن ہیں۔ اور ان کے احسن کہلانے کی کیا وجہ ہے؟
(۴) جب اسم تفضیل مِن سے مستعمل ہو تو وحدت و جمعیّت کی کیا صورت ہوگی؟
(۵) جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اس سے کون سا زمانہ مفہوم ہوگا؟
(ب)۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو۔ اور جن الفاظ میں اسماء مشبّہ بفعل نے عمل کیا ہے ان کو ظاہر کرو؟
(۱) اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ +
(۲) خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا۔ اَشَدُّ تَنْكِيْلاً +
(۳) دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ۔ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةَ +
(۴) اَنَّ الْمِئَتَيْنِ حَسَنَةٌ۔ اسْوارُهٗ۔ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ[۱]
(۵) قال السماك قد اَعْجَبَنِيْ هجوم المسمك فى الدجلة ولذّنى بلع السمك الشص +
(۶) الطريق مندرسة جادته۔ والسّبيل مندرس۔ الحدادة
(۷) الصّياد ذو الشبكة مقطوعة امراسها اليوم او غدا
ج۔ فقرات ذیل کو صحیح کرو اور ہر ایک کی درستی کی وجہ بیان کرو:۔
(۱) زید الافضل من عمرو۔ الزیدان افضلان من عمر +
(۲) زیدٌ حسنُ وجہٗ۔ زیدٌ حسنٌ وجھہٗ +
(۳) قائمٌ زیدٌ الان او غدًا۔ مضروبٌ ابوہ الان او غدًا +
(۴) عجبت قیام زیدٍ۔ اعجبنی زید ضارب عمرًا +

---

[۱] ھی۔ مبتدا اور احسن خبر اس جگہ اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہے اور الطریق مضاف الیہ محذوف۔ پس ضمیر عائد اور مبتدا کی مطابقت ضروری نہ ہوگی +

سبق نمبر (۵۳ و ۵۴)

فعل کی تقسیم کئی طرح سے کی گئی ہے +

اول بلحاظ زمانہ | فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی[۱] مضارع[۲] اور امر[۳] ان تینوں کی تعریفیں اور مثالیں کتاب الصرف کے صفحہ ۲ میں مذکور ہو چکی ہیں +

دوم بلحاظ لازم و متعدی | لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے جیسے جَلَسَ زَیْدٌ متعدی وہ جس کا اثر فاعل سے گذر کر مفعول تک پہنچے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا +

نسبت کے لحاظ سے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک[۱] معروف جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ دوسری[۲] مجہول جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو۔ مفعول کے لحاظ سے متعدی کی تین قسمیں ہیں:-

(۱) متعدی بیک[۱] مفعول جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا +

(۲) متعدی بدو[۲] مفعول جیسے۔ اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا +

(۳) متعدی بسہ[۳] مفعول جیسے۔ اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا خَالِدًا عَالِمًا +

سوم بلحاظ معرب و مبنی | فعلوں میں سے ماضی و امر مبنی ہیں اور مضارع معرب۔ ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ امر مبنی بر جزم اور مضارع کے تین اعراب ہیں۔ رفع۔ نصب اور جزم۔ جیساکہ ابھی لکھا جائے گا +

مضارع کے معرب ہونے کی وجہ | مضارع کے معنی لغت میں مشابہ کے ہیں اور اسم فاعل کے ساتھ (جو معرب ہے) لفظاً و معنیً دونوں طرح سے مشابہ ہے۔ لفظی مشابہت تو یہ ہے کہ ان دونوں میں تعداد حروف میں مساوات اور حرکات میں موافقت ہوتی ہے جیسے یَضْرِبُ (بروزن) ضَارِبٌ معنوی مشابہت یہ ہے کہ وہ اسم فاعل کی طرح زمانہ حال و استقبال میں مشترک ہوتا ہے۔ جیسے "یضربُ" (وہ مارتا ہے یا مارے گا) "ضَارِبٌ" (وہ مارنے والا ہے آج یا کل)

مضارع "س" یا "سَوْفَ" سے مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے "سَیَضْرِبُ" وسَوْفَ یَضْرِبُ اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کے ساتھ۔ جیسے "اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْ" (دیکھو صفحہ ۱۴۱ کتاب الصرف)

مضارع کا اعراب | اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے مفصلہ ذیل تین حصوں میں منقسم ہیں ؛

(۱) واحد مذکر غائب ۔ واحد مؤنث غائب ۔ واحد مذکر مخاطب ۔ واحد متکلم متکلم مع الغیر جبکہ صحیح ہوں ۔ ان پانچوں کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے آتا ہے جیسے یضربُ ۔ لن یضربَ ۔ لم یضربْ ۔

(دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۹ ، ۱۶)

(۲) ناقص واوی و یائی کے انہی پانچوں صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب فتحہ لفظی اور جزم لام کلمہ کے حذف سے ہوتا ہے ۔ جیسے یَدْعُوْا دیَرْمِیْ ۔ لَنْ یَدْعُوَ ۔ لن یرمیَ ۔ لم یدعُ ولم یرمِ ۔ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۷ و ۷۰)

ناقص الفی کے انہی پانچ صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب تقدیر فتحہ سے اور جزم حذف لام کلمہ سے ہوتا ہے ۔ جیسے یرضیٰ ۔ لن یرضیٰ ۔ لم یرضَ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۸ و ۷۰)

(۳) صحیح اور ناقص کے چار تثنیے ۔ دو صیغے جمع مذکر غائب ، و حاضر اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب ۔ ان ساتوں کا رفع اثبات نون سے ۔ نصب اور جزم اس کے حذف سے آتا ہے جیسے یفعلان ۔ یدعوان ۔ یرمیان ۔ یرضیان کا رفع باثبات نون لن یفعلا ۔ لن یدعوا ولن یرمیا ۔ لن یرضیا کا نصب بحذف نون لم یفعلا ۔ لم یدعوا ۔ ولم یرمیا ۔ لم یرضیا کا جزم بحذف نون ؛

تنبیہ :۔ جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دو صیغے ۔ نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونے سے مبنی بر سکون ہوتے ہیں ۔ ناصب اور جازم کے داخل ہونے سے اُن میں کچھ تغیر نہیں ہوتا ؛

فائدہ :۔ سبق نمبر ۱ اور اس سبق کے احکام اعراب ایک جا پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اسم کا اعراب رفع نصب و جر ہے ۔ اور فعل مضارع کا اعراب رفع ۔ نصب اور جزم ۔ گویا رفع و نصب دونوں میں مشترک ہے اور جر کو اسم سے اور جزم کو مضارع سے خصوصیت ہے ؛

سبق نمبر (۵۵)

حالت نصبی

مضارع کے عامل ناصب پانچ ہیں :-

(۱) اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے جیسے اُحِبُّ اَنْ تَقُوْمَ اَیْ اُحِبُّ قیامک

(۲) لَنْ - یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کرتا ہے جیسے لَنْ اَفْعَلَ +

(۳) کَیْ - یہ حرف واسطے تعلیل وسببیت کے آتا ہے یعنی اس کا مابعد ماقبل کا سبب ہوتا ہے - جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ +

(۴) اِذَنْ - یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے - جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ +

(۵) اَنْ مقدرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے +

(۱) بعد حتّٰی جیسے - سِرْتُ حتّٰی ادخل البَلَدَ +

(۲) بعد لام کَیْ جیسے - سرت لا دخل المدینۃ +

(۳) بعد لام جحد جیسے مَا کان اللّٰہ لیعذبھم

(۴) بعد اس فؔ کے جو امر کے پیچھے آئے جیسے زرنی فاکرمکؔ یا نفی کے بعد جیسے لا تطغوا فیہ - فیحل علیکم غضبی - یا استفہام کے بعد جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ فازورکؔ یا نفی کے بعد جیسے مَا تَأتِیْنَا فتحدثنا یا تمنا کے بعد جیسے لیت لی مالا فانفقہ یا عرض کے بعد جیسے الا تنزل بنا فتصیب خیرًا +

(۵) بعد اس واؔ کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے جیسے اسلم وتسلم

(۶) بعد اس اَوْ کے جو اِلیٰ اَنْ یا الّا اَنْ کے معنی میں ہو جیسے لالزمنکؔ او تعطینی حقی

تنبیہ :- جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا بلکہ وہ مخففہ اَنَّ مثقلہ سے ہوتا ہے جیسے علم اَنْ سَیَکُوْنُ مِنکُمْ مَرْضٰی - اور جو اَنْ ظنّ کے بعد آئے اس کی دو حالتیں ہیں اگر مصدریّہ ہے تو نصب دے گا جیسے حَسِبْتُ اَنْ تَرْجِعَ اور اَنَّ مثقلہ سے مخففؔ ہے تو رفع جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ

سبق نمبر (۵۶)

حالتِ جزمی

مضارع کے عامل جزم پانچ حرف ہیں :-

۱- لَمْ - یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (ای مَا وَلَدَ وَلَا وُلِدَ)

۲- لَمَّا - یہ حرف مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے جیسے - لَمَّا یَضْرِبْ ای مَا ضَرَبَ فرق دونوں میں اسقدر ہے کہ لَمَّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے پس لَمَّا یَضْرِبْ کے یہ معنی ہوں گے کہ ضارب نے کبھی کسی زمانے میں ازمنہ گذشتہ سے نہیں مارا +

(۳) لامِ امر یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی طلب فعل کے پیدا کرتا ہی جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ جب اس - لام کے پہلے واؤ یا فا آئے تو ساکن ہوتا ہی جیسے - فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا

(۴) لائے نہی - یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی ترک فعل کے پیدا کرتا ہے جیسے لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ (۵) اِنْ شرطیہ - یہ حرف دو فعلوں پر آتا ہے جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنی دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہوگی کیونکہ ماضی مبنی ہے اور اسکو اعراب نہیں آسکتا۔

جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہوگا جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ - اِنْ تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُکَ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو جزا میں جزم اور رفع دونوں جائز ہیں جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ اُکْرِمْکَ اُکْرِمُکَ۔

جب جزا فعل ماضی بغیر قَدْ کے ہو تو اُس کے پہلے فَ کا لانا جائز نہیں جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لَا ہو تو فَ کا لانا نہ لانا دونوں جائز ہیں - جیسے اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو فَ کا لانا واجب ہی جیسے اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ - وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ +

سبق نمبر (۵۷)

کلم المجازات (کلمات شرط و جزا)

یہ نو کلمے ہیں جو اِنْ کے معنی پر شامل ہونے سے مضارع کو جزم دیتے ہیں اور ہمیشہ دو جملوں پر آتے ہیں جن میں سے پہلا شرط اور دوسرا جزا ہوتا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) مَنْ۔ اسکا استعمال ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءًا یُّجْزَ بِهٖ (جو برائی کرے گا وہ اُس کی سزا پائے گا)

(۲) مَا۔ اس کا استعمال غیر ذوی العقول پر ہوتا ہے جیسے۔ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (تم جو نیکی کرو خدا اس کو جانتا ہے)

(۳) اَیّ۔ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں پر اس کا استعمال ہو سکتا ہے اور باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے اَیَّ رَجُلٍ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جس کو مارے گا میں اسکو) اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (جس نام سے چاہو پکارو خدائے تعالیٰ کے نام اچھے ہیں)

(۴) مَتٰی جیسے متی اضع العمامة تعرفونی (تم مجھے اس وقت پہچانو گے جب میں پگڑی سر اتاروں گا)

(۵) اَنّٰی جیسے اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ (جہاں تو رہے گا میں رہوں گا)

(۶) اَیْنَمَا جیسے اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ (موت تمہیں پکڑ لے گی خواہ تم کہیں ہو)

(۷) مَهْمَا جیسے مهما تأتنا به من اٰیة لتسحرنا بها فما نحن لك بمؤمنین (نشانیوں میں سے تم جو کچھ ہمارے پاس لاؤ۔ تاکہ تم اس سے ہم پر جادو کرو پس ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے)

(۸) اِذْمَا جیسے اذما دخلت علی الرسول فقل له حقا (جب تم پیغامبر کے پاس جاؤ تو سچ کہو)

(۹) حَیْثُمَا جیسے حیثما تقعد اقعد (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

تنبیہ: ان میں سے "مَنْ۔ مَا۔ اَیّ۔ مَتٰی۔ اَنّٰی" یہ پانچ استفہام کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں اور اس وقت صرف ایک جملہ ہوتا ہے جیسے۔ مَنْ انت۔ ما هذا۔ اَیُّ شَیْءٍ هذا۔ متی تسافر۔ انّٰی زیدٌ +

فائدہ۔ متاخرین "اَیُّ شَیْءٍ" کی جگہ اکثر "ایش" کا استعمال کرتے تھے مگر اب مصر اور شام میں "ایش" کی جگہ "ایه" بولتے ہیں اور بخلاف قواعد نحوی کے اسکو اخیر میں لاتے ہیں جیسے "اسمک ایه"، "اِسْمُكَ اِیْه" +

سبق نمبر (۵۸)

افعال قلوب یہ سات فعل ہیں۔ حسب[۱]۔ ظن[۲]۔ خال[۳]۔ شک کیواسطے۔ علم[۴]۔ رای[۵] وجد[۶] یقین کیواسطے اور زعم[۷] شک ویقین دونوں میں مشترک ہے۔ ان کو افعال قلوب اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے۔ اور ہاتھ پاؤں کو ان کے صدور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان میں شک ویقین کے معنی پائے جاتے ہیں اس لئے ان کو افعال شک ویقین بھی کہتے ہیں +

یہ فعل مبتدا اور خبر پر آتے ہیں اور دونوں کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہیں جیسے حسبتُ الجودَ خیرًا۔ ظَنَنتُ زیدًا عالِمًا۔ خِلتُ الدّارَ خالیۃً۔ عَلِمتُ زیدًا امینًا۔ رأیتُ اللہ اکبرَ کلّ شیءٍ۔ وجدک عائلًا۔ زعمتُ اللہ غفورًا۔ زعمتُ الشیطانَ کفورًا +

تنبیہ۔ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے کیونکہ یہ دونوں مفعول بمنزلہ ایک مفعول بہ کے ہوتے ہیں مگر جب ظنّ بمعنی اتّہم وعلم بمعنی عرف ورای بمعنی ابصر ووجد بمعنی اصاب کے ہوں تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا۔ اور اسوقت یہ افعال قلوب سے نہ ہوں گے جیسے ظننتُ زیدًا (ای اتّہمتہ) علمتُ بکرًا (ای عرفت شخصہ) وغیرہ +

جب یہ مبتدا وخبر کے بیچ میں آئیں یا دونوں سے مؤخر ہوں تو اسوقت ان کا عمل زائل ہو جاتا ہے جیسے زید ظننت قائم۔ زید قائم ظننت ایسا ہی جب ہمزۂ استفہام یا مائے نفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہوں تو اس وقت بھی عمل باطل ہوتا ہے +

فائدہ:۔ صیّر۔ اتّخذ۔ جعل۔ خلق۔ ترک۔ افعال تصییر کہلاتے ہیں۔ یعنی وہ فعل جو ایک چیز کو اس کے اصلی حال سے پھرائیں۔ یہ بھی دو اسموں پر آتے ہیں اور دونوں کو نصب دیتے ہیں جیسے صیّرتُ الطین خزفًا اتّخذ اللہ ابراھیمَ خلیلًا۔ جعل الارضَ فراشًا۔ خُلِق الانسانُ هلوعًا۔ ترکتہ حیرانَ +

سبق نمبر (۵۹)

افعال مدح وذم یہ چار فعل ہیں :- نِعْمَ - حَبَّذَا - بِئْسَ - سَآءَ پہلے دو فعل مدح اور توصیف کے واسطے آتے ہیں اور آخری دو ہجو اور ذم کے واسطے ان میں سے نِعْمَ - بِئْسَ - اور سَآءَ کا فاعل اکثر اسم ذو اللام ہوتا ہے - یا وہ اسم جو ذو اللام کی طرف مضاف ہو - اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جس کی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں. جیسے نعم الرجل زیدٌ - نعم غلام الرجل زیدٌ - بئس الرجل بکرٌ - بئس غلام الرجل بکر اور یہی حال سَآءَ کا ہے کبھی نِعْمَ کیساتھ مَا آتا ہے جو شیٔ کے معنی میں نِعْمَ کا فاعل ہوتا ہے جیسے فَنِعِمَّا هِیَ اے نعم شیٔ هِیَ +

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذا اسم اشارہ سے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے - اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے جیسے - حَبَّذَا زَیْدٌ +

فائدہ :- ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا مؤخر ہوتا ہے - اور فعل مع فاعل کے خبر مقدم. بعض کے نزدیک مخصوص بالمدح والذم خبر مبتدا محذوف کی ہے جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے اس صورت میں نعم الرجل زیدٌ کی تقدیر ہوگی. نعم الرجل ھو زیدٌ +

افعال تعجب فعل تعجب کے دو صیغے ہیں مَا اَفْعَلَہٗ اَفْعِلْ بِہٖ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا یعنی زید کیا ہی اچھا ہے. یہ اصل میں تھا اَیُّ شَیْءٍ احسن زیدًا اسمیں مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ مبتدا ہے - اور اَحْسَنَ خبر - اس کا فاعل ھُوَ اسمیں مستتر اور زیدًا مفعول بہ ہے (۲) اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ یہ اصل میں تھا اَحْسِنَ زَیْدٌ اسمیں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی ماضی ہے اور زَیْدٌ فاعل بِ زائدہ +

فائدہ :- اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے فعل تعجب کے معنی ادا کرنے ہوں تو لفظ اَشَدُّ اس فعل کے مصدر کے پہلے ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو جیسے مَا اَشَدَّ اخضرارہٗ وَ اَشْدِدْ بِاخضرارہٖ

سبق نمبر (۶۰)

ایک مشقی حکایت

اس حکایت کا ترجمہ کرو۔ اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے نام مع قسم کے لکھو:۔

توحّمت[۱] زوجۃُ فقیہٍ بخیلٍ علی السّمک واخبرت بذٰلک زوجہا فقال لہا بئس الغذاءُ السّمک وساء السّمک من غذاءٍ فانّ سینۃ سمٌّ ومیمہ مرضٌ وکافہ کربۃٌ[۲] فرھنت شنفہا[۳] وھو ملاءٌ بشعرٍ واسندت لہا بشیءٍ منہ وبینما ھی جالسۃٌ علی المائدۃ[۴] اذا بہٖ قد اقبل۔ فلما رٰاھا تاکل قال لہا ما تأکلین یا حبیبتی فقالت سمکًا ارسلتہ الیّ جارتی[۵] فلانۃ۔ فقال لہا ھلمّی[۶] بشیءٍ منہ الیّ فان نعم الغذاء السّمکُ وحبّذا السّمکُ من غذاءٍ۔ لانّ سینہ سِمَنٌ[۷] ومیمہ میمنۃ وکافہ کفایۃٌ فقالت لہٗ بئس معرّفٌ[۸] السمک انت یا رجلُ اذکنت تذمّہٗ امس فکیف تمدح الیوم۔ فقال لہا نعم محدّدُ[۹] السّمک انا۔ لانّی صیّرتہ[۱۰] نوعین۔ نوع یقتنی[۱۱] بالدینار وھو النوع القبیح ونوعٌ یھدیہ الی الجار الجارُ وھو النوع الملیحُ[۱۲]۔ فخجلت زوجتہ من خطابہ وتعجّبت من سرعۃ جوابہ +

۱؎ توحّمت	خواہش کی	۷؎ سِمَنٌ	فربہی۔
۲؎ کربۃٌ	اندوہ دم گیر۔	۸؎ معرّفٌ	بیان کنندہ
۳؎ شنفٌ	کان کا گوشوارہ	۹؎ محدّد	بیان کنندہ
۴؎ مَائِدۃ	دسترخوان	۱۰؎ صیّرتہ	میں نے اس کو کیا
۵؎ جار	پڑوسی	۱۱؎ یقتنی	خرید کیا جاتا ہے
۶؎ ھَلُمّ آؤ ھَلُمّ بشیءٍ لاؤ		۱۲؎ ملیحٌ	عمدہ

سبق نمبر (۶۱)

جملہ کی تقسیم | جملہ کی چار قسمیں ہیں :-

۱- جملہ اسمیہ - جس کا پہلا جزو اسم ہو - جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ؞

۲- جملہ فعلیہ - جس کا پہلا جزو فعل ہو - جیسے قَامَ زَیْدٌ ؞

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ اس لئے یَا زَیْدُ - اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ میں حرف کا کچھ لحاظ نہ ہو گا لیکن چونکہ حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ کے ہے اس لئے پہلا جملہ فعلیہ ہوا - اور دوسرا جملہ اسمیہ) ؞

۳- جملہ ظرفیہ جس کا پہلا جزو ظرف اور دوسرا جزو مظروف ہو جیسے عِنْدِیْ مَالٌ

۴- جملہ شرطیہ جس کے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو جملہ اوّل کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو جزا - یہ دونوں جملے فعلیہ ہوتے ہیں جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ یا ایک فعلیہ، دوسرا اسمیہ جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ فَاَنَا ضَارِبُکَ

فائدہ :- اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملے کی دو قسمیں ہیں ایک اسمیہ دوم فعلیہ کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہی اور شرطیہ دو جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور ایک اسمیہ سے مل کر بنتا ہے ؞

جملہ خبریہ و انشائیہ | مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں :-

۱- خبریہ - جس کے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکیں - جیسے جَاءَ اَحْمَدُ ؞

۲- انشائیہ - جس کے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے جیسے اِضْرِبْ - پس جس جملہ میں کسی قسم کی خبر پائی جائے وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جاتے وہ جملہ انشائیہ - جملہ انشائیہ میں امر یا نہی یا استفہام یا تمنا، یا ترجّی یا عقود یا ندا یا عرض یا قسم یا تعجب یا دعا میں سے کسی چیز کا ہونا ضرور ہے - بغیر اس کے جملہ انشائیہ نہیں ہو سکتا ؞

سبق نمبر (۶۳)

جملہ انشائیہ کی تقسیم

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں جیسا کہ امثلہ ذیل سے ظاہر ہوگا ‌‌

(۱) امر۔ جیسے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (نماز کا پابند رہ)

(۲) نہی۔ جیسے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ (اونچا بول نہ بولو)

(۳) استفہام۔ جیسے ءَ اِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ (کیا آپ ہی یوسف ہیں)

(۴) تمنی۔ جیسے یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا)

(۵) ترجی۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید کہ قیامت قریب ہو)

(۶) عقود۔ وہ جملے جو کسی معاملہ کے انعقاد کے متعلق ہوں جیسے اَشْتَرَیْتُ نَکَحْتُ وغیرہ اگرچہ ان میں فعل ماضی ہے مگر بسبب حاضری فریقین کذب کا احتمال باقی نہیں رہتا ‌

(۷) ندا۔ جیسے یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (اے یحییٰ کتاب کو مضبوط پکڑ)

(۸) عرض۔ وہ جملہ جس میں کسی چیز کی درخواست نرمی سے کی جائے ‌
جیسے۔ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے یہاں کیوں نہیں ٹھیرتے کہ آپ کی بہتری ہو) ‌

(۹) قسم :۔ جیسے (تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ) خدا کی قسم میں تمہارے بتوں پر ضرور ہی اپنا داؤ چلاؤں گا ‌

(۱۰) تعجب۔ جیسے قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ (انسان ہلاک ہو بڑا ہی ناشکرا ہے) ‌

عوامل کا بیان

نحو میں سَو عامل ہیں۔ ان میں سے بعض حروف ہیں بعض فعل اور بعض اسم ایک فاضل مصنّف نے ان سب کو نظم کیا ہے جو طلباء کی آسانی کی غرض سے اس جگہ درج کی جاتی ہے۔

عامل اندر نحو صد باشد چنیں فرمودہ اند ‌ ‌ ‌ شیخ عبدالقاہر جرجانی پیر ہدا
معنوی از دے دو باشد جملہ دیگر لفظیند ‌ ‌ ‌ باز لفظی شد سماعی و قیاسی اے فتا
زاں نود یک داں سماعی ہفت دیگر بر قیاس ‌ ‌ ‌ آں سماعی سیزدہ نوع ست اے رو و ریا

النوع الاول

نوع اول ہفدہ حرفِ جر بود میدان یقین ‌ ‌ ‌ کاندریں یک بیت آمد جملہ بے چون و چرا
با و تا و کاف و لام و واو و منذ و مذ خلا ‌ ‌ ‌ رُبّ حاشا من عدا فی عن علیٰ حتیٰ الیٰ

النوع الثانی والثالث

اِنَّ با اَنَّ کاَنَّ۔ لَیتَ۔ لٰکِنَّ۔ لَعَلَّ ‌ ‌ ‌ ناصبِ اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

النوع الرابع

واو یا و ہمزہ و اِلّا اَیا و اَیْ ہَیا ‌ ‌ ‌ ناصبِ اسم اند لیس ایں ہفت حرف اے مقتدا

النوع الخامس

اَنْ و لَن نیس کَے اِذَن ایں چار حرف معتبر ‌ ‌ ‌ نصبِ مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا

النوع السادس

اِنْ و لَمْ لمّا و لامِ امر و لائے نہی نیز ‌ ‌ ‌ پنج حرفِ جازمِ فعل اند ہر یک بے دغا

النوع السابع

مَن و ما مہما و اَیٌّ حیثما اِذ ما متیٰ ‌ ‌ ‌ اَینما اَنّیٰ (۹) اسم جازمِ آمد فعل را

النوع الثامن

ناصبِ اسمِ منکّر نوعِ ہشتم چار اسم ‌ ‌ ‌ ہست تمیز باشد آں منکّر ہر کجا
اولیں لفظِ عشر باشد مرکب با اَحَد ‌ ‌ ‌ ہم چنیں تا تسع تسعین بر شمر ایں حکم را

بازثانی کم چو استفهام باشد بے خبر | ثالث الیشان کاین رابع الیشان کذا

النوع التاسع

نہ بود اسمائے افعال کز آں شش ناصب اند | دونک بلہ علیک حیهل باشد وہا
پس رُوَید بازہ رافع اسم را ہیہات داں | بازششان است وسرعان باد گیر این بہا

النوع العاشر

نوع عاشر سیزدہ فعل اند کا یشاں ناقص اند | رافع اسم اند وناصب در خبر چوں ما ولا
کان صار اصبح امسی واضحی ظل بات | مافتی مادام ما انفک لیس باشد از قفا
بابرح مازال وافعالے کز ینہا مشتق اند | ہر کجا بینی ہمیں حکم است در جملہ روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب در عمل چوں ناقص اند | ہست آں کاد کرب با اوشک دیگر عسیٰ

النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین وشک بود کاں بر دو اسم | چوں در آید ہر یکے منصوب سازد ہر دو را
ظلت باشد یا علمت پس حسبت باز خلت | پس ظننت باز رایت پس وجدت بے خطا

النوع الثالث عشر

رافع اسمائے جنس افعال مدح وذم بود | چار باشد نعم بئس ساء آنگہ حبذا

عوامل قیاسیہ

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم فاعل مصدر است | اسم مفعول ومضاف وفعل باشد مطلقا
پس صفت باشد کہ آں مانند اسم فاعل است | ہفتم اسم تام باشد ناصب تمییز را

عوامل معنویہ

عامل فعل مضارع معنوی باشد بداں
ہم چنیں معنی بود عامل یقیں در مبتدا

جملوں کی ترکیب

(۱) هٰذَا النَّبِيُّ كَرِيْمٌ (ترکیب) هٰذَا اسم اشارہ مبتدا (النَّبِيُّ) موصوف كَرِيْمٌ صفت۔ صفت اور موصوف مل کر خبر۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۲) سَمِعَ الصَّبِيُّ كَلَامًا۔ (ترکیب) سَمِعَ فعل متعدی الصَّبِيُّ فاعل كَلَامًا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(۳) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ترکیب) سَيِّدُ مضاف۔ اَلْقَوْمِ۔ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا خَادِمُ مضاف هُمْ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا +

(۴) قُتِلَ الْاِنْسَانُ (ترکیب) قُتِلَ فعل مجہول الْاِنْسَانُ مفعول مالم يُسَمَّ فاعلہ۔ فعل مجہول مفعول مالم يُسَمَّ فاعلہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(۵) خَرَجْتُ مَخَافَةَ الشَّرِّ (ترکیب) خَرَجْتُ فعل با فاعل مَخَافَةَ مضاف اَلشَّرِّ مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مفعول لہٗ فعل با فاعل۔ مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(۶) كَانَ اَمْرُ اللهِ مَفْعُوْلًا (ترکیب) كَانَ فعل ناقص اَمْرُ مضاف اَللهِ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم مَفْعُوْلًا خبر۔ فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(۷) اِنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط (ترکیب) اِنَّ حرف مشبہ بفعل اَللهَ اسم۔ عَلٰى جار كُلِّ مضاف شَيْءٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق خبر قَدِيْرٌ خبر۔ اسم اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا

(۸) رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (ترکیب) رَاَيْتُ فعل با فاعل اَحَدَ عَشَرَ تمیز۔ كَوْكَبًا تمیز۔ دونوں ملکر مفعول۔ فعل با فاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(۹) جَآءَ النَّاسُ کُلُّھُمْ (ترکیب) جَآءَ فعل النَّاسُ مؤکد کُلُّھُمْ ... مضافین مل کر تاکید۔ مؤکد مع تاکید کے فاعل ہوا فعل مع فاعل کے جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۰) یَاحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ (ترکیب) یَا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْا فعل با فاعل حَسْرَۃً مفعول بہ عَلٰی حرف جار اَلْعِبَادِ مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل۔ فعل بافاعل اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

(۱۱) اَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْہِ (ترکیب) اَوْحَیْنَا فعل بافاعل اِلٰی جار اُمِّ مضاف مُوْسٰی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل اَنْ مصدریہ اَرْضِعِیْ فعل بافاعل ہٖ ضمیر مفعول۔ فعل با فاعل مع مفعول کے جملہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول ہوا۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

(۱۲) مَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللہَ (ترکیب) مَنْ موصولہ متضمن معنی شرط وَجَدَ (فعل) ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل خَیْرًا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول مع صلہ کے مل کر شرط فا جزائیہ۔ لِیَحْمَدْ فعل۔ ضمیر راجع بسوئے مَنْ فاعل اَللہَ مفعول فعل مع فاعل و مفعول کے جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا ۔

حرف کا بیان!

حرف کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عاملہ (۲) غیر عاملہ۔ ان دونوں کا مختصر بیان کتاب الصرف کے خاتمہ میں علیحدہ علیحدہ مذکور ہو چکا ہے اس جگہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بہ ترتیب حروف ہجی پھر لکھا جاتا ہے۔

حرف الف

الف:۔ یہ حرف عربی زبان میں ہمیشہ ساکن مستعمل ہوتا ہے اور کلمات مبنیہ کیساتھ آتا ہے جیسے ذَا و مَا وغیرہ

ھمزۃ۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ندائے قریب۔ جیسے اَفَاطِمُ مَھْلاً بعض ھٰذا التدلّل یعنی یا فاطمہ (۲) استفہام جیسے أزیدٌ قائمٌ (۳) انکار ابطالی اور اُس کی دو صورتیں ہیں :۔ اوّل یہ کہ ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو منفی کے معنی حاصل ہوں جیسے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا اے لَایُحِبُّ دوم یہ کہ ہمزہ کا مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنی حاصل ہوں جیسے "اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ" اے شَرَحْنَا صَدْرَکَ اِن دو مقاموں میں ہمزہ کے لانے سے اس کے مابعد کا ابطال مقصود ہے (۵) تقریر یعنی مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کا مظنون اور اس کے نزدیک ثابت ہو۔ جیسے اَضَرَبْتَ زَیْدًا ؟ +

اَجَلْ :۔ حرف جواب ہے اور نَعَمْ کی مانند متکلم کی تصدیق کلام کیواسطے آتا ہے اکثر نحویوں نے ان دونوں میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ خبر کے بعد اَجَلْ کا استعمال اور استفہام کے بعد نَعَمْ کا استعمال احسن ہے +

اِذَا ۔ اِذْ دونوں کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے

اِذْمَا حرف شرط ہے اور اِنْ شرطیہ کا سا عمل کرتا ہے جیسے اِذْ مَادَخَلْتَ عَلَی الرَّسُوْلِ فَقُلْ لَہٗ حَقًّا +

اِذَنْ فعل مضارع کا ناصب اور جواب وجزا کیواسطے مستعمل ہوتا ہے جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ +

اَلْ اس کی تین قسمیں ہیں۔ حرف تعریف[۱]۔ اسم موصول[۲]۔ زائد[۳] قسم اوّل چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے +

(۱) عہد خارجی جس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو جیسے جَاءَ الْاَمِیْرُ
(۲) عہد ذہنی۔ جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو۔ جیسے اَخَافُ اَنْ یَّاکُلَہُ الذِّئْبُ +
(۳) جنسی جس سے مراد جنس ہو جیسے الرجل افضل من المرأۃ +
(۴) استغراقی۔ جو تمام افراد کو شامل ہو۔ جیسے الانسان حیوان ۲۔ اسم موصول جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسے الضارِبُ والمضروبُ

زائدہ۔ جبکہ اعلام پر آئے جیسے الحسن الخلیل وغیرہ +
أَلَا (بفتح ہمزہ و تخفیف لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تنبیہ جیسے أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (۲) توبیخ و انکار جیسے أَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ (۳) تمنی۔ جیسے أَلَا تَنْزِلُ عِنْدِي (۴) عرض یعنی کسی چیز کا نرمی سے مانگنا جیسے أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (۵) تحضیض یعنی کسی چیز کا سختی سے طلب کرنا جیسے۔ أَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ +
أَلَّا (بفتح و تشدید لام) حرف تحضیض ہے اور جملہ فعلیہ سے مختص ہے جیسے أَلَّا تُصَلِّي + إِلَّا (بالکسر و تشدید لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استثناء جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا (۲) صفت بمعنی غیر جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (۳) عطف جیسے لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ +
إِلَى حرف جر ہے اور مندرجہ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) واسطے انتہائے غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ خواہ مکانی، جیسے أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى (۲) معیت جیسے لَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَهُمْ إِلٰى أَمْوَالِكُمْ (۳) مرادف لام۔ جیسے الْأَمْرُ إِلَيْكَ (۴) موافقت جیسے لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (۵) بمعنی عِنْدَ جیسے أَشْهٰى إِلَيَّ مِنَ الرَّحِيْقِ السَّلْسَلِ + أَمْ حرف عطف ہے۔ اور کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) متصلہ جب کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل سے مربوط اور ہمزۂ استفہام اس کے پہلے ہو جیسے أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو (۲) منقطعہ جو اس کے خلاف ہو۔ جیسے أَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ + أَمَا (بفتح و تخفیف میم) یہ أَلَا کے معنی میں آتا ہے۔ اور اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے۔ جیسے أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَجِدِيْنَ وَجْدِيْ + أَمَّا (بفتح و تشدید میم) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط جیسے أَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ + (۲) تفصیل۔ جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو وَّبَكْرٌ أَمَّا زَيْدٌ فَضَرَبْتُهٗ

وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا بَکْرٌ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ + اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے۔ (۳) کبھی شروع کلام کیواسطے آتا ہے اور اس سے کوئی تفصیل مقصود نہیں ہوتی جیسے اَمَّا بَعْدُ +

اِمَّا:۔ (بہ کسرو تشدید میم) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شک۔ جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو (۲) تخییر۔ جیسے اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا (۳) تفصیل جیسے اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا +

تنبیہ:۔ بعض نحویوں کے نزدیک اِمَّا مرکب ہے اِنْ و مَا سے حذف ہو کر کبھی اِنْ رہ جاتا ہے۔ جیسے اِنْ مِّنْ ضَیْفٍ اَیْ اِمَّا مِنْ ضَیْفٍ +

اِنْ (بالکسر) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ (۲) نفی جیسے اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ + (۳) مخففہ اِنَّ مثقلہ سے جیسے اِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ط

اَنْ۔ (بالفتح) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ناصب مضارع جیسے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ (۲) حرف مصدریہ جیسے فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا (۳) حرف زائد جیسے لَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ +

اِنَّ۔ اَنَّ ان دونوں کا بیان صفحہ ۲۱ میں ہو چکا ہے +

اَنّٰی (مفتوحہ و مشدّدہ۔ مقصورہ) کلمۂ ظرف ہے اور استفہام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا +

اَوْ (بالفتح و تخفیف) حرف عطف ہے اور یا کے معنی دیتا ہے۔ خبر میں شک کیواسطے آتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اور انشاء میں تخییر کیواسطے آتا ہے۔ جیسے تَزَوَّجْ ھِنْدًا اَوْ اُخْتَھَا +

فائدہ :- جب ایک چیز کا عطف دوسری چیز پر اَوْ سے کیا جائے تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمَّا آسکتا ہے جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو

اِیْ (بالکسر وسکون ی) حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے حرف قسم کے ساتھ آتا ہے جیسے۔ اِیْ وَاللّٰہِ +

اَیْ (بالفتح وسکون ی) کبھی ندا کیواسطے آتا ہے جیسے اَیْ زَیْدُ اور کبھی تفسیر کے واسطے جیسے عِنْدِیْ عَسْجَدٌ اَیْ ذَھَبٌ +

اَیَا۔ حرف ندا ہے جیسے اَیَا مَنَازِلَ سَلْمٰی اَیْنَ سَلْمَاکِ +

حرف الباء

بِ یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الصاق یعنی اتصال جیسے۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۲) استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) سببیت۔ جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ (۴) مصاحبت جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِہٖ (۵) مقابلہ ومبادلہ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ + (۶) تعدیہ جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ + (۷) ظرفیت جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (۸) بمعنی مِنْ جیسے عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم جیسے بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا + (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی خبر میں آئے جیسے۔ لَیْسَ زَیْدٌ بِشَاعِرٍ +

بَلْ۔ حرف اضراب ہے جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے جیسے۔ جَآءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو یعنی بَلْ جَآءَنِیْ عَمْرٌو +

بَلٰی۔ حرف جواب ہے اور کلام مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کے واسطے آتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کلام استفہام سے خالی ہو جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی (۲) یہ کلام استفہامی ہو۔ خواہ استفہام حقیقی ہو جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ کے جواب میں کوئی کہے بَلٰی خواہ توبیخی جیسے اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی +

حرف التّاء

تَ۔ یہ حرف کئی معنوں میں آتا ہے (۱) قسم اور اس حالت میں لفظ اَللّٰہُ سے مختص ہوگا جیسے تَاللّٰہِ (۲) حرف خطاب آخر اسماء میں جیسے اَنْتَ وَ اَنْتِ (۳) ضمیر افعال کے آخر میں جیسے ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُ +

حرف الثّاء

ثُمَّ (بالضم) حرف عطف ہے اور تین چیزوں کا خواستگار۔ معطوف علیہ کے حکم میں۔ اشتراک ترتیب اور مہلت جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو +

ثَمَّ (بالفتح) ظرف ہے۔ اور مکان بعید کی طرف اس سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ +

حرف الجیم

جَیْرِ حرف جواب ہے۔ اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے نَعَمْ کی مانند مستعمل ہوتا ہے

حرف الحاء

حَاشَا اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء جیسے جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جیسے رَاَیْتُ النَّاسَ مَا حَاشَا قُرَیْشًا (۳) اسم بمعنی تنزیہ۔ جیسے حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْٓءٍ +

حَتّٰی کئی معنوں میں آتا ہے (۱) انتہائے غایت۔ جیسے نِمْتُ الْبَارِحَۃَ حَتَّی الصَّبَاحِ (۲) بمعنی مع جیسے مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ (۳) بمعنی کَیْ اور اس وقت مضارع کو بہ تقدیر اَنْ نصب دیتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ +

حرف الخاء

خَلَا۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنی استثناء جیسے۔ جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس وقت مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ +

حرف الرّاء رُبَّ حرف جر ہے۔ ہمیشہ صدر کلام میں آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے یہ حرف تکثیر و تقلیل دونوں معنوں کا فائدہ دیتا ہے جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ جب مَا کافّہ اس کو لاحق ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس وقت اکثر مخفّف پڑھا جاتا ہے جیسے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۔

حرف السّین س۔ مضارع پر آتا ہے اور اس کو مستقبل قریب کے معنی میں خاص کر دیتا ہے۔ جیسے فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ
سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل بعید کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے سَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ کبھی اس پر لام تاکید بھی آجاتا ہے ۔ جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۔

حرف العین عَدَا۔ حرف جار ہے اور اس کا مجرور مستثنیٰ کے حکم میں ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ
عَلٰی۔ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) استعلا۔ جیسے وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ (۲) ضرر۔ جیسے عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ (۳) شرط۔ جیسے اُصْفُحْ عَنْ زَلَّاتِکَ الْمَاضِیَۃِ عَلٰی اَنْ تُصْلِحَ اَعْمَالَکَ الْاٰتِیَۃَ (۴) تعلیل جیسے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ۔
(۵) بمعنی لٰکِنْ جیسے فُلَانٌ جَھَنَّمِیٌّ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَیْاَسُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ (۶) بمعنی فِی جیسے دَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ (۷) بمعنی مِنْ جیسے وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ط

تنبیہ:۔ جب عَلٰی کے پہلے مِنْ آئے تو اس وقت عَلٰی اسم ہوتا ہے جیسے نَزَلْتُ مِنْ عَلَی الْفَرَسِ ۔
عَنْ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تجاوز جیسے رَمَیْتُ السَّھْمَ عَنِ الْقَوْسِ (۲) تعلیل۔ جیسے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (۳) بدل جیسے وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا ۔

(۴) بمعنی مِنْ جیسے هُوَ الَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ ٭
تنبیہ :- جب عَنْ کے پہلے مِنْ آئے تو اس وقت عَنْ اسم ہوتا ہے جیسے جَلَسَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ ٭
عِنْدَ اور عَوْضُ کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے ٭

حرف الغین

غَیْرُ اسم لازم الاضافت ہے مگر مضاف الیہ کبھی لفظ سے محذوف بھی ہوتا ہے جبکہ عبارت سابق سے اس کے معنی مفہوم ہوں جیسے لَا غَیْرُ - لَیْسَ غَیْرُ ٭

حرف الفاء

ف - کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) عاطفہ جب کہ ترتیب مقصود ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو اور (۲) فائے تعقیب جیسے دَخَلْتُ الْبَصْرَۃَ فَبَغْدَادَ (۳) جواب شرط جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَاُکْرِمُکَ ٭
فِیْ - کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) ظرفیت خواہ حقیقۃً ہو جیسے اَلْمَاءُ فِی الْکُوْزِ خواہ مجازاً جیسے وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ (۲) مصاحبت جیسے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ (۳) تعلیل جیسے فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْہِ (۴) استعلاء جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (۵) مقایسہ جب کہ مفضول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہو جیسے فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ (۶) مرادف اِلیٰ جیسے فَرَدُّوْا اَیْدِیَهُمْ فِیْ اَفْوَاهِهِمْ -

حرف القاف

قَدْ - اس کا استعمال چار طرح پر ہے -
(۱) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا ٭
(۲) حرف تقلیل جب مضارع کے پہلے آئے جیسے قَدْ یَصْدُقُ الْکَذُوْبُ
(۳) اسم بمعنی حَسْبُ جیسے قَدْ زَیْدٍ دِرْهَمٌ ٭
(۴) اسم فعل بمعنی یَکْتَفِیْ جیسے قَدْ زَیْدًا دِرْهَمٌ ٭
قَطُّ - اس کا استعمال دو طرح سے ہے -

(۱) ظرف زماں واسطے استغراق نفی ماضی کے آتا ہے اور ماضی و مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے ما فعلتہ قط۔ مَا اَفْعَلُہٗ قَطُّ +
(۲) بمعنی انتہ اس وقت ط ساکن ہوتی ہے اور اکثر اس کے شروع میں فَ آتی ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ فَقَطْ +

حرف الکاف

ک حرف جارہ ہے اور چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تشبیہ جیسے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (۲) تمثیل مضمون جملہ بجملہ دیگر جیسے اِجْعَلْ لَنَا اِلٰھًا کَمَا لَھُمْ اٰلِھَۃٌ +
(۳) زائدہ۔ جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (۴) بمعنی مثل اسوقت اسم کا حکم رکھتا ہے جیسے یَضْحَکْنَ عَنْ کَالْبَرَدِ الْمُنْھَمِر +
کَ۔ غیر جارہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ضمیر منصوب و مجرور۔ جیسے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ (۲) حرف جبکہ اسم اشارہ اور ضمیر منفصل منصوب کے آخر میں آئے۔ جیسے ذٰلِکَ وَ اِیَّاکَ +
کَاَنَّ۔ (بہ نون مشدد و مفتوحہ) صفحہ ۲۱ میں مذکور ہو چکا ہے
کَذَا۔ کنایہ کے واسطے آتا ہے جیسے فَعَلْتُ کَذَا۔ رَاَیْتُ بِمَکَانِ کَذَا + کَلَّا:۔ حرف ردع و زجر ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ +
کِلَا و کِلْتَا۔ یہ دونوں حرف لفظوں میں مفرد اور معنوں میں تثنیہ اور ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصصہ کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتے ہیں جیسے کِلَا الرَّجُلَیْنِ کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ +
کَمْ۔ (صفحہ ۴۴ میں مذکور ہو چکا ہے +
کَیْ:۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مختصر کَیْفَ کا۔ جیسے کَیْ تَجْنَحُوْنَ اِلَی السلم وما نثرت (۲) بمعنی لام تعلیل جبکہ مَا استفہامیہ سے ملے۔ جیسے یرجو الفتی کیما یضر و ینفع +
(۳) بمنزلہ اَنْ مصدریہ جیسے لِکَیْلَا تَاْسَوْا +
کَیْفَ۔ دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شرط۔ اس صورت میں اس کے بعد دو ایسے فعلوں کا آنا ضروری ہے جو لفظاً اور معنے متفق

ہوں۔ جیسے کیف تصنع اصنع (۲) استفہام یہ کبھی اسم پر آتا ہے جیسے کیف اَنْتَ اور کبھی فعل پر جیسے کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ +

حرف اللام

ل۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل + لام جارہ جب اسم پر آئے تو مکسور ہوتا ہے۔ جیسے لِزَیْدٍ مگر مستغاث پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے اور اس صورت میں یَا کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جیسے یَا لَزَیْدٍ اور جب اسم ضمیر پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لَنَا لَکُمْ۔ مگر واحد متکلم میں مکسور ہوگا +

لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اختصاص۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۲) تعلیل۔ جیسے ضربت زیدا للتادیب (۳) تاریخ یعنی مہینہ کی شب مقرر کرنے کے واسطے۔ جیسے مات زید لثلث بقین من شہر رمضان (۴) اظہار تعجب کیواسطے جیسے لِلّٰہِ دَرُّہٗ (۵) عاقبت یعنی انجام کار ظاہر کرنے کے لئے جیسے لدوا للموت وابنوا للخراب (۶) حصول منفعت۔ جیسے لَهَا مَا كَسَبَتْ +

لام جازمہ لام امر ہے جو مضارع غائب کے پہلے آکر اس کو جزم کردیتا ہے اور طلب کے معنے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ۔ فَ اور وَاوْ کے بعد یہ لام اکثر ساکن ہوتا ہے۔ جیسے فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ۔ وَلْیُؤْمِنُوْا لِیْ +

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ (۱) لام ابتداء جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً (۲) لام زائدہ جیسے اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ (۳) جواب۔ لو و لولا و قسم جیسے لو تزیلوا لعذبنا۔ لولا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا +

لا۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی (۳) لائے زائدہ

لائے نافیہ:۔ کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے جیسے لَا رَیْبَ فِیْہِ اور کبھی لَیْسَ کے معنی دیتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ قَائِمًا ÷
لائے نہی مضارع کے پہلے آتا ہے جیسے لَا یَضْرِبْ۔ لائے زائد تاکید کے واسطے آتا ہے جیسے لِئَلَّا یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتَابِ
لَعَلَّ۔ لٰکِنَّ۔ ان کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے ÷
لٰکِنْ (۱) بہ تخفیف نون اس وقت کچھ عمل نہیں کرتا جیسے لٰکِنْ کَانُوْا ھُمُ الظّٰلِمِیْنَ (۲) حرف استدراک اور اس کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے جیسے مَا جَاءَنِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو لا یقم زیدٌ لٰکن عمرٌو ÷
لَمْ مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ÷
لَمَّا (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے لَمَّا یَضْرِبْ (۲) بمعنی حِیْنَ و اِذْ اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اس کے واسطے ضروری ہے جیسے لَمَّا جَاءَ زَیْدٌ اَکْرَمْتُہٗ (۳) حرف استثنار جیسے اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ ÷
لَنْ۔ مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے لَنْ یَّضْرِبَ ÷
لَوْ:۔ (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بہ سبب نفی جملہ اول کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا:۔ (۲) حرف تمنی جیسے لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً (۳) شرط کیلئے لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتا ہے جیسے ولو تلتقی اصدائنا لعد موتنا (۴) مصدری بمنزلہ اَنْ لیکن ناصب مضارع نہیں ہے۔ جیسے مَا کَانَ ضَرَّاءَ لو مننت و ربما۔ (۵) عرض جیسے لَوْ تَنْزِلُ عِنْدَ نَا فتصیب خیرًا ÷
لَوْلَا (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب وجود اول کے انتفائے ثانی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ (۲) حرف تحضیض ہے جیسے لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ (۳) توبیخ

لَوْلَا جَاءُوْ اعلیہ باربعۃ شہداء +
لَوْمَا بمعنی لَوْلَا کے ہے جیسے لَوْ مَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ
لَيْتَ + اس کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے +

حرف المیم

مَا کی دو قسمیں ہیں۔ اسمیہ و حرفیہ ۔ اسمیہ زیادہ تر تین معنے میں آتا ہے (۱) موصولہ جیسے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔ (۲) موصوفہ ۔ جیسے رُبَّمَا تَكْرَهُ النُّفُوسُ مِنَ الْاَمْرِ + لَهٗ فرجۃ كحل العقال (۳) شرطیہ۔ جیسے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ +
مَا حرفیہ کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) نافیہ جیسے مَا هٰذَا بَشَرًا (۲) کافہ جیسے اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (۳) بمعنی مَا دَامَ جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ + مَا جب موصولہ ہوتا ہے تو بمعنی اَلَّذِیْ اور غیر ذوی العقول کیلئے آتا ہے +
مَنْ چار معنے میں آتا ہے (۱) شرطیہ ۔ جیسے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ (۲) استفہامیہ ۔ جیسے مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (۳) نکرہ موصوفہ جیسے ۔ مَرَرْتُ بِمَنْ مُعْجِبٍ لَّكَ (۴) موصولہ بمعنے اَلَّذِیْ جو ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ +
مُذْ ۔ مُنْذُ ۔ ان کا بیان صفحہ ۴۸ میں آچکا ہے +
مِنْ (۱) ابتدائیہ ۔ جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ + (۲) تبعیضیہ ۔ جیسے ۔ قَطَفْتُ مِنَ الْاَثْمَارِ (۳) بیانیہ ۔ جیسے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ (۴) سببیہ ۔ جیسے لا استطیع الحرکۃ مِنَ الضعف (۵) بدل ۔ جیسے ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا مِنَ الاٰخرۃ +
(۶) فصل جب دو متضاد چیزوں پر آئے جیسے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ +

حرف النون

نؐ اس کا استعمال چار طرح سے ہے۔ تاکید[۱]۔ تنوین[۲]۔ جمع[۳]۔ وقایہ[۴] +

(۱) نون تاکید۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ثقیلہ۔ دوسری خفیفہ اور دونوں فعل سے مختص ہیں۔ جیسے لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ +

(۲) نون تنوین۔ جو ساکن ہو اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید کے آئے اس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکّن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اس کے منصرف ہونے کے آئے جیسے زَيْدٌ وَضَارِبٌ +

(۲) تنوین تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں اُن کے معرفہ یا نکرہ کی تفریق کے واسطے آئے۔ اور یہ افعال کی اسموں میں سماعی ہے جیسے صہٍ یعنی اُسْكُتْ سَكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا بخلاف صہ بلا تنوین جس کے معنی ہیں اُسْكُتِ السَّكُوْتَ الْاٰن (۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے جیسے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ + (۴) تنوین مقابلہ جو جمع مؤنّث سالم کے آخر میں آئے جیسے۔ مُسْلِمَاتٌ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں

(۵) تنوین ترنّم جو اشعار میں واسطے تحسین صوت اور ترنّم کے آئے۔ جیسے

ع اَقِلِّى اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِى اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

عتابن اصل میں عتاب اور اصابن اصاب ہے اور عَاذِلَ اصل میں عاذلۃ تھا۔ حرف ندا کو حذف کر کے منادی کو مرخم کیا یہ تنوین حصول ترنّم کی غرض سے ہر قسم افعال و اسماء بلکہ معرف باللام پر بھی آجاتی ہے +

(۳) نون جمع مؤنث جیسے يَدْ هَبْنَ +

(۴) نون وقایہ۔ جو یائے متکلم کے پہلے آئے۔ جیسے ضَرَبَنِيْ +

نَعَمْ حرف جواب واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے +

حرف الواو

(۱) عاطفہ جیسے فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ +
(۲) حالیہ۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ
(۳) ناصب مفعول معہ جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّيَالِسَةَ +

(۴) قسمیہ۔ جیسے وَاللّٰہِ (۵) بمعنے اَوْ وقت تقسیم جیسے ھی اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ ÷

وا۔ حرف ندا۔ یہ ندبہ سے مختص ہے۔ جیسے وازیداہ (۲) اسم فعل بمعنے اعجب۔ جیسے۔ وابابی انت وفوک الاشنب ÷

حرف الہاء

ہ (۱) ضمیر غائب مقام جر اور نصب میں جیسے قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وھو یحاورہٗ

(۲) ہائے سکتہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے۔ جیسے۔ مَاھِیَہْ ÷

ھَا:۔ (۱) اسم فعل بمعنی خُذ (۲) ضمیر مونث مقام نصب و جر میں جیسے فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے جیسے ھٰذَا (۴) اَیُّ کے بعد ندائے معرفہ میں جیسے یَااَیُّھَا الرَّجُلُ ÷

ھَلْ (۱) حرف استفہام جیسے ھَلْ تُسَافِرُ (۲) بمعنی ہر آئینہ۔ جیسے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ ÷

حرف الیاء

یِ۔ ضمیر واحد مونث حاضر ہے۔ جیسے تَفْعَلِیْنَ وَافْعَلِیْ ÷

یَا۔ حرف ندا ہے اور اللہ و مستغاث وایّھا وایّتھا کے لئے اسی کا استعمال خاص ہے ÷ دیکھو صفحہ ۲۸ ÷

ختم شد

کتاب ہذا مینیجر فرید اینڈ کو نے نوندر پرنٹنگ پریس میں طبع کرائی ÷

ملنے کا پتہ

کتب خانہ رشیدیہ دہلی

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی

کتاب الصرف

کِتابُ الصَّرف

مؤلفہ

حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری

ناشر

فرید اینڈ کو۔ جامع مسجد دہلی

فرید اینڈ کو - جامع مسجد دہلی

کتاب الصّرف

یعنی

عربی زبان کے علم صرف پر ایک نئی طرز کا
رسالہ مع کثیر التعداد امثلہ مشقیّہ و
امتحانی سوالات

مؤلفہ

حافظ عبد الرّحمٰن صاحب امرتسری

مؤلّف کتاب الصّرف، کتاب النحو، عربی بول چال حصہ اوّل و
دوم۔ الصّدّیق۔ المرتضٰی بسفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند۔

ملنے کا پتہ

فرید اینڈ کو جامع مسجد
دھلی

یونین پرنٹنگ پریس دھلی

فہرست مضامین کتاب الصرف

نمبر سبق	مضامین	صفحات	نمبر سبق	مضامین	صفحات
۱	تعریفات		۲۱	ابنیہ کی بحث	
۲	ماضی کا بیان		۲۲	ثلاثی مجرد کی بحث	
۳	صیغوں کی شناخت		۲۳/۲۴	ثلاثی مزید فیہ کی بحث	
۴	امثلہ مشتقیہ		۲۵/۲۶	ابواب ثلاثی مزید فیہ	
۵	ماضی مجہول کا بیان		۲۷	ملحق برباعی کا بیان	
۶	مضارع کا بیان		۲۸	ہفت اقسام کا بیان	
۷	صیغوں کی شناخت		۲۹	تصرفات لفظ کا بیان	
۸	امثلہ مشتقیہ		۳۰	مثال کی بحث	
۹	مضارع مجہول کا بیان		۳۱	مثال کے ابواب مزید فیہ	
۱۰	ماضی کی قسمیں		۳۲/۳۳	اجوف کی بحث	
۱۱	مضارع کے تغیرات		۳۴	مضارع معروف	
۱۲	نفی مضارع		۳۵	مضارع مجہول	
۱۳	نون تاکید		۳۶	تاکید	
۱۴	امر کا بیان		۳۷	امر، نہی	
۱۵	نہی کا بیان		۳۸	اسم فاعل و اسم مفعول	
۱۶	اسم کی بحث			اجوف کے ابواب مزید	
۱۷	اسم فاعل و اسم مفعول		۳۹	فیہ و سوالات	
۱۸	صفت مشبہ		۴۰/۴۱	ناقص کی بحث	
۱۹	مبالغہ و اسم تفضیل		۴۲	ماضی مجہول	
۲۰	اسم آلہ و اسم ظرف		۴۳	مضارع معروف	

صفحہ	مضمون
۴۴	مضارع مجہول
۴۵	تاکید وغیرہ
۴۶	امر و نہی وغیرہ
۴۷	لفیف کی بحث
۴۸	ناقص کے ابواب مزید فیہ
۴۹/۵۰	مضاعف کی بحث
۵۱	تاکید وغیرہ
۵۲	مضاعف کے ابواب مزید فیہ اور سوالات
۵۳	مہموز کی بحث
۵۴	مہموز کے ابواب مجرد
۵۵	مہموز کے ابواب مزید فیہ اور سوالات
۵۶	مرکبات کی بحث
۵۷	خواص ابواب ثلاثی مجرد
۵۸	بقیہ خواص الابواب
۵۹	خواص ابواب ثلاثی
۶۰	مزید فیہ
۶۱	بقیہ خواص ابواب ثلاثی مزید فیہ
۶۲	بقیہ خواص " " "
۶۳	بقیہ خواص " "
۶۴	بقیہ خواص " "
۶۵	خواص ابواب رباعی
۶۶	اسم جامد کے اوزان
۶۷	مصدر کا بیان
۶۸	مصدر کا بیان
۶۹	تانیث کا بیان
۷۰	تثنیہ و جمع کا بیان
۷۱/۷۲	جمع کے اوزان
۷۳	نسبت کا بیان
۷۴	تصغیر کا بیان
۷۵	معرفہ و نکرہ کا بیان
۷۶	بقیہ ضمائر
۷۷	اسمائے اشارہ و موصولات
۷۸ و ۷۹	اسمائے اعداد کا بیان
۸۰	حرف کی بحث
۸۱	حرف غیر عاملہ کا بیان

تمت بالخیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞

کِتَابُ الصَّرۡفِ

سبق نمبر (۱)

صرف کی تعریف | **صرف** وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے +

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کرے

کلمہ کی تعریف اور تقسیم | جو لفظ با معنی اور **مفرد** ہو اُس کو کلمہ کہتے ہیں۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف +

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنے بتائے اور ماضی مستقبل و حال میں سے کوئی زمانہ اُس میں نہ پایا جائے جیسے رَجُلٌ (مرد) حِمَارٌ (گدھا)

فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) یَضۡرِبُ (وہ مارتا ہی یا مارےگا)

حرف ۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں۔ جیسے مِنۡ (سے) اِلٰی (تک)

اسم ۔ فعل اور حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں کہی جاسکتی ہے اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا) اسمیں "آمنت" فعل۔ "ب" حرف۔ "اللہ" اسم ہے +

تنبیہ فعل میں تغیر کثرت سے واقع ہوتا ہے اسم میں اس سے کم تر اور حرف میں بالکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بحث ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا +

فِعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر +

ماضی وہ فعل ہے جس سے کام کا زمانہ گذشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے جیسے کَتَبَ (اس نے لکھا) +

مضارع وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور کبھی زمانہ آئندہ میں ہونا سمجھا جائے جیسے ۔یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا)۔

امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُکْتُبْ (لکھ) +

تنبیہ :۔ بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی قسم نہی کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے رد کا جائے جیسے لَا تَکْتُبْ (مت لکھ) مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے (دیکھو صفحہ ۲۲)

لازم و متعدی جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اُسے لازم کہتے ہیں جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو اسے **متعدّی** جیسے شَرِبَ زَیْدٌ مَاءً (زید نے پانی پیا)

معروف و مجہول اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اسے **معروف** کہیں گے جیسے خَلَقَ اللّٰهُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللّٰهُ (اللہ پیدا کرتا ہی یا کریگا) اور اگر مفعول کی طرف ہو تو **مجہول** کہلائے گا۔ جیسے فُتِحَ الْبَابُ (دروازہ کھولا گیا) یُفْتَحُ الْبَابُ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) +

مثبت و منفی اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اُس کو **مثبت** کہیں گے۔ جیسے خَلَقَ وَیَخْلُقُ ورنہ **منفی** جیسے مَا خَلَقَ وَلَا یَخْلُقُ + (نہیں پیدا کیا اُس نے اور نہ پیدا کرتا ہے یا کریگا وہ)

سبق نمبر (۲)

ماضی کا بیان!

فعل ماضی کے جتنے صیغے اُردو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں عربی زبان میں اُن کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس زیادت کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

فاعل تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا یا متکلم ہوگا یا مخاطب یا غائب پھر اس میں سے ہر ایک یا مذکر ہوگا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد یا تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوئیں جس کے متعلق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے حسب ذیل ہونے ضروری تھے

۳ صیغے مذکر متکلم کیلئے۔ ۳ صیغے مؤنث متکلم کیلئے

۳ صیغے مذکر مخاطب کیلئے۔ ۳ صیغے مؤنث مخاطب کیلئے

۳ صیغے مذکر غائب کیلئے۔ ۳ صیغے مؤنث غائب کیلئے

مگر عربوں کے استعمال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں۔ چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے دو صیغے مستعمل ہوتے ہیں اُن کی تفصیل صفحہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی۔

تنبیہ

سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف

گردان	صیغہ			معنے
فَعَلَ	واحد	مذکر	غائب	کیا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں
فَعَلَا	تثنیہ			کیا اُن دو مردوں نے " "
فَعَلُوْا	جمع			کیا اُن سب مردوں نے " "
فَعَلَتْ	واحد	مؤنث		کیا اُس ایک عورت نے " "
فَعَلَتَا	تثنیہ			کیا اُن دو عورتوں نے "
فَعَلْنَ	جمع			کیا ان سب عورتوں نے "
فَعَلْتَ	واحد	مذکر	حاضر	کیا تو ایک مرد نے " "
فَعَلْتُمَا	تثنیہ			کیا تم دو مردوں نے " "
فَعَلْتُمْ	جمع			کیا تم سب مردوں نے " "
فَعَلْتِ	واحد	مؤنث		کیا تو ایک عورت نے "
فَعَلْتُمَا	تثنیہ			کیا تم دو عورتوں نے "
فَعَلْتُنَّ	جمع			کیا تم سب عورتوں نے "
فَعَلْتُ	واحد	مذکر مؤنث	متکلم	کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے " "
فَعَلْنَا	تثنیہ و جمع	مذکر مؤنث		کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے "

فَعَلْتُمَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

فَعَلْتُ یہ صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث متکلم میں مشترک ہے

سبق نمبر (۳)

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

صیغہ	علامت
فَعَلَ	سب علامتوں سے خالی صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔
فَعَلَا	میں "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلُوْا	میں "و" علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلَتْ	میں "ت" ساکن علامت تانیث فاعل ہے۔
فَعَلَتَا	میں "ا" علامت تثنیہ مونث و ضمیر فاعل اور "ت" علامتِ
فَعَلْنَ	میں "ن" مفتوح علامت جمع مؤنث غائب و ضمیر فاعل ہے
فَعَلْتَ	میں "تَ" مفتوح علامت و ضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے
فَعَلْتُمَا	میں "تُمَا" کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مؤنث مخاطب ہوتی ہے +
فَعَلْتُمْ	میں "تم" علامت و ضمیر جمع مذکر مخاطب ہے۔
فَعَلْتِ	میں "تِ" مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مونث مخاطب ہے
فَعَلْتُمَا	
فَعَلْتُنَّ	میں "تُنَّ" ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث مخاطب ہے۔
فَعَلْتُ	میں "تُ" مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔
فَعَلْنَا	میں "نا" ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے۔
فاعل کا	فَعَلَ اور فَعَلَتْ کا فاعل کبھی ان کے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے فَعَلَ زَیْدٌ و فَعَلَتْ ھِنْدٌ اور کبھی پوشیدہ جیسے زَیْدٌ فَعَلَ اے ھُوَ و ھِنْدٌ فَعَلَتْ۔ اے ھِیَ

فَعَلُوْا کے آخر میں جو الف لکھا جاتا ہے وہ واؤ جمع اور واؤ عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان ہے +

سبق نمبر (۴)

امثلہ مشتقہ۔ ماضی کا دوسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ اور کبھی مکسور جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموم۔ جیسے فَعُلَ امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو:-

فَعَلَ کی مثالیں۔ فَتَحَ (اس نے کھولا) دَخَلَ (وہ اندر آیا) جَلَسَ (وہ بیٹھا) أَكَلَ (اس نے کھایا) غَسَلَ (اس نے دھویا) ذَهَبَ (وہ گیا) ضَرَبَ (اس نے مارا۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی)

فَعِلَ کی مثالیں۔ شَرِبَ (اس نے پیا) لَبِسَ (اس نے پہنا) سَمِعَ (اس نے سنا) عَلِمَ (اس نے جانا) جَهِلَ (اس نے نہ جانا) شَهِدَ (اس نے گواہی دی) فَهِمَ (اس نے سمجھا) حَسِبَ (اس نے گمان کیا)

فَعُلَ کی مثالیں۔ بَعُدَ (وہ دور ہوا) قَرُبَ (وہ نزدیک ہوا) كَثُرَ (وہ زیادہ ہوا) كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا۔ شَرُفَ (وہ شریف ہوا) حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) كَبُرَ (وہ بزرگ ہوا۔ ضَعُفَ (وہ کمزور ہوا)

سوالات! (۱) جَلَسْتُ ۔ دَخَلْتُمَا ۔ أَكَلْنَا ۔ شَرِبْنَا ۔ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے معنے کیا ہیں؟

(۲) سَمِعْتَ ۔ سَمِعْتِ ۔ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا؟

(۳) كَثُرُوا ۔ كَثُرْنَ ۔ كَثُرْتُنَّ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی؟

(۴) ضَرَبَ سے واحد مذکر مخاطب۔ سَمِعَ سے تثنیہ مؤنث غائب ۔ كَرُمَ سے تثنیہ متکلم کیسا ہوگا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو؟

اس عورت نے گواہی دی ۔ میں نے سنا ۔ وہ مرد بزرگ ہوا ۔ تم سب نے کیا تھا۔

سبق نمبر (۵)

ماضی مجہول کا بیان | ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دیجائے اور تیسرا حرف اپنی اصلی حالت پر رہے گا جیسے فُعِلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی :-

بحث اثبات ..... ماضی مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا	مذکر غائب
فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	مؤنث غائب
فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	مذکر مخاطب
فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	مؤنث مخاطب
فُعِلْتُ	فُعِلْنَا		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ مشتقیہ | ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں۔ مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے پس مجہول میں یوں کہینگے۔ "فُتِحَ" (وہ کھولا گیا) ضُرِبَ (وہ مارا گیا) سُمِعَ (وہ سنا گیا) "عُلِمَ"

یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔ جو افعال لازم ہیں ان سے فعل مجہول نہیں بنتا۔ جیسے جَلَسَ۔ خَرَجَ۔ کَرُمَ۔ بَعُدَ وغیرہ +

مَا و لَا کا استعمال | یہ دونوں حرف ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنے پیدا کرتے ہیں۔ مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونوں کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اس نے نہیں کیا) اور لَا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے۔ جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔ نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی) +

[ماضی کے دیگر اقسام یعنی قریب و بعید و استمراری کا بیان صفحہ ۲۱ میں دیکھو +]

سبق نمبر (٦)

مُضارع کا بیان!

مضارع بنانے کا قاعدہ | مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے :-

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب

ت۔ آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب +

ا۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم +

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر۔

اعراب:- مضارع کا حرفِ آخر پانچ جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر چار تثنیوں کے آخر میں نَ مکسور اور تین جگہ (جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث حاضر میں) نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے اور اس کو..... نونِ اعرابی* کہتے ہیں +

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے مگر اُس کو نونِ ضمیر کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتی۔

ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی +

یہ چاروں حرف مضارع کی علامتیں ہیں اور ان کا مجموعہ اَتَیْنُ ہوتا ہے +

* نون اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون بعوض رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے +

بحث اثبات فِعلِ مُضارع معروف

گردان	صیغہ			معنی
يَفْعَلُ	واحد	مذکر	غائب	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد اب یا آئندہ
يَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد " "
يَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد " "
تَفْعَلُ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں " "
يَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں " "
تَفْعَلُ	واحد	مذکر	حاضر	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد اب یا آئندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتے ہو یا کرو گے تم دو مرد " "
تَفْعَلُوْنَ	جمع			کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد " "
تَفْعَلِيْنَ	واحد	مؤنث		کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ			کرتی ہو یا کرو گی تم دو عورتیں " "
تَفْعَلْنَ	جمع			کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں " "
اَفْعَلُ*	واحد	مذکر و مؤنث	متکلم	کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت " "
نَفْعَلُ	تثنیہ و جمع	مذکر و مؤنث		کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد۔ یا ہم دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں اب یا آئندہ

تَفْعَلُ :- یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

تَفْعَلَانِ :- یہ صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے

* اَفْعَلُ :- میں مذکر و مؤنث واحد متکلم اور نَفْعَلُ میں تثنیہ و جمع اور نیز مذکر و مؤنث متکلم مشترک ہے

سبق نمبر (۷)

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یَفْعَلُ	میں یٰ حرف مضارع اور علامت غائب ہے۔
یَفْعَلَانِ	میں یٰ حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور ا علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے۔
یَفْعَلُوْنَ	میں یٰ حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور و علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُ	میں تَ حرف مضارع و علامت غیبت ہے۔
تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع و علامت غیبت اور ا علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے۔
یَفْعَلْنَ	میں یٰ حرف مضارع اور علامتِ غیبت اور نون ضمیر جمع مؤنث فاعل فعل ہے۔
تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور ا علامت تثنیہ مذکر و ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے۔
تَفْعَلُوْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور و۔ن مثل یَفْعَلُوْنَ کے
تَفْعَلِیْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور یٰ علامتِ واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل اور نونِ اعرابی ہے
تَفْعَلَانِ	میں تَ حرف مضارع اور علامتِ خطاب ہے اور الف و نون مثل پہلے تَفْعَلَانِ کے ہے۔
تَفْعَلْنَ	میں تَ حرف مضارع اور علامتِ خطاب اور نون مثل یَفْعَلْنَ کے
اَفْعَلُ	میں اَ حرف مضارع اور علامت واحد متکلم۔
نَفْعَلُ	میں نَ حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر۔

سبق نمبر (۸)

امثلہ مشقیہ: مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموم جیسے یَفْعُلُ امثلۂ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ اُن کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو:۔

یَفْعَلُ کی مثالیں:۔ یَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا) یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پیئے گا) یَسْمَعُ (وہ سُنتا ہے یا سُنے گا)

یَفْعِلُ کی مثالیں:۔ یَجْلِسُ (وہ بیٹھتا ہے یا بیٹھے گا) یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) یَغْسِلُ (وہ دھوتا ہے یا دھوئے گا) یَحْسِبُ (وہ گمان کرتا ہے یا کریگا)

یَفْعُلُ کی مثالیں:۔ یَدْخُلُ (وہ اندر آتا ہے یا آئیگا) یَأْکُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) یَکْرُمُ (وہ بزرگ ہوتا ہے یا ہوگا)

سَوالات: (۱) یَجْلِسُوْنَ۔ تَدْخُلُوْنَ۔ تَأْکُلِیْنَ۔ یَشْرَبْنَ۔ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۲) تَفْتَحَانِ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے؟

(۳) یَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبِیْنَ۔ اَضْرِبُ کیا کیا صیغے ہیں؟ اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں؟

(۴) ضَرَبَ سے مضارع کا صیغہ واحد مونث غائب اور سَمِعَ سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو!!

تم پیتے ہو۔ میں کھاؤں گا۔ وہ دونوں جاتی ہیں۔ ہم سب مار رہے ہیں۔ تو سُنتی ہے؟

سبق نمبر (۱۹)

مضارع مجہول کا بیان مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتح دو. لام کلمہ اپنی حالت پر رہے گا. جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا)

گردان اس طرح آئے گی!

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

قسم فاعل	جمع	تثنیہ	واحد
مذکر غائب	یُفْعَلُوْنَ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُ
مؤنث غائب	یُفْعَلْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُ
مذکر مخاطب	تُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُ
مؤنث مخاطب	تُفْعَلْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلِیْنَ
مذکر و مؤنث متکلم	نُفْعَلُ		اُفْعَلُ

امثلہ مشقیہ مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتحہ کسرہ. ضمہ. تینوں حرکتیں آتی ہیں. مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے. پس مجہول میں اسطرح کہا جائے گا:-

یُفْتَحُ (وہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا) یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)
یُسْمَعُ (وہ سُنا جاتا ہے یا سُنا جائے گا) یُعْلَمُ (وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا)

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے. لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ہے.

مَا و لَا کا استعمال مضارع پر جب حرف نفی لَا یا مَا زیادہ کیا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیّر نہیں ہوتا. جیسے لَا یَفْعَلُ. مَا یَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کریگا) لَا یُفْعَلُ. مَا یُفْعَلُ (وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا)

سبق نمبر (۱۰)

عربی صرف کی کتابوں میں تو ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو ماضی مطلق کے معنے دیتی ہے لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو تو قواعدِ ذیل کے مطابق بنیں گے

(۱) ماضی قریب | جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قریب بنتی ہے۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے) قَدْ ضَرَبْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کے گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور رہتا ہے کوئی تغیر اس میں نہیں ہوتا +

(۲) ماضی بعید و استمراری | ماضی مطلق کے ابتدا میں کَانَ کا لفظ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع کے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں جسطرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے اسی طرح کَانَ "میں تبدیلی ہوتی ہے دیکھو کَانَ کے بھی چودہ ۱۴ صیغے آتے ہیں +

کَانَ۔ کَانَا۔ کَانُوْا۔ کَانَتْ۔ کَانَتَا۔ کُنَّ۔ کُنْتَ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُمْ
کُنْتِ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُنَّ۔ کُنْتُ۔ کُنَّا

پس ماضی بعید یوں آئے گی کَانَ شَرِبَ (اس نے پیا تھا) کُنْتُ شَرِبْتُ (میں نے پیا تھا) اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی۔ کَانَ یَشْرَبُ (وہ پیتا تھا) کُنْتُ اَشْرَبُ (میں پیتا تھا) +

سوالات

(۱) جَلَسَ سے ماضی بعید اور اَکَلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو ؟

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ کَانَ ضَرَبْتُ۔ کَانُوْا سَمِعَ کُنَّ کَرُمْتُنَّ +

(۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ :-
کَانَتْ یَجْلِسُ۔ کُنْتِ شَرِبَتْ۔ کُنْتُمْ اَکَلَا +

(۴) عربی میں ترجمہ کرو :-
دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی تھیں۔ اُس مرد نے مدد کی تھی تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا +

سبق نمبر (۱۱)
مُضارع کے تغیّرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر مرفوع اور اس کا صیغہ زمانۂ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں بعض خاص حرف کے آنے سے کبھی معنے میں اور کبھی معنے اور لفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں :-

(۱) تغیّرات معنوی | لام مفتوح زمانۂ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دیتا ہے جیسے اِنِّی لَیَحْزُنُنِی (البتہ مجھے غم میں ڈالتا ہے) اور سَ یا سَوْفَ زمانہ مستقبل کے ساتھ جیسے سَیَقْرَأُ (ابھی پڑھے گا) سَوْفَ یَقْرَأُ (تھوڑی دیر میں)

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سَ مستقبل قریب کیلئے آتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لئے +

(۲) تغیرات لفظی و معنوی | تین قسم کے حرف ان تغیرات کا باعث ہوتے ہیں۔ ناصب[۱]۔ جازم[۲]۔ نون تاکید[۳] پہلی دونوں قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیّر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حرف سے ملکر۔ ہر ایک کا تغیّر حسب ذیل ہے :-

(۱) لَنْ ۔ یہ حرف ناصب ہے مضارع کے آخر کو نصب اور معنی تاکید نفی مستقبل کے دیتا ہے جیسے لَنْ یَّفْعَلَ (وہ کبھی نہیں کریگا) اس کو نفی تاکید بلن کہتے ہیں

(۲) لَمْ ۔ لامِ امر۔ لاءِ نہی یہ تینوں حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ دیکھو لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس کو نفی حجد بلَمْ کہتے ہیں۔ لام امر اور لاءِ نہی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا نہی کے معنوں میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے لِیَفْعَلْ (اس کو کرنا چاہیئے) لَا یَفْعَلْ (اس کو نہ کرنا چاہیئے)

فعل مضارع ۔ نواصب لَنْ کے سوا تین حرف اور ہیں ۔ اَنْ ۔ کَیْ ۔ اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں ہے۔ * فعل مضارع کے جوازم لَمْ ۔ لام امر ۔ لاءِ نہی کے سوا دو حرف اور ہیں ۔ اِنْ ۔ لَمَّا اور یہ پانچوں ایک جیسا عمل کرتے ہیں +

پہلے کو مضارع بہ لام امر اور دوسرے کو مضارع بہ لائے نہی کہتے ہیں۔ لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے +

(۳) نون تاکید :- یہ حرف آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے ؛ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی تاکید معہ خصوصیت زمانہ مستقبل کے دیتا ہے۔ جیسے لَیَفْعَلَنَّ (وہ البتہ ضرور کرے گا) اس کو مضارع مؤکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں +

فائدہ :- لام امر اور لائے نہی کے تعبیرات اگرچہ مضارع کی فرع ہیں مگر امر کے ساتھ معنے کے لحاظ سے ان کو ایک خصوصیت ہے اس لئے ان دونوں کا بیان امر کے بعد کیا جائے گا +

سبق نمبر (۱۲)

نفی تاکید بلَن | جب مضارع پر حرف لَنْ آتا ہے تو واحد مذکر غائب۔ واحد مونث غائب واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر کے پانچوں صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیتا ہے لیکن جمع مونث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا +

نفی جحد بلَمْ | لَمْ جب مضارع پر آتا ہے تو ان تمام صیغوں کو جزم دیتا ہے جن کو حرف لَنْ نے نصب دیا تھا۔ اگر ان صیغوں کے آخر میں حرفِ علّت* ہو تو گر جاتا ہے جیسے لَمْ یَدْعُ ۔ لَمْ یَرْمِ ۔ لَمْ یَخْشَ کہ تینوں جگہ مضارع کا اصل صیغہ یَدْعُوْ ۔ یَرْمِیْ ۔ یَخْشٰی تھا۔ لَمْ کے آنے سے حرفِ علّت گر گیا۔ باقی صیغوں میں لَمْ کا عمل بعینہ لَنْ کا سا ہوتا ہے +

اکثر تو لام مفتوح آتا ہے مگر کبھی "اِمَّا" بھی آ جاتا ہے۔ جیسے اِمَّا یَبْلُغَنَّ اِمَّا تَرَیِنَّ +

---

* حرفِ علّت تین ہیں۔ واوٗ۔ الفؔ۔ یاؔ۔ ان کے مفصّل احکام باب التعلیل میں دیکھو +

بحث نفی تاکید بلَن فعل مضارع معروف

گردان	عمل لَن
لَنْ یَّفْعَلَ	نصب آخر
لَنْ یَّفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی
لَنْ یَّفْعَلُوْا	سقوط نونِ اعرابی
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی
لَنْ یَّفْعَلْنَ	×
لَنْ تَفْعَلَ	نصب آخر
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی
لَنْ تَفْعَلُوْا	سقوط نونِ اعرابی
لَنْ تَفْعَلِیْ	سقوط نونِ اعرابی
لَنْ تَفْعَلَا	سقوط نونِ اعرابی
لَنْ تَفْعَلْنَ	×
لَنْ اَفْعَلَ	نصب آخر
لَنْ نَّفْعَلَ	نصب آخر

بحث نفی جحد بلَمْ فعل مضارع معروف

گردان	عملِ لَمْ
لَمْ یَفْعَلْ	جزم آخر
لَمْ یَفْعَلَا	مثل لَن
لَمْ یَفْعَلُوْا	مثل لَن
لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَمْ تَفْعَلَا	مثل لَن
لَمْ یَفْعَلْنَ	×
لَمْ تَفْعَلْ	جزم آخر
لَمْ تَفْعَلَا	مثل لَن
لَمْ تَفْعَلُوْا	مثل لَن
لَمْ تَفْعَلِیْ	مثل لَن
لَمْ تَفْعَلَا	مثل لَن
لَمْ تَفْعَلْنَ	×
لَمْ اَفْعَلْ	جزم آخر
لَمْ نَفْعَلْ	جزم آخر

تنبیہ مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔ دیکھو۔
نفی تاکید بلَن مجہول۔ لَنْ یُّفْعَلَ۔ لَنْ یُّفْعَلَا۔ لَنْ یُّفْعَلُوْا۔ لَنْ تُفْعَلَ، لَنْ تُفْعَلَا۔ لَنْ یُّفْعَلْنَ + الخ

نفی جحد بلَم مجہول:۔ لَمْ یُفْعَلْ۔ لَمْ یُفْعَلَا۔ لَمْ یُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلْ۔ لَمْ تُفْعَلَا۔ لَمْ یُفْعَلْنَ + الخ

سبق نمبر (۱۳)

نون تاکید کا بیان

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نون ثقیلہ جو مشدّد ہوتا ہے دوسرا نون خفیفہ جو ساکن ہوتا ہے۔ ان دو نون کے احکام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نون ثقیلہ کے احکام | نون ثقیلہ مضارع کے سب صیغوں کے ساتھ آتا ہے اور اس کے آنے سے ساتوں نونِ اعرابی گر جاتے ہیں۔ جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے وٓ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے یٓ بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے نون کے پیچھے الفٓ فاصل لایا جاتا ہے تاکہ نونِ ضمیر اور نونِ ثقیلہ کے اجتماع سے (جو تین نون ہو جاتے ہیں) ثقل نہ واقع ہو ✦

نونِ ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیوں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں الفٓ ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں مکسور۔ اور باقی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ نون ثقیلہ اگر الفٓ کے بعد واقع ہو تو مکسور ہوگا ورنہ مفتوح ✦

(۲) نونِ خفیفہ کے احکام | نونِ خفیفہ ان صیغوں میں آتا ہے جہاں..... نونِ ثقیلہ کے پہلے الفٓ نہ ہو (کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع کلام عرب میں دشوار ہے) اور وہ آٹھ صیغے ہیں۔ ان مقامات پر..... نونِ خفیفہ کے ماقبل کا حال مثل نون ثقیلہ کے ہوتا ہے ✦

فائدہ

نونِ ثقیلہ اور خفیفہ (دو نون) سے مضارع کے معنوں میں تاکید پیدا ہونے کے سوا لفظوں میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ اگلے صفحہ کی گردانوں سے بخوبی واضح ہوگا ✦

بحث مضارع معروف بالام تاکید و نونِ ثقیلہ		بحث مضارع معروف بالام تاکید و نونِ خفیفہ	
گردان	تغیرات باعث نونِ ثقیلہ	گردان	تغیرات با نونِ خفیفہ
لَیَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر (وہ ضرور کرے گا)	لَیَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ (وہ ضرور کریگا)
لَیَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَیَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و واؤ	لَیَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَیَفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
لَتَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَتَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوطِ نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلُنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و واؤ	لَتَفْعَلُنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلِنَّ	سقوطِ نونِ اعرابی و یٰ	لَتَفْعَلِنْ	مثل ثقیلہ
لَتَفْعَلَانِّ	سقوط نونِ اعرابی	×	×
لَتَفْعَلْنَانِّ	زیادت الف فاصل	×	×
لَأَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَأَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ
لَنَفْعَلَنَّ	فتحہ آخر	لَنَفْعَلَنْ	مثل ثقیلہ

تنبیہ ۔ مجہول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے دیکھو:-

مجہول بانونِ ثقیلہ	لَیُفْعَلَنَّ ۔ لَیُفْعَلَانِّ ۔ لَیُفْعَلُنَّ ۔ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلَانِّ ۔ لَیُفْعَلْنَانِّ ۔ الخ
مجہول بانونِ خفیفہ	لَیُفْعَلَنْ × لَیُفْعَلُنْ × لَتُفْعَلَنْ الخ

تغیرّات مضارع کی مشق

امثلۂ ذیل میں مضارع کی حرکتِ عین کو مدِ نظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنے میں جو تبدیلی ہوئی ہے اُس پر غور کرو۔ اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر جاؤ۔

یَفْعَلُ کی مثالیں:۔ لَنْ یَّذْھَبَ۔ لَمْ یَذْھَبْ۔ لَیَذْھَبَنَّ۔ لَیَذْھَبَنْ
لَنْ یَّفْتَحَ۔ لَمْ یَفْتَحْ۔ لَیَفْتَحَنَّ۔ لَیَفْتَحَنْ
لَنْ یَّشْرَبَ۔ لَمْ یَشْرَبْ۔ لَیَشْرَبَنَّ۔ لَیَشْرَبَنْ
لَنْ یَّسْمَعَ۔ لَمْ یَسْمَعْ۔ لَیَسْمَعَنَّ۔ لَیَسْمَعَنْ

یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ کی جو مثالیں سبق ۲۰ میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو۔ اور پھر گردانیں کر جاؤ۔

سوالات:۔ (۱) لَنْ یَّذْھَبْنَ۔ لَنْ نَشْرَبَ۔ لَنْ اَسْمَعَ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟ (۲) لَمْ تَجْلِسُوْا۔ لَمْ تَضْرِبِیْ۔ لَمْ تَدْخُلِیْ۔ اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی؟

(۳) لَیَحْسِبَنَّ۔ لَتَحْسِبُنَّ۔ لَیَحْسِبَانِّ میں مضارع پر نون ثقیلہ نے کیا اثر کیا ہے؟

(۴) لَا تَنْصُرَنْ۔ لَیَأْکُلَنْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنے ہیں؟

(۵) عربی میں ترجمہ کرو:۔

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ تم کبھی نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں نے نہیں سُنا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔

فائدہ:۔ امثلۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ نون تاکید کے پہلے لام یا اِمَّا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ ذٰلِكَ (خدا کی قسم میں ضرور ہی یہ کام کروں گا)

لَنَسْفَعًا[1] بِالنَّاصِیَةِ (البتہ ہم اسکو پیشانی کے بالوں سے گھسیٹیں گے)

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھاپے کو پہنچے)

---

[1] لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔ نون خفیفہ الف کی شکل میں لکھا گیا۔

سبق نمبر (۱۴)

امر کا بیان

امر حاضر معروف امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں۔
(۱) اگر علامتِ مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔
(۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزۂ وصل ابتدا میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم ہوگا۔ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا جیسے تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اور تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ۔ نونِ اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور نونِ ضمیر اپنی حالت پہ رہیگا۔ اگر آخر میں حرفِ علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَدْعُوا سے اُدْعُ تَرْمِیْ سے اِرْمِ۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ +

امر غائب و متکلم معروف بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل نہیں بلکہ درحقیقت ایک دوسرا نام مضارع پہ لامِ امر کا ہے۔ لامِ امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ ہائے واحد کو جزم دیتا ہے نونِ اعرابی کے سقوط اور نونِ ضمیری کی قائمی میں مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے۔ جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ

امر مجہول امر مجہول چودہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول پہ لامِ امر کے لگانے سے بن جاتا ہے۔ پس تُنْصَرُ سے لِتُنْصَرْ امر حاضر مجہول ہوگا۔ اور یُنْصَرُ سے لِیُنْصَرْ امر غائب مجہول +

نونِ تاکید امر معروف و مجہول کے آخر میں نونِ ثقیلہ و خفیفہ دو نون لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے اور باقی بالام مکسور، جیسے اُنْصُرَنَّ۔ اُنْصُرَنْ۔ لِیَنْصُرَانِّ۔ لِیَنْصُرَانِ +

---

[1] ہمزۂ وصل وہ الف ہے جو درج کلام میں ساقط ہو جائے

	گردان	معنے		گردان	معنے
بحث امر حاضر معروف	اِفْعَلْ	تو کر (ایک مرد)	بحث امر حاضر مجہول	لِتُفْعَلْ	چاہیئے کہ تو کیا جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو (دو مرد)		لِتُفْعَلَا	چاہیئے کہ تم کئے جاؤ
	اِفْعَلُوْا	تم کرو (سب مرد)		لِتُفْعَلُوْا	چاہیئے کہ تم سب کئے جاؤ
	اِفْعَلِیْ	تو کر (ایک عورت)		لِتُفْعَلِیْ	چاہیئے کہ تو کی جائے
	اِفْعَلَا	تم کرو دو عورتیں		لِتُفْعَلَا	چاہیئے کہ تم دو کی جاؤ
	اِفْعَلْنَ	تم کرو (سب عورتیں)		لِتُفْعَلْنَ	چاہیئے کہ تم سب کی جاؤ
بحث امر غائب و متکلم معروف	لِيَفْعَلْ	اس ایک مرد کو کرنا چاہیئے	بحث امر غائب و متکلم مجہول	لِيُفْعَلْ	چاہیئے کہ وہ کیا جائے
	لِيَفْعَلَا	ان دو مردوں کو کرنا چاہیئے		لِيُفْعَلَا	چاہیئے کہ وہ دو کئے جائیں
	لِيَفْعَلُوْا	ان سب مردوں کو „ „		لِيُفْعَلُوْا	چاہیئے کہ وہ سب کئے جائیں
	لِتَفْعَلْ	اس ایک عورت کو „		لِتُفْعَلْ	چاہیئے کہ وہ کی جائے
	لِتَفْعَلَا	ان دو عورتوں کو „ „		لِتُفْعَلَا	چاہیئے کہ وہ دو کی جائیں
	لِيَفْعَلْنَ	ان سب „ „ „ „		لِيُفْعَلْنَ	چاہیئے کہ وہ سب کی جائیں
	لِاَفْعَلْ	مجھ ایک مرد کو کرنا چاہیئے (یا) مجھ ایک عورت کو „ „		لِاُفْعَلْ	چاہیئے کہ میں کیا جاؤں (یا) چاہیئے کہ میں کی جاؤں
	لِنَفْعَلْ	ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں کو کرنا چاہیئے		لِنُفْعَلْ	چاہیئے کہ ہم کئے جائیں یا چاہیئے کہ ہم کی جائیں

امر حاضر
بالنون ثقیلہ - اِفْعَلَنَّ ۔ اِفْعَلَانِّ ۔ اِفْعَلُنَّ ۔ اِفْعَلِنَّ ۔ اِفْعَلَانِّ ۔ اِفْعَلْنَانِّ
بالنون خفیفہ - اِفْعَلَنْ ۔ اِفْعَلُنْ ۔ اِفْعَلِنْ +

امر غائب
بالنون ثقیلہ لِيَفْعَلَنَّ ۔ لِيَفْعَلَانِّ ۔ لِيَفْعَلُنَّ ۔ لِتَفْعَلَنَّ ۔ لِتَفْعَلَانِّ ۔ لِيَفْعَلْنَانِّ ۔ لِاَفْعَلَنَّ ۔ لِنَفْعَلَنَّ +
بالنون خفیفہ لِيَفْعَلَنْ ۔ لِيَفْعَلُنْ ۔ لِتَفْعَلَنْ ۔ لِاَفْعَلَنْ ۔ لِنَفْعَلَنْ

سبق نمبر (۱۵)

نہی کا بیان

نہی کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے لاءِ نہی لگایا جائے۔ لاءِ آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نونِ اعرابی کے سقوط اور نونِ ضمیر کی قائمی میں "لَمْ" کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی معروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئے گی:۔

گردان نہی حاضر معروف		ترجمہ	گردان نہی حاضر مجہول		ترجمہ
	لَا تَفْعَلْ	تو نہ کر (ایک مرد)		لَا تُفْعَلْ	چاہئے کہ تو نہ کیا جائے (ایک مرد)
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا تَفْعَلُوْا			لَا تُفْعَلُوْا	
	لَا تَفْعَلِيْ			لَا تُفْعَلِيْ	
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا تَفْعَلْنَ			لَا تُفْعَلْنَ	

گردان نہی غائب و متکلم معروف		ترجمہ	گردان نہی غائب و متکلم مجہول		ترجمہ
	لَا يَفْعَلْ	(اس کو) نہ کرنا چاہئے (ایک مرد)		لَا يُفْعَلْ	چاہئے کہ وہ نہ کیا جائے (ایک مرد)
	لَا يَفْعَلَا			لَا يُفْعَلَا	
	لَا يَفْعَلُوْا			لَا يُفْعَلُوْا	
	لَا تَفْعَلْ			لَا تُفْعَلْ	
	لَا تَفْعَلَا			لَا تُفْعَلَا	
	لَا يَفْعَلْنَ			لَا يُفْعَلْنَ	
	لَا أَفْعَلْ			لَا أُفْعَلْ	
	لَا نَفْعَلْ			لَا نُفْعَلْ	

فائدہ:۔ نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں۔

اُمر و نہی کی مشق

امر حاضر کی مشق | امر با ہمزہ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مضارع کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح ـ مکسور کے ساتھ مکسور اور مضموم کے ساتھ مضموم ـ سبق ۲۰ کے احکام کو مد نظر رکھ کر امثلہ ذیل کی گردان کرو :-

یَفْعَلُ کی مثالیں :- اِذْهَبْ (جا) اِفْتَحْ (کھول) اِشْرَبْ (پی) اِسْمَعْ (سن)
یَفْعِلُ کی مثالیں :- اِجْلِسْ (بیٹھ) اِضْرِبْ (مار) اِغْسِلْ (دھو) اِحْسِبْ (گن)
یَفْعُلُ کی مثالیں :- اُدْخُلْ (اندر آ) اُنْصُرْ (مدد کر) اُکْرُمْ (بزرگ ہو) اُقْرُبْ (نزدیک ہو)

امر غائب و نہی کی مشق | ان دو فعلوں میں حرف آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہیں گے جو مضارع میں تھے ـ امثلہ ذیل پر غور کرو :-

امر غائب کی مثالیں :- لِیَفْتَحْ (چاہیئے کہ وہ کھولے) لِیَغْسِلْ (چاہیئے کہ وہ دھوئے)
نہی حاضر کی مثالیں :- لَا تَذْهَبْ (مت جا) لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ) ـ لَا تَنْصُرْ (مت مدد کر)
نہی غائب کی مثالیں :- لَا یَفْتَحْ (اسکو نہ کھولنا چاہیئے) لَا یَغْسِلْ (اسکو نہ دھونا چاہیئے)

سوالات :- (۱) اِذْهَبُوْا ـ اِضْرِبِیْ ـ اُنْصُرَانِ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا قسمیں ہیں اور انکے کیا معنی ہیں؟
(۳) لَیَنْشُرَنَّ اور لِیَنْشُرَنَّ میں کیا فرق ہے؟
(۴) اس فقرے کے معنے کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو ـ
۱ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا ـ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ـ
(۵) عربی میں ترجمہ کرو :-
تم دو عورتیں مارو ـ چاہیئے کہ وہ دو عورتیں ماریں ـ تم مت دھوؤ ـ چاہیئے کہ وہ نہ دھوئے ـ تم سب مرد بزرگ ہو جاؤ ـ

---

۱ کسی قوم کی دشمنی تمہارے لیئے بے انصافی کا باعث نہ ہو ـ انصاف کرو ـ کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے ـ

سبق نمبر (١٦)

اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں (١) مصدر (٢) مشتق (٣) جامد

مصدر:- وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کے ترجمے کے آخر میں "نا" آئے۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) قَتْلٌ (مار ڈالنا)٭

مشتق:- وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنے اور اصلیت اُس میں باقی رہے۔ صرف اس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس طرح برتن اور زیورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) کہ مصدر ضَرْبٌ سے نکلے ہیں٭

جامد:- وہ اسم ہے کہ نہ اُس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)

تنبیہ:- الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا مستحق ہے کہ پہلے اسکی بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان کیا جائے۔ اس واسطے کہ ان کو فعل سے مناسبت خاص ہے اور ضمیمہ افعال کہلاتے ہیں

اسم مشتق کی بحث

اسمائے مشتقہ تعداد میں چھ ہیں (١) اسم فاعل (٢) اسم مفعول (٣) صفتِ مشبّہ (٤) اسم تفضیل (٥) اسم آلہ (٦) اسم ظرف٭

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے مثلاً ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر کو مارا) اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائے گا۔ بکر۔ مَضْرُوْبٌ۔ جس آلہ سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مِضْرَبٌ جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے وہ مَضْرَبٌ پس ضَارِبٌ اسم فاعل ہے اور مَضْرُوْبٌ اسم مفعول مِضْرَبٌ اسم آلہ مَضْرَبٌ اسم ظرف صفتِ مشبّہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم فاعل کی نسبت کچھ خصوصیتیں سوا پائی جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر اُن کے حالات سے معلوم ہوگا٭

سبق نمبر (۱۷)

اسمِ فاعل کا بیان +

اسمِ فاعل:۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے ضَارِبٌ یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی۔ یہ اسم مادہ[1] کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسرہ دینے سے بنتا ہے حرفِ آخر کو تنوین اور تثنیہ و جمع کی حالت میں علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ تین صیغے مذکر، اور تین مؤنث کیواسطے مقرر ہیں۔ گردان یوں آتی ہے۔

صیغ مذکر			صیغ مؤنث		
	فَاعِلٌ	ایک کرنیوالا		فَاعِلَۃٌ	ایک کرنیوالی
	فَاعِلَانِ	دو کرنیوالے		فَاعِلَتَانِ	دو کرنیوالیاں
	فَاعِلُوْنَ	سب کرنیوالے		فَاعِلَاتٌ	سب کرنیوالیاں

اسمِ مفعول کا بیان

اسم مفعول - وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی +

یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واوؔ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموم ہو جاتا ہے اور آخر کو تنوین اور علامت تثنیہ و جمع لاحق ہوتی ہے۔ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں اور گردان یوں کی جاتی ہے +

صیغ مذکر			صیغ مؤنث		
	مَفْعُوْلٌ	کیا ہوا		مَفْعُوْلَۃٌ	کی ہوئی
	مَفْعُوْلَانِ	دو کیے ہوئے		مَفْعُوْلَتَانِ	دو کی ہوئیں
	مَفْعُوْلُوْنَ	سب کیے ہوئے		مَفْعُوْلَاتٌ	سب کی ہوئیں

[1] مادہ لفظ کے ماخذ کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ نکلا ہے جیسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضَارِبٌ کا۔ اکثر تو مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے مگر کبھی اسم جامد بھی دوسرے کلمے کا مادہ ہو جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلَۃٌ ہے۔ مادہ میں تصرف کرنے سے اس کی اصلی حرکات میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ وغیرہ کہ پہلی جگہ عؔ مکسور اور دوسری جگہ عؔ مضموم ہے +

اسم فاعل کی مشق:۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ:۔
فَاتِحٌ (کھولنے والا) جَالِسٌ (بیٹھنے والا) اٰکِلٌ (کھانے والا) ذَاھِبٌ (جانیوالا) سَامِعٌ (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) شَاھِدٌ (گواہی دینے والا)

اسم مفعول کی مشق:۔ امثلۂ ذیل کی گردان کرو، اور بتاؤ کہ یہ کس لفظ سے بنے ہیں:۔ مَفْتُوْحٌ (کھولا ہوا) مَأْکُوْلٌ (کھایا ہوا) مَسْمُوْعٌ (سنا ہوا) مَعْلُوْمٌ (جانا ہوا) مَشْرُوْبٌ (پیا ہوا) مَشْھُوْدٌ (گواہی دیا ہوا) مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا) مَجْھُوْلٌ

تنبیہ:۔ فَاعِلٌ اور مَفْعُوْلٌ کے علاوہ فَعِیْلٌ اور فَعُوْلٌ دو اوزان مشترک بھی آئے ہیں جو کبھی اسم فاعل اور کبھی اسم مفعول کے معنے دیتے ہیں چنانچہ فَعِیْلٌ کے وزن پر اسم فاعل سَمِیْعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَرِیْحٌ (زخمی) آتا ہے اسی طرح فَعُوْلٌ کے وزن پر اسم فاعل بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی) اور اسم مفعول رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا)
ماضی مضموم العین اور نیز ان فعلوں سے جن کے فاعل میں معنے ثبوت کی ملحوظ ہوں اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ "فَعِیْلٌ" کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث صفت مشبّہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا ؎

ضمیریں تعداد میں چودہ ہیں ؎

مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
هُوَ هُمَا هُمْ	هِیَ هُمَا هُنَّ	اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ	اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ	اَنَا نَحْنُ

سوالات:۔ (۱) ذَاھِبَانِ۔ شَارِبُوْنَ۔ مَأْکُوْلَۃٌ کیا صیغے ہیں؟
(۲) اَنَا عَالِمٌ۔ اَنْتُمْ مَنْصُوْرُوْنَ۔ هُنَّ جَالِسَاتٌ کے معنی بیان کرو؟
(۳) عربی میں ترجمہ کرو:۔
وہ عورتیں اندر آنے والیاں۔ تم سب مرد سننے والے۔ ہم مدد کیے ہوئے تم سب عورتیں پینے والیاں۔ دو مرد جانیوالے۔ میں مدد کیا ہوا ؎

ضمیروں کا استعمال:۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ بالا ضمیریں لگانے سے صیغے کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں ؎

سبق نمبر (۱۸)

صفتِ مشبّہ کا بیان

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اُس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنے بطورِ ثبوت یعنی پائداری کے پائے جائیں۔ جیسے جَمِیْلٌ وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطورِ پائداری کے قائم ہے۔

اسم فاعل اور صفتِ مشبّہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے اور صفتِ مشبّہ میں صفت پائدار۔ پس ضَارِبٌ کوئی شخص اُس وقت کہلائے گا جبکہ ضَرْبٌ کی صفت اُس سے صادر ہو اور جَمِیْلٌ وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفتِ مشبّہ کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی قاعدہ کُلیہ اُن کے واسطے مقرر نہیں۔ مادہ کے دوسرے حرف کے بعد کبھی ی کبھی وٗ کبھی آ زیادہ کیا جاتا ہے جیسے شَرِیْفٌ (بھلا آدمی) وَقُوْرٌ (صاحب وقار) شُجَاعٌ (دلیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیر ہوتا ہے جیسے صَعْبٌ (دشوار) جُنُبٌ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی)۔

صفتِ مشبّہ عام طور پر مفصّلہ ذیل فعلوں سے اسطرح مشتق ہوتی ہے

(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر بشرطیکہ اُن میں رنگ یا عیب یا حِلیہ کے معنی نہ پائے جائیں جیسے فَرِحَ سے فَرِحٌ (خوش)۔

(۲) ماضی مضموم العین سے فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ۔

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر جیسے حَقٌّ (درست) کہ اصل میں حَقِقٌ تھا۔

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بکثرت آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کم تر۔

(۴) جو افعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا حِلیہ کے معنے رکھتے ہوں اُن سے مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے اَحْمَرُ (مرد سرخ رنگ) حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ) اَعْوَرُ (کانا مرد) عَوْرَاءُ

(کالی عورت) اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم)۔
پہلی مثال رنگ دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیہ کی ہے۔
(۵) جو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک۔ پیاس یا اُن کی ضد ان سے صفت مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر۔ جیسے جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعٰی (بھوکی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشٰی (پیاسی عورت)۔
صفت مشبہ سے چھ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح اُن کے آخر میں علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَلُ کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اس کے صیغۂ مؤنث کا ہمزہ تثنیہ بنانے میں واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے۔ حَمْرَاءُ حَمْرَاوَانِ اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع حُمْرٌ آئے گی۔
تنبیہ:۔ غائب و مخاطب و متکلم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبہ کے ساتھ لگائی جاتی ہیں جیسے هُوَ سَیِّدٌ۔ اَنْتَ اَحْمَرُ۔ اَنَا جَوْعَانُ۔

سوالات

(۱) سَلِیْمٌ اور فَرِحٌ کی گردان کرو؟
(۲) شَرِیْفٌ۔ حَسَنَاتٌ۔ حَمْرَاءُ کیا کیا صیغے ہیں؟
(۳) اَنْتَ شُجَاعٌ۔ هُمَا سَلِیْمَتَانِ۔ نَحْنُ حَسَنُوْنَ کے معنی بیان کرو؟

عربی میں ترجمہ کرو؟
(۴) وہ ناپاک مرد۔ تو ایک خوبصورت عورت۔
ہم دو بہادر آدمی۔ وہ سب سرخ گھوڑے ہیں۔
تو بھوکا مرد۔ میں پیاسی عورت۔

سبق نمبر (۱۹)

مبالغے کے اوزان

جب فاعل میں مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے اس کو مبالغہ کہتے ہیں جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی یٰ یا وٗ یا الف کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ اس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کثیر الاستعمال یہ ہیں :-

فِعَلٌ۔ فِعِّيلٌ۔ فَعُولٌ۔ حَذِرٌ (بڑا بچنے والا) عَلِيمٌ (بہت جاننے والا) أَكُولٌ (بہت کھانے والا) فَعَّالٌ۔ فُعَّالٌ۔ فِعِّيلٌ۔ سَفَّاكٌ (بڑا خونریز) كُبَّارٌ (بہت بزرگ) صِدِّيقٌ (بہت سچا) مِفْعَلٌ۔ مِفْعَالٌ۔ مِفْعِيلٌ۔ مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا) مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا) مِنْطِيقٌ فُعَالٌ۔ فَاعُولٌ۔ فُعَلَةٌ۔ عُجَابٌ (بہت عجیب) فَارُوقٌ (بہت فرق کرنے والا) ضُحَكَةٌ (جس کی ہنسی کی عادت ہو)

فَيْعُولٌ۔ فُعُّولٌ۔ فُعَّلٌ۔ قَيُّومٌ (بہت قیام کرنے والا) قُدُّوسٌ (بہت پاک) قُلَّبٌ

(۱) اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لئے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلَّامَةٌ وَامْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت زیادہ جاننے والا۔ خواہ مرد ہو یا عورت) +

(۲) جب فَعِيلٌ بمعنی فاعل اور فَعُولٌ بمعنی مفعول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے هُوَ عَلِيمٌ۔ هِيَ عَلِيمَةٌ۔ جَمَلٌ حَمُولٌ۔ نَاقَةٌ حَمُولَةٌ +

(۳) اہل حرفہ اور پیشہ وروں کیلیے فَعَّالٌ کا وزن خاص ہے۔ جیسے خَيَّاطٌ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنے لگانے والا) بَزَّازٌ (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے جیسے بَقَّالٌ کہ بَقْلَةٌ سے نکلتا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں ایسا ہی جَمَّالٌ (شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں +

اسمِ تفضیل کا بیان

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت مصدری معنے کی زیادتی پائی جائے جیسے اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی النفسہٖ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنیوالا) اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور "اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ" بہت مارنیوالا بہ نسبت زید کے)

اسم تفضیل کا مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور صیغہ مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے اور اس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی۔ اور گردان اسکی یوں ہوگی +

اَفْعَلُ (واحد مذکر) اَفْعَلَانِ (تثنیہ مذکر) اَفْعَلُوْنَ (جمع مذکر) اَفَاعِلُ (جمع مذکر)
فُعْلٰی (واحد مؤنث) فُعْلَیَانِ (تثنیہ مؤنث) فُعْلَیَاتٌ (جمع مؤنث) فُعَلٌ (جمع مؤنث)

فائدہ:- اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنے دیا کرتا ہے جیسے "اَنْصَرُ" (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے جیسے اَشْھَرُ (بہت مشہور)۔ اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) +

تنبیہ:- الوان اور عیوب سے اسم تفضیل نہیں آتا پس اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اَعْوَرُ (کانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبّہ ہیں۔

سوالات:- (۱) ضَرَبَ۔ سَمِعَ۔ قَرُبَ سے اسم تفضیل کی گردان کرو۔ (۲) عَلِیْمٌ اور قَتِیْلٌ کیا صیغے ہیں اور ان کے صیغے مذکر و مؤنث میں کس طرح تمیز کی جاتی ہے؟

(۳) اَکْبَرُ اور اَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئے گا؟ (۴) عربی میں ترجمہ کرو؟

وہ (مرد) بہت مددگار۔ زید سے زیادہ مارنے والا ایک مرد۔ میں (عورت) بہت نزدیک۔ تم (مرد) بہت دور۔ وہ سب بزرگ عورتیں +

سبق نمبر (۲۰)

اسمِ آلہ کا بیان

اسم آلہ :- وہ اسم مشتق ہے کہ جو اس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اس کے تین وزن ہیں جن میں مذکر و مونث کی کچھ تفریق نہیں +

(۱) مِفْعَلٌ جیسے مِخْیَطٌ (سینے کا ذریعہ یعنی سوئی)
(۲) مِفْعَلَةٌ جیسے مِرْوَحَةٌ (ہوا دینے کا ذریعہ یعنی پنکھا)
(۳) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا ذریعہ یعنی چابی)

ان تینوں کی گردان یوں آتی ہے

جمع		تثنیہ		واحد	
مَفَاعِلُ مَفَاعِیْلُ	جمع	مِفْعَلَانِ مِفْعَلَتَانِ مِفْعَالَانِ	تثنیہ	مِفْعَلٌ مِفْعَلَةٌ مِفْعَالٌ	واحد

اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف :- وہ اسم مشتق ہے جو اُس زمان پر یا مکان پر دلالت کرے جس میں کام واقع ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرَبٌ وہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ (بفتح عین) اور مَفْعِلٌ (بکسر عین) گردان یوں آتی ہے۔ مَفْعَلٌ۔ مَفْعَلَانِ۔ مَفَاعِلُ (جمع کا وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے) +

عین کلمے کی حرکات | اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے بفتح عین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر عین۔ صرف بارہ لفظ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے

(۱) مَنْسِكٌ (قربان گاہ) (۲) مَجْزِرٌ (مذبح شتراں (کمیلہ)) (۳) مَنْبِتٌ (اُگنے کی جگہ) (۴) مَطْلِعٌ (جائے طلوع آفتاب) (۵) مَشْرِقٌ (آفتاب نکلنے کی جگہ) (۶) مَغْرِبٌ (آفتاب غروب ہونے کی جگہ) (۷) مَفْرِقٌ (مانگ) (۸) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ) (۹) مَسْكِنٌ (رہنے کی جگہ) +

(۱۰) مِرْفَقٌ (کہنی رکھنے کی جگہ) (۱۱) مَسْجِدٌ (مسلمانوں کی عبادت گاہ) (۱۲) مَنْخِرٌ (نتھنا)

فائدہ: کبھی ظرف کا صیغہ اسم جامد سے جب کہ کسی چیز کی مکانیت اور کثرت پر دلالت کرتا ہو۔ "مَفْعَلَةٌ" کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے "مَأْسَدَةٌ" (وہ جگہ جہاں اسد (شیر) بہت رہتے ہیں) لیکن "مَقْبُرَةٌ" (وہ جگہ جہاں مُردے کو دفن کرتے ہیں) "مِیْذَنَۃٌ" (وہ جگہ جہاں اذان دیتے ہیں) مکانوں کے نام ہیں اسم ظرف نہیں۔

سوالات: (۱) ضَرَبَ سے اسم آلہ اور جَلَسَ سے اسم ظرف کی گردان کرو۔

(۲) اسم آلہ کے کتنے وزن ہیں اور ان کے واسطے مادہ میں کیا کیا تبدیلی کرنی پڑتی ہے؟

(۳) اسم ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس آتے ہیں؟

(۴) مَحَلٌّ اور مَقْبُرَةٌ کیا کیا کلمے ہیں اور کس طرح بنائے گئے ہیں

صَرفِ صغیر کا بیان

جسقدر افعال اور اسمائے مشتقہ بیان ہو چکے ہیں۔ صرفیوں نے ان کی مشق کیواسطے قاعدے مقرر کئے ہیں اور ان سب کا ایک ایک ابتدائی صیغہ لے کر مسلسل گردان کراتے ہیں اور اس گردان کو "صرفِ صغیر" سے نام زد کرتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے:۔

ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا[1] فَهُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ يُضْرَبُ ضَرْبًا فَهُوَ مَضْرُوْبٌ۔ لَمْ يَضْرِبْ لَمْ يُضْرَبْ۔ لَا يَضْرِبُ لَا يُضْرَبُ۔ لَنْ يَضْرِبَ لَنْ يُضْرَبَ الامر منه اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ۔ لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ والنهى عنه لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ لَا يَضْرِبْ لَا يُضْرَبْ الظرف منه مَضْرِبٌ وَالآلة منه مِضْرَابٌ وَافعل التفضيل منه اَضْرَبُ ۔

---

[1] مصدر معروف و مجہول لفظوں میں یکساں ہوتے ہیں۔ صرف معنے میں تفریق کی جاتی ہے پس ضَرْبًا مصدر معروف کے معنے ہیں مارنا اور مصدر مجہول کے معنی ہیں مارا جانا ۔

سبق نمبر (۲۱)

ابنیہ کی بحث اسم کی اصلی بنائیں تین ہیں۔ ثلاثی (سہ حرفی) رباعی (چار حرفی) خماسی (پنج حرفی) اور فعل کی صرف دو (ثلاثی و رباعی) پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مجرد جس کے تمام حروف اصلی ہوں[1] اور دوسری مزید فیہ جس میں حرف زائد بھی ہو پس حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے اسم کی چھ قسمیں اور فعل کی چار قسمیں ہوئیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔

اسم کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے زَمَنٌ (وقت) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے زَمَانٌ (وقت) (اسمیں الف زائد ہے) (۳) رباعی مجرد جیسے ثَعْلَبٌ (لومڑی) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِنْدِیْلٌ (لالٹین) اس میں یٓ زائد ہے (۵) خماسی مجرد جیسے سَفَرْجَلٌ (۶) خماسی مزید فیہ جیسے عَضْرَفُوْطٌ یامنی (اس میں واؤ زائد ہے)

فعل کی قسمیں

(۱) ثلاثی مجرد جیسے خَرَجَ (وہ نکلا) (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے اَخْرَجَ (اس نے نکالا) اس میں الف زائد ہے (۳) رباعی مجرد جیسے دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا) (۴) رباعی مزید فیہ جیسے تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکا یا اس میں تَ زائد ہے)

فائدہ: مصادر اور اسمائے مشتقہ اگرچہ اسم کی قسم سے ہیں مگر اُن کو فعل کیساتھ ایک خاص تعلق (اشتقاق) ہے اس لئے اُن سے خماسی کی بنائیں نہیں آتیں۔

[1] جو حرف کلمے کے تمام تغیرات کی حالت میں قائم رہتا ہے وہ اصلی ہے ورنہ زائد مثلاً ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ اِضْرِبْ۔ ضَارِبٌ۔ مَضْرُوْبٌ کو دیکھو کہ ض۔ ر۔ ب ان سب میں موجود ہے اسلئے یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد جیسے یٓ۔ الف واؤ فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کیواسطے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے۔ پس اگر ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں حرف زائد نہ ہو گو اس کے مصدر اور مشتقات میں ہو تو اس فعل کو مجرد کہیں گے جیسے یَضْرِبُ اپنے ماضی ضَرَبَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا۔ اور یُخْرِجُ اپنے ماضی اَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ مصدر اور اسمائے مشتقہ بھی اس قاعدہ میں ماضی کے تابع ہیں۔

وزن کی بحث | تتبّع زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوں گے۔ صرفیوں نے ان کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کیواسطے قاعدۂ وزن ایجاد کیا ہے اور فَ۔ عَ۔ لَ کو اس کی میزان قرار دیا ہے جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ف۔ ع۔ ل کے ساتھ مقابل کرنے سے ان کی اصلیّت و زیادت منکشف ہو جاتی ہے۔ میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اس کو موزون۔ اس وزن کی تین صورتیں ہیں :-

(۱) فَعَلٌ یعنی فَ۔ عَ۔ لَ۔ (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)

(۲) فَعْلَلٌ یعنی فَ۔ عَ اور (۲) لَ (یہ وزن رباعی مجرد کا ہے)

(۳) فَعْلَلَلٌ یعنی فَ۔ عَ اور (۳) ل (یہ وزن خماسی مجرد کا ہے)

ان اوزان کے ذریعہ سے کسی کلمہ کا ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد یا مزید فیہ ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے حرف اصلی کو فَ۔ عَ۔ لَ سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہٖ لائیں تو جو حرف فَ۔ عَ۔ لَ کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اس کے سوا ہو وہ زائد دیکھو۔ زَمَنٌ (فَعَلٌ) ثَعْلَبٌ (فَعْلَلٌ) سَفَرْجَلٌ (فَعَلَّلٌ) مجرد کہلائیں گے کہ موزون میں سب حرف اصلی ہیں ؂

زَمَانٌ (فَعَالٌ) قِنْدِیْلٌ (فِنْعِیْلٌ) عَضْرَفُوْطٌ (فَعْلَلُوْلٌ) مزید کہلائیں گے کہ موزون میں حرف زائد بھی ہیں۔

لہ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں در اصل وہ بھی سہ حرفی ہیں۔ کثرت استعمال سے اُن کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) کہ اصل میں اَبَوٌ۔ اَخَوٌ تھے اور کُلْ (کھا) قِ (بچا) کہ اصل میں اُءْکُلْ اور اِوْقِ تھے حذف سے یہ شکل رہ گئی ؂

اوزان فعل فعل ثلاثی (سہ حرفی) کے تین وزن ہیں فَعَلَ ۔ فَعِلَ ۔ فَعُلَ ۔ یہ تینوں فعل ماضی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں یَفْعَلُ ۔ یَفْعِلُ ۔ یَفْعُلُ ۔ مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات متفق ہوتی ہیں اور کسی جگہ مختلف ۔ صرفیوں نے ہر ماضی کیلئے مضارع کے چند اوزان دریافت کئے ہیں ۔ چنانچہ

ماضی فَعَلَ کے تین مضارع ہیں
(۱) یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ ۔ یَضْرِبُ
(۲) یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ ۔ یَنْصُرُ
(۳) یَفْعَلُ جیسے مَنَعَ یَمْنَعُ

ماضی فَعِلَ کے دو مضارع ہیں (۱) یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ
(۲) یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ ۔ یَحْسِبُ

ماضی فَعُلَ کا صرف ایک مضارع ہے یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ ۔ یَکْرُمُ

جب ماضی اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب (حسب تفصیل بالا) ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں ۔ ان دونوں کے اختلاف حرکت ع کے باعث تو باب آنے چاہئیں تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں :-

(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین
(۲) فَعَلَ یَفْعُلُ ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین
(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ ۔ ماضی مکسور العین ۔ مضارع مفتوح العین
} یہ تینوں باب اصول کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمہ کی حرکات مختلف ہیں ۔

(۴) فَعَلَ یَفْعَلُ ۔ ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
(۵) فَعُلَ یَفْعُلُ ۔ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
(۶) فَعِلَ یَفْعِلُ ۔ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین
} یہ تینوں باب فروع کہلاتے ہیں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے ع کلمہ کی حرکات متفق ہیں ۔

امثلۂ مشقیہ مفصلۂ ذیل مصدروں سے ہر باب کی صرف صغیر کرو :-

(۱) مصادر باب فَعَلَ یَفْعِلُ } اَلضَّرْبُ (مارنا) اَلْغُسْلُ (دھونا) اَلْغَلَبُ (غلبہ کرنا) اَلظُّلْمُ (ستم کرنا) اَلْکِذْبُ (جھوٹ بولنا)

(۲) مصادر باب فَعَلَ یَفْعُلُ } اَلنَّصْرُ (مدد کرنا) اَلطَّلَبُ (ڈھونڈھنا) اَلْقَتْلُ (مار ڈالنا) اَلدُّخُولُ (اندر آنا) اَلْفَسَادُ (تباہ کرنا)

(۳) مصادر باب فَعِلَ یَفْعَلُ } اَلسَّمْعُ (سُننا) اَلْعِلْمُ (جاننا) اَلْفَهْمُ (سمجھنا) اَلْجَهْلُ (نہ جاننا) اَلشَّهَادَۃُ (گواہی دینا)

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے سَامِعٌ۔ عَالِمٌ مگر جب فاعل میں معنے ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فاعِلٌ کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت مشبہہ کا وزن فَعِیلٌ آتا ہے جیسے سَمِیعٌ۔ عَلِیمٌ +

(۴) مصادر باب فَعَلَ یَفْعَلُ } اَلْفَتْحُ (کھولنا) اَلْجَرْحُ (زخمی کرنا) اَلرَّهْنُ (گرو رکھنا) اَلْمَنْعُ (روکنا) اَلصَّبْغُ (رنگ کرنا) +

(۵) مصادر باب فَعُلَ یَفْعُلُ } اَلْکَرَمُ وَالْکَرَامَۃُ (بزرگ ہونا) اَللُّطْفُ وَاللَّطَافَۃُ (پاکیزہ ہونا) اَلْقُرْبُ (نزدیک ہونا) اَلْبُعْدُ (دور ہونا) اَلْکَثْرَۃُ (بہت ہونا) اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہہ کا صیغہ فَعِیلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرِیمٌ اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے +

(۶) مصادر باب فَعِلَ یَفْعِلُ } اَلْحَسْبُ وَالْحِسْبَانُ (گمان کرنا) اَلنَّعْمَۃُ (خوش عیش ہونا) اس باب کے چند مصادر آتے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف دو ہیں۔

فائدہ - ابواب مندرجہ بالا کے سوا دو باب ثلاثی سے اور آئے ہیں +

(۱) فَعِلَ یَفْعُلُ ماضی مکسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَضِلَ یَفْضُلُ (اَلْفَضْلُ) زیادہ ہونا (۲) فَعُلَ یَفْعَلُ) ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین - جیسے کَادَ یَکَادُ (اَلْکَوْدُ وَالْکَیْدُوْدَۃُ) (نزدیک تر ہونا) +

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں بلکہ پہلا باب تداخل لغات[۱] سے ہے اور دوسرا سَمِعَ یَسْمَعُ سے +

[۱] تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے نَقَلَ یَنْقُلُ عربی میں

عاشیہ: ... (حاشیہ کا متن واضح طور پر پڑھا نہیں جا سکا)

سبق نمبر (۲۳)

ابواب ثلاثی مزید فیہ فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں:-

(۱) وہ ابواب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں۔

۱۔ اَفْعَلَ۔ فَ کلمہ کے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ۔

۲۔ فَعَّلَ۔ عَ کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ۔

۳۔ فَاعَلَ۔ فَ کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ۔

(۲) وہ ابواب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں:-

۱۔ تَفَعَّلَ۔ اول میں تَ لانے اور عین کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ

۲۔ تَفَاعَلَ۔ اول میں تَ اور فَ کلمے کے بعد الف لانے سے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ

۳۔ اِفْتَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور فَ کلمے کے بعد تَ لانے سے جیسے جَذَبَ سے اِجْتَذَبَ۔

۴۔ اِنْفَعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور نون لانے سے جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ۔

۵۔ اِفْعَلَّ۔ اول میں ہمزہ لانے اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ

(۳) وہ ابواب جن میں تین حروف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں۔

۱۔ اِفْعَالَّ۔ اول میں ہمزہ اور عین کلمے کے بعد الف بڑھانے اور لام مشدد کرنے سے جیسے دَہِمَ سے اِدْہَامَّ۔

۲۔ اِسْتَفْعَلَ۔ اول میں ہمزہ وسین و تَ کے لانے سے جیسے نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ

۳۔ اِفْعَوْعَلَ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واؤ اور عین لانے سے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ۔

۴۔ اِفْعَوَّلَ۔ اول میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واؤ مشدد بڑھانے سے جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ۔

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں۔ اور پچھلے سات باہمزۂ وصل۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے۔

رباعی مجرد | کا صرف ایک باب ہے جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ۔

ابواب رباعی مزید فیہ | رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی
طرح رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں
اور دو حصوں میں منقسم ہیں:۔

(۱) وہ باب جو ایک حرف کے بڑھانے سے بنتا ہے اور یہ صرف ایک ہے
۱۔ تَفَعْلُلٌ۔ اول قسم میں تے زیادہ کرنے سے۔ جیسے دَحْرَجَ سے
تَدَحْرَجَ ۔

(۲) وہ باب جن میں دو حرف بڑھانے کی ضرورت ہے اور یہ دو باب ہیں
۱۔ اِفْعَنْلَلَ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد نون لانے سے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ
۲۔ اِفْعَلَلَّ۔ اول میں ہمزہ لانے اور دوسرے لام کے مشدد پڑھنے سے
جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ ۔

سبق نمبر (۴۴)

حرکات مضارع معروف | اِفْعَال۔ تَفْعِیْل۔ مُفَاعَلَہ۔ فَعْلَلَہ۔ چار باب ایسے ہیں
کہ ان کی ماضی چار حرفی ہے۔ مضارع معروف میں علامت مضموم ہوگی
اور باقی بابوں میں مفتوح۔ تَفَعُّلٌ۔ تَفَاعُلٌ۔ تَفَعْلُلٌ تین بابوں میں کہ
ان کے ماضی کے پہلے تے زائد آتی ہے مضارع کے آخر حرف کا ماقبل مفتوح
ہوگا اور باقی بابوں میں مکسور۔

ہمزہ کا حذف | اِفْتِعَال۔ اِنْفِعَال۔ اِفْعِلَال۔ اِسْتِفْعَال۔ اِفْعِیْعَال
اِفْعِوَّال۔ اِفْعِنْلَال۔ اِفْعِلَّال نو بابوں کی ماضی کے پہلے جو ہمزہ وصلی آیا ہے وہ
وقت لاحق ہونے علامت مضارع کے حذف ہو جاتا ہے جیسے یَجْتَنِبُ یَسْتَغْفِرُ
وغیرہ۔ باب اِفْعَال کا ہمزہ ماضی اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف
ہو جاتا ہے۔ جیسے یُکْرِمُ کہ اصل میں یُاَکْرِمُ تھا ۔

صفحہ ۱۴۲ یہ آخری سطر میں ہمزہ وصل اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ
ہمزہ وصلی بحالت وصل کلام تلفظ میں نہیں آتا جیسے فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (انتظار

تائے تَفَعُّل اور تَفَاعُل کا حذف جب تائے تفعّل اور تفاعُل پر تائے مضارع واحد مؤنث غائب کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک تَ کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے۔ جیسے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ کہ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا +

حرکات ماضی مجہول جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں جیسے اُجْتُنِبَ اور ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قَابَلَ سے قُوبِلَ +

حرکات مضارع مجہول تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح اور علامت مضارع مضموم ہو گی اور باقی حرکات بدستور قائم رہیں گے۔ جیسے

حرکات اسم فاعل و اسم مفعول اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے۔ مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہے جیسے مُجْتَنِبٌ (اسم فاعل) اور مُجْتَنَبٌ (اسم مفعول) +

اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل اسم ظرف اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے مگر اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنے ادا کرنے منظور ہوں تو لفظ مَا بِہٖ کو مصدر پر بڑھائیں جیسے مَا بِہِ الْاِجْتِنَابُ (پرہیز کرنے کا ذریعہ) اگر اسم تفضیل کے معنے ادا کرنے ہوں تو لفظ اَشَدُّ یا اَکْبَرُ یا اُن کی مثل مصدر پر زیادہ کریں جیسے اَشَدُّ تَنْکِیْلًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ الْتِہَابًا (بہت ہی جلد بھڑک اٹھنے والا) +

ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے لَون اور عیب کے معنے کے باعث اسم تفضیل نہیں آتا اُن سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً (بہت ہی سُرخ رنگ) اَشَدُّ صَمَمًا (بہت ہی بہرا)

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلکہ صفحہ ۴۳، ۴۴ میں درج کی جاتی ہے اس کی گردان کر جاؤ +

سبق نمبر ۲۵ و ۲۶ ابواب ثلاثی مزید فیہ

قسم ابواب	نمبر ابواب	نام ابواب	مثال	معروف ماضی	معروف مضارع	معروف مصدر	اسم فاعل	مجہول ماضی	مجہول مضارع	مجہول مصدر	اسم مفعول	امر	نہی	امثلہ مشقیہ		
بے ہمزہ وصل	باب اول	اِفعال	الاکرام عزت کرنا	اَکرَمَ	یُکرِمُ	اِکراماً	مُکرِمٌ	اُکرِمَ	یُکرَمُ	اِکراماً	مُکرَمٌ	اَکرِمْ	لاتُکرِمْ	الاسلام	الاذہاب	الاعلان
	باب دوم	تفعیل	التصریف پھیرنا	صَرَّفَ	یُصَرِّفُ	تَصریفاً	مُصَرِّفٌ	صُرِّفَ	یُصَرَّفُ	تَصریفاً	مُصَرَّفٌ	صَرِّفْ	لاتُصَرِّفْ	التکذیب	التقدیم	التأمین
	باب سوم	مفاعلۃ	المقاتلۃ ایک دوسرے کو قتل کرنا	قاتَلَ	یُقاتِلُ	مُقاتَلَۃً	مُقاتِلٌ	قُوتِلَ	یُقاتَلُ	مُقاتَلَۃً	مُقاتَلٌ	قاتِلْ	لاتُقاتِلْ	المشارکۃ	المنازعۃ	المخاصمۃ
	باب چہارم	تفعّل	التقبّل قبول کرنا	تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبُّلاً	مُتَقَبِّلٌ	تُقُبِّلَ	یُتَقَبَّلُ	تَقَبُّلاً	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبَّلْ	لاتَتَقَبَّلْ	التفکّہ	التلبّث	التبسّم
	باب پنجم	تفاعل	التقابل آمنے سامنے	تَقابَلَ	یَتَقابَلُ	تَقابُلاً	مُتَقابِلٌ	تُقُوبِلَ	یُتَقابَلُ	تَقابُلاً	مُتَقابَلٌ	تَقابَلْ	لاتَتَقابَلْ	التخاصم	التفاخر	التعارف
باہمزہ وصل	باب اول	افتعال	الاجتناب بچنا	اِجتَنَبَ	یَجتَنِبُ	اِجتِناباً	مُجتَنِبٌ	اُجتُنِبَ	یُجتَنَبُ	اِجتِناباً	مُجتَنَبٌ	اِجتَنِبْ	لاتَجتَنِبْ	الاعتزال	الاختلاط	الارتحال
	باب دوم	انفعال	الانفطار شگافتہ ہونا	اِنفَطَرَ	یَنفَطِرُ	اِنفِطاراً	مُنفَطِرٌ					اِنفَطِرْ	لاتَنفَطِرْ	الانصراف	الانقلاب	الانکسار
	باب سوم	افعلال	الاحمرار سرخ ہونا	اِحمَرَّ	یَحمَرُّ	اِحمِراراً	مُحمَرٌّ					اِحمَرَّ اِحمَرِّ	لاتَحمَرَّ لاتَحمَرِّ	الاخضرار	الاصفرار	الاغبرار
	باب چہارم	افعیلال	الادہیمام بہت سیاہ ہونا	اِدہامَّ	یَدہامُّ	اِدہیماماً	مُدہامٌّ					اِدہامَّ اِدہامِّ اِدہامِمْ	لاتَدہامَّ لاتَدہامِّ لاتَدہامِمْ	الاسمیرار	الاکمیتات	الاشہیباب

شناخت ابواب (۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیئے مثلاً یُکْرِمُ باب اِفْعَال سے اور یُضَارِبُ باب مُفَاعَلہ سے ہے ✣

(۲) باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہیئے اگر تیسرا حرف تؔ ہو تو باب اِفْتِعَال ہے اور اگر دوسرا حرف نؔ ساکن ہو تو اِنْفِعَال ✣

(۳) اِفْعِیلَال - اِفْعِیعَال - اِفْعِنْلَال - اِفْعِلَّال یہ چار علی مصدر ایک وزن کے ہیں - اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیلَال ہے جیسے اِدْہِیمَام اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِیعَال جیسے اِخْشِیشَان - اگر چار حرف اصلی ہوں اور ع کلمہ کے بعد نؔ زائد ہے تو اِفْعِنْلَال جیسے اِحْرِنْجَام - اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو اِفْعِلَّال جیسے اِقْشِعْرَار ✣

مصادر غیر ثلاثی ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں -

(۱) باب تَفْعِیل کا مصدر اکثر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے تَخْرِجَۃٌ (نکالنا) اور یہ وزن ابواب ناقص سے خصوصیت کیساتھ آتا ہے - کبھی کبھی فَعَالٌ - فِعَالٌ - فِعَّالٌ - تَفْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے کَلَامٌ (بولنا) کِذَابٌ - کِذَّابٌ (جھٹلانا) تَکْرَارٌ (دوہرانا) ✣

(۲) باب مُفَاعَلَۃٌ کا مصدر بیشتر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِیْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قِیْتَالٌ بمعنی قِتَالٌ ✣

(۳) باب فَعْلَلَۃٌ کا مصدر فِعْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ بمعنے زَلْزَلَۃٌ - کبھی فَعْلَلٰی کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے قَہْقَرٰی - (پچھلے پاؤں چلنا)

(۴) باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فُعْلِیلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے - جیسے قُشَعْرِیرَۃٌ بمعنے اِقْشِعْرَارٌ ✣

سبق نمبر (۲۷)

ملحق بہ رباعی کا بیان | ملحق برباعی کے معنے یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ رُباعی کا ہم وزن بن جائے اُس کو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں اور الحاق دو کلموں کے باہم مماثل کرنے کا نام ہے مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس اَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس واسطے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق بہ رباعی | ملحق برباعی کے سولہ باب ہیں۔ ۷ ملحق بہ دَحْرَجَ اور ۷ ملحق بہ تَدَحْرَجَ اور ۲ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہیں:-

ملحق بہ دحرج

(۱) فَعْلَلَۃٌ جیسے جَلْبَبَۃٌ (چادر اوڑھانا) (۲) فَیْعَلَۃٌ جیسے خَیْعَلَۃٌ (بے آستین کرتہ پہنانا) (۳) فَوْعَلَۃٌ جیسے جَوْرَبَۃٌ (جراب پہنانا) (۴) فَعْنَلَۃٌ جیسے قَلْنَسَۃٌ (ٹوپی پہنانا) (۵) فَعْیَلَۃٌ جیسے شَرْیَفَۃٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا) (۶) فَعْوَلَۃٌ جیسے سَرْوَلَۃٌ (ازار پہنانا) (۷) فَعْلَاۃٌ جیسے قَلْسَاۃٌ (ٹوپی پہنانا)۔

ملحق بہ تدحرج

(۱) تَفَعْلُلٌ جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) (۲) تَفَیْعُلٌ جیسے تَخَیْعُلٌ (بے آستین کرتہ پہننا) (۳) تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (جراب پہننا) (۴) تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا) (۵) تَفَعْیُلٌ جیسے تَشَرْیُفٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کٹنا) (۶) تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ (ازار پہننا) (۷) تَفَعُّلٌ جیسے تَقَلُّسٌ (ٹوپی پہننا)

ملحق بہ احرنجم

(۱) اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (بہت کبڑا ہونا)
(۲) اِفْعِنْلَاءٌ جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت سونا)

ف الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ ثلاثی کو ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہموزن یا رباعی کو ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کا ہم وزن بنائیں جیسے کَوْکَبٌ کہ ملحق ہے جَعْفَرٌ سے اور عَقَنْقَلٌ کہ ملحق ہے سَفَرْجَلٌ سے۔

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے؟

(۲) باب کسے کہتے ہیں۔ مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے؟

(۳) ہمزۂ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

(۴) انتظام اور انقسام کس کس باب کے مصدر ہیں اور انہیں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۵) باب تفعیل کے مصادر کن اوزان پر آتے ہیں اور ناقص کیلئے کونسا وزن خاص ہے؟

(۶) ملحق رباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے؟

ب۔ (۱) تَقَاتَلَ اور تُقَاتِلُ میں کیا فرق ہے اور یہ صیغے کس کس باب سے ہیں؟

(۲) اِجْتَنَبَ اور جَلْبَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنیکی کیا وجہ ہے؟

ج۔ (۱) اَضْرَبَ سے باب مفاعلہ کی نفی حجد بلم اور نَظَرَ سے باب افتعال کے مضارع کی گردان بالنون ثقیلہ کرو۔ (۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال سے اسم تفضیل بناؤ۔

د۔ فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوتے ہیں ان کو بیان کرو؟

(۱) لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى (احسان اور ایذا کے ساتھ اپنی خیرات کا ثواب مت کھوؤ)

(۲) اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ (جس وقت تم گھروں میں داخل ہو تو ایک دوسرے کو سلام کرو)

(۳) اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (اگر تم سختی کرو تو ویسی ہی کرو جیسی تمہارے ساتھ کیگئی ہے)

(۴) تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھو)

(۵) وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو برے لقبوں سے مت پکارو)

(۶) اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ (گمان سے بہت بچا کرو)

(۷) وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (اور جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کر لیں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے)

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ (زیادہ لینے کی غرض سے کسی پر احسان مت کر)

(۹) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (دیکھو اللہ کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں)

(۱۰) لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (تو ان پر داروغہ نہیں)

سبق نمبر (۴۸)

ہفت اقسام کا بیان ✤

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف علت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا۔

پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اور تقسیم کی ہے مثلاً جس کلمے میں حرف علت ہو اس کو "مُعْتَل" اور جس میں ہمزہ ہو اس کو مہموز اور جس میں دو حرف ہم جنس ہوں اُس کو مضاعف کہتے ہیں اور جس میں ان میں سے کوئی حرف نہ ہو اُس کو صحیح کہتے ہیں ✤

حرف علت کا بیان حرف علت تین ہیں (واؤ۔ الف۔ ی) اور حرکات ثلثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمہ کی درازی سے واؤ۔ فتحہ کی درازی سے الف۔ کسرہ کی درازی سے یؔ اسی واسطے صرفی واؤ کو اُخت ضمہ الف کو اُخت فتحہ۔ یؔ کو اُخت کسرہ کہتے ہیں ✤

حرف علت کی وجہ تسمیہ ان حرفوں کو حرف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنے بیماری کے ہیں اور عرب کے مریضوں کی زبان سے بیماری کے وقت وآی کا لفظ نکلتا ہے جو واؤ۔ الف۔ یؔ کا مجموعہ ہے ✤

حرف علت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل ان کے موافق ہو تو مَدّہ کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو لِین ✤

مَدّہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں۔ اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔

لِین اس واسطے کہ لِین کے معنے نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل (کسرہ ضمہ) کی برداشت نہیں کر سکتے۔ خصوصاً الف اس قدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت آ ہی نہیں سکتی۔ واؤ۔ یؔ صرف فتحہ کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین حرکات ہے ✤

(۱) صحیح۔ وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ وحرف علت اور دو حرف ہم جنس نہ ہوں جیسے ضَرَبَ دبَعْثَرَ۔ رَجُلٌ وجَعْفَرٌ +

(۲) مہموز۔ وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ ہو۔ فَ کلمہ کی جگہ ہمزہ ہو تو مہموز الفاء کہلائے گا جیسے اَمَرَ۔ اِبِلٌ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو مہموز العین جیسے سَأَلَ۔ رَأْسٌ + ل کلمے کی جگہ ہو تو مہموز اللام جیسے قَرَأَ۔ جُزْءٌ

(۳) معتل۔ وہ کلمہ ہے جس کے حرفِ اصلی میں حرفِ علت ہو اس کی تین قسمیں ہیں +

۱۔ مُعتَل الفاء جسکا فَ کلمہ حرف علت ہو جیسے وَعَدَ۔ وَرْدٌ۔ اسکو مثال کہتے ہیں
۲۔ مُعتَل العین۔ جس کا ع کلمہ حرف علت ہو جیسے۔ قَالَ۔ نَیْلٌ اس کو اجوف کہتے ہیں
۳۔ معتل اللام جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَمیٰ ظَبْیٌ اسکو ناقص کہتے ہیں۔

اگر کلمے میں دو حرف علت ہوں تو اُس کو معتل بدو حرف اور لفیف کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ لفیف مفروق۔ جس میں دو حرفِ علت منفصل ہوں جیسے وَلِیَ۔ وَحْیٌ +
۲۔ لفیف مقرون۔ جس میں دو حرفِ علت متصل ہوں جیسے طَویٰ۔ یَوْمٌ +
۳۔ مضاعف۔ وہ کلمہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں اگر عین اور لام کلمہ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائے گا جیسے مَدَّ وسَبَبٌ اگر فَ ولام اول اور عین ولام ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی۔ جیسے زَلْزَلَۃٌ +

اس تفصیل کے موافق نو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں مگر صرفیوں نے ان سب کو سات قسموں میں منحصر کیا ہے جنہیں ہفت اقسام کہتے ہیں +

شعر

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز واجوف

سبق نمبر (۲۹)

تصرفاتِ لفظ کا بیان

حروفِ علت اور ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اُس کے دور کرنے کے آٹھ قاعدے مقرر ہیں:۔

(۱) اسکان۔ حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ بہ نقل ہو جیسے یقُوْلُ کہ اصل میں یَقْوُلُ تھا خواہ باسقاط جیسے یَدْعُوْا کہ اصل میں یَدْعُوُ تھا۔

(۲) تحریک۔ دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قُلِ الْحَقَّ کہ اصل میں قُلْ الْحَقَّ تھا۔

(۳) حذف[۱]۔ حرف یا حرکت کا گرا دینا جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا۔

(۴) زیادت[۲]۔ دو ہمزوں کے درمیان اَلف[*] کا بڑھانا جیسے آاَنْتَ کہ اصل میں اَاَنْتَ تھا۔

(۵) ابدال[۳]:۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے قَالَ کہ اصل میں قَوَلَ تھا یا تَلَقِّی کہ اصل میں تَلَقُّوٌ تھا پہلے میں واؤ کو الف سے اور دوسرے میں ضمّہ کو کسرہ سے بدلا واؤ بعد کسرہ کے یٰ ہو گئی۔

---

[۱] حرف حذف گیارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے ھُوَ حَفِیٌّ بِجِنَایَتِہٖ۔

[۲] حرف زیادت یا زائد دس ہیں جن کا مجموعہ سَأَلْتُمُوْنِیْھَا یا ھَوِیْتُ السَّمَانَ ہے۔

[*] الف اور ہمزہ میں یہ فرق ہے کہ الف ہمیشہ ساکن بے ضغطِ زبان کے ہوتا ہے جیسے مَا و لَا اور ہمزہ وہ جو متحرک ہو یا ساکن دقت سے پڑھا جائے جیسے اَحْمَرُ و رَأْسٌ حروفِ علت کی نسبت ہمزہ میں ثقالت زیادہ ہے۔ باوجود اس ثقالت کے حرکاتِ قویّہ کا متحمل ہو سکتا ہے۔

[۳] حرف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے۔ اَجُدُّ مِنْ وَّطِیْھَا۔

(۶) ادغام[1]۔ دو ہم جنس حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملاکر پڑھنا جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا ٭

(۷) قلب۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے اَیِسَ کہ اصل میں یَئِسَ تھا ٭

(۸) بَیْنَ بَیْنَ یا (تسہیل) ہمزہ کو درمیان مخرج[2] ہمزہ اور اس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکتِ ہمزہ یا موافق حرکتِ ماقبل ہمزہ کے ہو قسم اول کو بَیْنَ بَیْنَ قریب کہتے ہیں اور قسم ثانی کو بَیْنَ بَیْنَ بَعِید جیسے مُسْتَہْزِءُوْن پس اگر ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واؤ کے پڑھیں تو بَیْنَ بَیْنَ قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور یَ کے پڑھیں تو بَیْنَ بَیْنَ بعید ٭

فائدہ :۔ ہفت اقسام میں جو تصرّف معتل میں ہوتا ہے اُس کو اعلال اور تعلیل کہتے ہیں۔ اور جو مہموز میں ہو اس کو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اُس کو ادغام ٭

اکثر ایک قسم میں تصرّف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں چنانچہ مہموز میں... ابدال۔ حذف۔ زیادت۔ تسہیل چار قاعدے ٭ اعلال میں ابدال۔ حذف۔ اسکان تین قاعدے ٭ اور تین ہی ادغام میں۔ اسکان۔ ابدال۔ تحریک۔ ان میں کثیر الاستعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا ٭

---

[1] حرف ادغام تیرہ ہیں ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ن ٭

[2] مخرج وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حرفوں کے کئی لقب ہیں۔

(۱) حروف حلقیہ۔ جن کا مخرج حلق ہے یعنی ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ء۔ ہ ٭

(۲) حروف شفویہ :۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ ف۔ واؤ۔ میم ٭

(۳) حروف لہاتیہ :۔ جن کا مخرج تالو ہے۔ یعنی ج۔ ق۔ ک۔ ی ٭

(۴) حروف سنیہ :۔ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن ٭

(۵) حروف اسلیہ :۔ جنکا مخرج زبان کی جڑ ہے یعنی ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض ٭

سبق نمبر (۳۰)

مثال کا بیان

مثال کی گردان میں صرف چند جگہ تغیّر واقع ہوتا ہے جس کے قاعدے ذیل میں درج ہیں :-

(۱) جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے یَعِدُ کہ اصل میں یَوْعِدُ تھا +

فائدہ :- یَهَبُ اور یَضَعُ سے واؤ اس واسطے گرا کہ عین کلمہ ان کا بھی دراصل مکسور تھا۔ مگر عین اور لام کلمہ کے حرف حلقی ہونے کے باعث اُن کو باب فَتَحَ یَفْتَحُ میں لائے اور کسرۂ عین کو فتحہ سے بدلا +

(۲) جو مصدر مثال واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکا ہو۔ اُس واؤ کو مصدر سے حذف کر دیتے ہیں اور اُس کے عوض آخر میں تے بڑھاتے ہیں جیسے عِدَةٌ کہ اصل میں وِعْدٌ تھا +

(۳) جو واؤ کہ ساکن غیر مدغم ہو اور اُس کا ماقبل مکسور وہ ی سے بدل جاتا ہے جیسے مِیْزَانٌ (صیغہ اسم آلہ) اِیْجَلْ (صیغہ امر) کہ اصل میں مِوْزَانٌ واِوْجَلْ تھا

(۴) جو ی ساکن غیر مدغم اور اُس کا ماقبل مضموم ہو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مُوْقِنٌ (صیغہ اسم فاعل) یُوْسِرُ (صیغہ مضارع) کہ اصل میں مُیْقِنٌ و یُیْسِرُ تھا۔

تنبیہ :- جو صفت مشبہ فُعْلٰی کے وزن پر یا اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ ی ہو تو ضمۂ ماقبل ی کو کسرہ سے بدلیں گے جیسے حِیْکٰی سے حُیْکٰی بِیْضٌ (جمع اَبْیَضُ و بَیْضَاءُ) سے بُیْضٌ +

(۵) جو واؤ یا ی کہ باب افتعال کے ف کلمہ میں واقع ہو اور ہمزہ کے عوض میں نہ ہو تو اُس کو ت سے وجوباً بدلتے ہیں اور ت کو ت میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِتَّقَدَ واِتَّسَرَ کہ اصل میں اِوْتَقَدَ واِیْتَسَرَ تھا +

* اگر معتل کے ف یا ع یا لام کلمہ میں واؤ واقع ہو تو اس کو معتل واوی کہیں گے۔ اگر ی واقع ہو تو اس کو معتل یائی جیسے وَعَدَ مثال واوی اور یَسَرَ مثال یائی ہے +

مجرد کے ابواب مثال واوی ثلاثی مجرد کے پانچ بابوں سے اور مثال یائی چار بابوں سے آتی ہے۔ مندرجہ ذیل صرف صغیروں کو بپابندی قواعد صفحہ ۸۴ کے گردان کرجاؤ :-

مثال واوی					مثال یائی			
باب ضَرَبَ یَضْرِبُ: اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا)	باب فَتَحَ یَفْتَحُ: اَلْوَهْبُ (بخشنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ: اَلْوَجَلُ (ڈرنا)	باب کَرُمَ یَکْرُمُ: اَلْوَسَامَةُ (خوبصورت ہونا)	باب حَسِبَ یَحْسِبُ: اَلْوَرَمُ (سوجنا)	باب ضَرَبَ یَضْرِبُ: اَلْیُسْرُ (آسان ہونا)	باب فَتَحَ یَفْتَحُ: اَلْیَنْعُ (پھل پکنا)	باب سَمِعَ یَسْمَعُ: اَلْیُتْمُ (یتیم ہونا)	باب کَرُمَ یَکْرُمُ: اَلْیَقَظَةُ (بیدار ہونا)
وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ	یَسَرَ	یَنَعَ	یَتِمَ	یَقُظَ
یَعِدُ	یَهَبُ	یَوْجَلُ	یَوْسُمُ	یَرِمُ	یَیْسِرُ	یَیْنَعُ	یَیْتَمُ	یَیْقُظُ
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	وَسَامَةً	وَرَمًا	یُسْرًا	یَنْعًا	یُتْمًا	یَقَظًا
وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِیْمٌ	وَارِمٌ	یَاسِرٌ	یَانِعٌ	یَتِیْمٌ	یَقِیْظٌ
وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ	.	.	.	.	.	.
یُوْعَدُ	یُوْهَبُ	یُوْجَلُ	.	.	.	.	.	.
عِدَةً	هِبَةً	وَجَلًا	.	.	.	.	.	.
مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	.	.	.	.	.	.
عِدْ	هَبْ	اِیْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ	اِیْسِرْ	اِیْنَعْ	اِیْتَمْ	اُوْقُظْ
لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تَوْجَلْ	لَا تَوْسُمْ	لَا تَرِمْ	لَا تَیْسِرْ	لَا تَیْنَعْ	لَا تَیْتَمْ	لَا تَیْقُظْ
مَوْعِدٌ[1]	مَوْهِبٌ	مَوْجَلٌ	مَوْسَمٌ	مَوْرِمٌ	مَیْسِرٌ	مَیْنَعٌ	مَیْتَمٌ	مَیْقَظٌ
مِیْعَدٌ	مِیْهَبٌ	مِیْجَلٌ	مِیْسَمٌ	مِیْرَمٌ	مِیْسَرٌ	مِیْنَعٌ	مِیْتَمٌ	مِیْقَظٌ
اَوْعَدُ	اَوْهَبُ	اَوْجَلُ	اَوْسَمُ	اَوْرَمُ	اَیْسَرُ	اَیْنَعُ	اَیْتَمُ	اَیْقَظُ

[1] صفحہ ۹۳ میں اسم ظرف کی حرکتِ عین کی نسبت جو لکھا جا چکا ہے وہ صرف صحیح میں منحصر ہے غیر صحیح میں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اسم ظرف مثال سے مَفْعِلٌ (بکسرِ عین) اور ناقص و مضاعف سے مَفْعَلٌ (بفتحِ عین) کے وزن پر ہمیشہ آتا ہے خواہ مضارع کی حرکتِ عین کچھ ہی ہو مگر

سبق نمبر (۳۱)

مزید فیہ کے ابواب | باب افعال اور استفعال کے مصدر کا فا کلمہ اگر واؤ ہو ی ہو جاتا ہے (ق ۳) جیسے اَوْقَدَ۔ اِیْقَادًا و اِسْتَوْقَدَ۔ اِسْتِیْقَادًا۔

قاعدہ نمبر (۳ و ۵) کو مدِ نظر رکھ کر ابواب ذیل کی گردان کرو:۔

باب افعال:۔ اَوْقَدَ۔ یُوْقِدُ۔ اِیْقَادًا۔ مُوْقَدٌ۔ اَوْقِدْ۔ لَا تُوْقِدْ +

باب استفعال:۔ اِسْتَوْقَدَ۔ یَسْتَوْقِدُ۔ اِسْتِیْقَادًا۔ مُسْتَوْقِدٌ۔ اِسْتَوْقِدْ۔ لَا تَسْتَوْقِدْ

باب افتعال:۔ اِتَّقَدَ۔ یَتَّقِدُ۔ اِتِّقَادًا۔ مُتَّقِدٌ۔ اِتَّقِدْ۔ لَا تَتَّقِدْ +

مثال یائی میں کہا جائیگا۔ اَیْسَرَ۔ یُوْسِرُ۔ اِیْسَارًا۔ اِسْتَیْقَظَ۔ یَسْتَیْقِظُ اِسْتِیْقَاظًا +

تکمیل | قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ دو قاعدے اور بھی یاد رکھنے کے لائق ہیں +

(۶) جو واؤ فَ کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو۔ اُس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْہٌ۔ اَدْؤُرٌ کہ اصل میں وُجُوْہٌ۔ اَدْوُرٌ۔ تھا +

بعض صرفی واؤ مکسور کو بھی جو فَ کلمہ میں واقع ہو۔ ہمزہ سے بدل لیتے ہیں جیسے اِشَاحٌ۔ اِسَادَةٌ کہ اصل میں وِشَاحٌ۔ وِسَادَةٌ تھا۔

اور واؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ۔ اَنَاةٌ کہ اصل میں وَحَدٌ۔ وَنَاةٌ تھا +

(۷) اگر دو واؤ اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلا واؤ وجوباً ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے اَوَاصِلُ۔ اُوَیْصِلٌ کہ اصل میں وَوَاصِلُ وُوَیْصِلٌ تھا۔ پہلا جمع وَاصِلَةٌ اور دوسرا التصغیر وَاصِلٌ کی ہے +

اگر دوسرا واؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْدِیَ کہ اصل میں وُوْدِیَ تھا اور اُوْلٰی میں کہ اصل میں وُوْلٰی تھا۔ اَوَّلُ کی موافقت کے لحاظ سے واؤ وجوباً ہمزہ ہوا +

سوالات

الف ۔ (۱) يَهَبُ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ واؤ کس طرح حذف ہوا ؟

(۲) مِيزَانٌ کیا کلمہ ہے یٰ اس میں کہاں سے آئی ہے ؟

(۳) عِدَةٌ کیا کلمہ ہے اور اس کی ۃ کیسی ہے ؟

(۴) يُوْعِلُ کا عین کلمہ مکسور ہے و کیوں نہیں گرا ؟

(۵) یٰ ساکن ماقبل مضموم کا ضمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے ؟

(۶) جب اسم ظرف ابواب صحیح اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے ؟

ب ۔ (۱) اُوْلیٰ اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی ؟

(۲) اِتَّخَذَ اور اِتَّسَرَ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی ؟

ج ۔ (۱) وَعَدَ سے باب افعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا ؟

(۲) وَصَلَ سے باب افتعال کی نفی جحد بلم اور وجب سے باب استفعال کی نہی غائب کیا آئیگی ؟

د ۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ معتل الفاء ہوں انکو بیان کرو ؟

(۱) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا)

(۲) اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (خدا بے نیاز ہے نہ کوئی اس سے پیدا ہوا ہی اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے) +

(۳) فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ (پس مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو) (۴) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ (زمین تو اللہ تعالیٰ کی ہے جسے چاہتا ہے اُس کا وارث بنا دیتا ہے) +

(۵) وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اس کیلئے کافی ہے)

(۶) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا) +

(۷) مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا (ان کی کہاوت آگ جلانے والے کی کہاوت ہے) +

سبق نمبر (۳۲ و ۳۳)

اجوف کا بیان

اجوف واوی[1] ابواب ذیل سے آتا ہے:-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے قَالَ یَقُوْلُ (اَلْقَوْلُ بات کرنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَافَ یَخَافُ (اَلْخَوْفُ ڈرنا)

اجوف یائی ابواب ذیل سے آتا ہے۔

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے بَاعَ یَبِیْعُ (اَلْبَیْعُ بیچنا)

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ جیسے نَالَ یَنَالُ (اَلنَّیْلُ پانا)

ان میں سے سَمِعَ یَسْمَعُ کثیر الوقوع ہے اور اس سے کم ضَرَبَ یَضْرِبُ اور سب سے کم نَصَرَ یَنْصُرُ ۔

اجوف کے متعدد صیغوں میں تعلیل ہوتی ہے اور اس کیلئے چند قاعدے ہیں- ان سب کا ایک جا درج کرنا موجب تطویل سمجھ کر ہر ایک گردان کے محاذ میں پہلے تعلیل لکھی گئی ہے. پھر جس قاعدے سے تعلیل ہوئی وہ قاعدہ اسی مقام پر علیحدہ درج کیا گیا ہے جیسا کہ بیانات آئندہ کے دیکھنے سے واضح ہوگا۔

---

[1] قلیل طور پر اجوف واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ. کَرُمَ یَکْرُمُ سے اور اجوف یائی نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے جیسے

طَاحَ یَطِیْحُ اجوف واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلطَّوْحُ ہلاک کرنا)

طَالَ یَطُوْلُ اجوف واوی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلطُّوْلُ دراز ہونا)

بَادَ یَبُوْدُ اجوف یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْبُیُوْدُ ہلاک ہونا)

گردان ماضی معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَالَ	بَاعَ	خَافَ	قَالَ بَاعَ ۔ خَافَ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ ۔ خَوِفَ تھا ۔ واوؔ ۔ یؔ متحرک ماقبل انکا مفتوح (واوؔ ۔ یؔ) کو الف سے بدلا (قاعدہ) یہی تعلیل قَالَا ۔ قَالُوْ ۔ قَالَتْ ۔ قَالَتَا اور اسکی امثال میں جاری ہوگی +	(قاعدہ ۷) جو واؤ اور ی متحرک ہوں اور ماقبل ان کا مفتوح ہو تو وہ (واؤ ۔ ی) الف سے بدل جاتی ہیں جیسے قَالَ بَاعَ +
قَالَا	بَاعَا	خَافَا		
قَالُوْا	بَاعُوْا	خَافُوْا		
قَالَتْ	بَاعَتْ	خَافَتْ		
قَالَتَا	بَاعَتَا	خَافَتَا		
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	قُلْنَ ۔ بِعْنَ ۔ خِفْنَ ۔ اصل میں قَوَلْنَ بَیَعْنَ خَوِفْنَ تھا ۔ (واوؔ ۔ یؔ) متحرک ماقبل مفتوح واوؔ ۔ یؔ کو الف سے بدلا (قاعدہ) دو ساکن جمع ہوئے ۔ الف اجتماع ساکنین سے گر گیا ۔ بعد ازاں فؔ کلمہ کے فتحہ کو قُلْنَ میں ضمہ سے بدلا (کہ عین کلمہ واوؔ اور ماضی غیر مکسور العین ہے) اور بِعْنَ خِفْنَ میں کسرہ سے (کہ پہلے میں عین کلمہ (ی) اور دوسرے میں ماضی مکسور العین ہے ازقاعدہ ۹) آخر تک یہی تعلیل چلیگی	(قاعدہ ۹) جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ (واؤ ۔ ی) بسبب اجتماع ساکنین کے گر جائے تو فا کلمہ کو اگر وہ کلمہ یائی ہو یا ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ اور اگر واوی غیر مکسور العین ہو تو ضمہ دیا جاتا ہے
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ		
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا		
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ		
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ		
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا		
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ		
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ		
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا		

اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے :-

(۱) (وؔ ۔ یؔ ۔ فؔ) کلمے میں نہ ہو جیسے تَوَسَّطَ و تَیَقَّظَ +

(۲) عین کلمہ ناقص یا بالصورت عین ناقص کے نہ ہو جیسے طَوٰی و اِرْعَوٰی +

(۳) الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو جیسے دَعَوَا و رَمَیَا +

(۴) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہو جیسے طَوِیْلٌ و غَیُوْرٌ +

(۵) یائے مشدد اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو جیسے عَلَوِیٌّ و اِخْشَیَنَّ +

(۶) وہ کلمہ ایسے کلمہ کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل کا قاعدہ مفقود ہے جیسے عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ و اِجْتَوَرَ بمعنی تَجَاوَرَ کہ ان دونوں میں واوؔ کا ماقبل ساکن مانع تعلیل ہے +

گردان ماضی مجہول

واوی	یائی	واوی
قِیلَ	بِیعَ	خِیفَ
قِیلَا	بِیعَا	خِیفَا
قِیلُوْا	بِیعُوْا	خِیفُوْا
قِیلَتْ	بِیعَتْ	خِیفَتْ
قِیلَتَا	بِیعَتَا	خِیفَتَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ
قُلْتَ	بِعْتَ	خِفْتَ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُمْ	بِعْتُمْ	خِفْتُمْ
قُلْتِ	بِعْتِ	خِفْتِ
قُلْتُمَا	بِعْتُمَا	خِفْتُمَا
قُلْتُنَّ	بِعْتُنَّ	خِفْتُنَّ
قُلْتُ	بِعْتُ	خِفْتُ
قُلْنَا	بِعْنَا	خِفْنَا

تعلیل

قِیلَ۔ بِیعَ۔ خِیفَ اصل میں قُوِلَ۔ بُیِعَ۔ خُوِفَ تھا۔ کسرہ وَ۔ یَ پر دشوار تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کر کے ماقبل کو دیا۔ قِوْلَ۔ بِیْعَ۔ خِوْفَ ہوا۔ (قاعدہ نمبر ۱۰) پھر قِوْلَ اور خِوْفَ میں وَ ساکن ماقبل مکسور وَ کو یَ سے بدلا۔ اور بِیْعَ اپنی حالت پر رہا۔ (قاعدہ ۱۰) +

قُلْنَ بِعْنَ۔ خِفْنَ اصل میں قُوِلْنَ۔ بُیِعْنَ۔ خُوِفْنَ تھا کسرہ وَ۔ یَ پر دشوار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دیا (قاعدہ ۱۰) وَ۔ یَ اجتماع ساکنین سے گر گئے۔ اب قُلْنَ کا کسرہ ضمہ سے بدلا اور بِعْنَ خِفْنَ کا کسرہ بحال رہا +

(قاعدہ ۹) +

قاعدہ ۱۰:-

جو وَ۔ یَ کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو اس کا کسرہ بعد ازالہ حرکت ماقبل کو دیں گے اگر وَ ہے تو یَ سے بدل جائے گی۔ اور یَ ہے تو قائم رہے گی +

سبق نمبر (۳۴)

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
يَقُولُ	يَبِيعُ	يَخَافُ	يَقُولُ۔ يَبِيعُ يَخَافُ اصل میں يَقْوُلُ يَبْيِعُ۔ يَخْوَفُ تھا۔ (وَ۔یَ) متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن حرکت (وَ۔یَ) کی ماقبل کو دی يَقُولُ۔ يَبِيعُ ہوا (قاعدہ ۱۱) اور يَخْوَفُ میں یہ کہا جائیگا کہ وَ اصل میں متحرک تھا اب ماقبل اس کا مفتوح ہوا (وَ۔ الف) سے بدلکر يَخَافُ بنا (قاعدہ ۱۱) يَقُلْنَ يَبِعْنَ يَخَفْنَ اصل میں يَقْوُلْنَ۔ يَبْيِعْنَ يَخْوَفْنَ تھا حرکت (وَ۔یَ) کی ماقبل کو دی ۔ (قاعدہ ۱۱) واؤ۔ یَ اجتماع ساکنین سے گر گئے يَقُلْنَ يَبِعْنَ ہوا۔ يَخْوَفْنَ میں بعد نقل حرکت وَ کو الف سے بدلا۔ (قاعدہ ۱۱) الف بسبب اجتماع ساکنین کے حذف ہوا ۔	(قاعدہ ۱۱) جو (وَ۔یَ) متحرک مابعد حرف ساکن کے واقع ہو اس کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیجائیگی اور وہ حرکت فتحہ ہو تو (وَ۔یَ) سے بدلیں گے۔ اگر ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ واؤ سے اور کسرہ یَ سے نقل کیا گیا تو وہ دونوں اپنی حالت پر رہیں گے۔ اور اگر ضمہ ی سے اور کسرہ واؤ سے نقل کیا گیا ہو تو موافق اس حرکت کے بدل جائیں گے
يَقُولَانِ	يَبِيعَانِ	يَخَافَانِ		
يَقُولُونَ	يَبِيعُونَ	يَخَافُونَ		
تَقُولُ	تَبِيعُ	تَخَافُ		
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ		
يَقُلْنَ	يَبِعْنَ	يَخَفْنَ		
تَقُولُ	تَبِيعُ	تَخَافُ		
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ		
تَقُولُونَ	تَبِيعُونَ	تَخَافُونَ		
تَقُولِيْنَ	تَبِيعِيْنَ	تَخَافِيْنَ		
تَقُولَانِ	تَبِيعَانِ	تَخَافَانِ		
تَقُلْنَ	تَبِعْنَ	تَخَفْنَ		
أَقُولُ	أَبِيعُ	أَخَافُ		
نَقُولُ	نَبِيعُ	نَخَافُ	... ...	

(اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے)

(۱) وَ۔یَ فعل یا مصدر یا مشتق کے عین کلمے میں واقع ہوں (۲) ان کے ماقبل حرف لین زائدہ نہ ہو جیسے كُوِيعَ۔ سَيِّدٌ ۔ (۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اِجْوَنْدَدَ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ (۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے يَقْوِي۔ يَحْيِيٰ۔ (۵) وہ کلمہ باب افعلال اور افعیلال سے نہ ہو جیسے اِسْوَادَّ و اِعْوَرَّ ۔ (۶) وہ کلمہ صیغہ تعجب اور مِفْعَلٌ اور مِفْعَالٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقْوَلَهٗ، وَ اَقْوِلْ بِهٖ مِقْوَلٌ۔ مِقْوَالٌ ۔

سبق نمبر ۳۵

گردانِ مضارع مجہول

واوی	یائی	واوی	تعلیل
یُقَالُ	یُبَاعُ	یُخَافُ	یُقَالُ ۔ یُبَاعُ ۔ یُخَافُ اصل میں یُقْوَلُ یُبْیَعُ ۔ یُخْوَفُ تھا ۔ وَ ۔ یَ متحرک ماقبل اُس کا حرفِ صحیح ساکن ۔ حرکت وَ ۔ یَ کی ماقبل کو دی (قاعدہ ۱۱) ؛
یُقَالَانِ	یُبَاعَانِ	یُخَافَانِ	پھر یہ کیا کہ وَ ۔ یَ اصل میں متحرک تھے اب ماقبل اُن کا مفتوح ہوا ۔ وَ ۔ یَ کو الف سے بدلا ۔ (قاعدہ ۱۱)
یُقَالُوْنَ	یُبَاعُوْنَ	یُخَافُوْنَ	یُقَلْنَ ۔ یُبَعْنَ ۔ یُخَفْنَ اصل میں یُقْوَلْنَ ۔ یُبْیَعْنَ ۔ یُخْوَفْنَ تھا تعلیل مثل یَخَفْنَ معروف کے ہے ؛
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
یُقَلْنَ	یُبَعْنَ	یُخَفْنَ	
تُقَالُ	تُبَاعُ	تُخَافُ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَالُوْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُخَافُوْنَ	
تُقَالِیْنَ	تُبَاعِیْنَ	تُخَافِیْنَ	
تُقَالَانِ	تُبَاعَانِ	تُخَافَانِ	
تُقَلْنَ	تُبَعْنَ	تُخَفْنَ	
اُقَالُ	اُبَاعُ	اُخَافُ	
نُقَالُ	نُبَاعُ	نُخَافُ	

سبق نمبر (۱۳۶)

بحث نفی تاکید بہ لن فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بہ لم فعل مضارع معروف		
لَنْ يَّقُوْلَ	لَنْ يَّبِيْعَ	لَنْ يَّخَافَ	لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَبِعْ	لَمْ يَخَفْ
لَنْ يَّقُوْلَا	لَنْ يَّبِيْعَا	لَنْ يَّخَافَا	لَمْ يَقُوْلَا	لَمْ يَبِيْعَا	لَمْ يَخَافَا
لَنْ يَّقُوْلُوْا	لَنْ يَّبِيْعُوْا	لَنْ يَّخَافُوْا	لَمْ يَقُوْلُوْا	لَمْ يَبِيْعُوْا	لَمْ يَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِيْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ يَّقُلْنَ	لَنْ يَّبِعْنَ	لَنْ يَّخَفْنَ	لَمْ يَقُلْنَ	لَمْ يَبِعْنَ	لَمْ يَخَفْنَ
لَنْ تَقُوْلَ	لَنْ تَبِيْعَ	لَنْ تَخَافَ	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَبِعْ	لَمْ تَخَفْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَبِيْعُوْا	لَنْ تَخَافُوْا	لَمْ تَقُوْلُوْا	لَمْ تَبِيْعُوْا	لَمْ تَخَافُوْا
لَنْ تَقُوْلِيْ	لَنْ تَبِيْعِيْ	لَنْ تَخَافِيْ	لَمْ تَقُوْلِيْ	لَمْ تَبِيْعِيْ	لَمْ تَخَافِيْ
لَنْ تَقُوْلَا	لَنْ تَبِيْعَا	لَنْ تَخَافَا	لَمْ تَقُوْلَا	لَمْ تَبِيْعَا	لَمْ تَخَافَا
لَنْ تَقُلْنَ	لَنْ تَبِعْنَ	لَنْ تَخَفْنَ	لَمْ تَقُلْنَ	لَمْ تَبِعْنَ	لَمْ تَخَفْنَ
لَنْ اَقُوْلَ	لَنْ اَبِيْعَ	لَنْ اَخَافَ	لَمْ اَقُلْ	لَمْ اَبِعْ	لَمْ اَخَفْ
لَنْ نَّقُوْلَ	لَنْ نَّبِيْعَ	لَنْ نَّخَافَ	لَمْ نَقُلْ	لَمْ نَبِعْ	لَمْ نَخَفْ

(قَاعِدَہ ۱۲) جو حرف علت کہ حالت جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو حرف علت اپنی جگہ آجائیگا جیسے لَمْ يَقُلْ میں لام ضمہ کے ساتھ الف ضمیر کا متصل ہوا تو لَمْ يَقُوْلَا بن گیا ۔

سبق نمبر (۳۷)

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
قُلْ [1]	بِعْ [1]	خَفْ [1]	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
قُوْلَا [2]	بِيْعَا [2]	خَافَا [2]	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُوْلُوْا	بِيْعُوْا	خَافُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	لَا تَبِيْعُوْا	لَا تَخَافُوْا
قُوْلِيْ	بِيْعِيْ	خَافِيْ	لَا تَقُوْلِيْ	لَا تَبِيْعِيْ	لَا تَخَافِيْ
قُوْلَا	بِيْعَا	خَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنَ	بِعْنَ	خِفْنَ	لَا تَقُلْنَ	لَا تَبِعْنَ	لَا تَخَفْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِيَقُلْ	لِيَبِعْ	لِيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِعْ	لَا يَخَفْ
لِيَقُوْلَا	لِيَبِيْعَا	لِيَخَافَا	لَا يَقُوْلَا	لَا يَبِيْعَا	لَا يَخَافَا
لِيَقُوْلُوْا	لِيَبِيْعُوْا	لِيَخَافُوْا	لَا يَقُوْلُوْا	لَا يَبِيْعُوْا	لَا يَخَافُوْا
لِتَقُلْ	لِتَبِعْ	لِتَخَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِعْ	لَا تَخَفْ
لِتَقُوْلَا	لِتَبِيْعَا	لِتَخَافَا	لَا تَقُوْلَا	لَا تَبِيْعَا	لَا تَخَافَا
لِيَقُلْنَ	لِيَبِعْنَ	لِيَخَفْنَ	لَا يَقُلْنَ	لَا يَبِعْنَ	لَا يَخَفْنَ
لِاَقُلْ	لِاَبِعْ	لِاَخَفْ	لَا اَقُلْ	لَا اَبِعْ	لَا اَخَفْ
لِنَقُلْ	لِنَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَقُلْ	لَا نَبِعْ	لَا نَخَفْ

[1] اصل میں اُقْوُلْ ۔ اِبْيِعْ ۔ اِخْوَفْ تھا۔ بموجب (قاعدہ ۱۱) و۔ ی کی حرکت ماقبل کو دیکر و۔ ی کو اجتماع ساکنین سے گرادیا بسبب متحرک ہوجانے ف کلمہ کے ہمزۂ وصل کی حاجت نہ رہی۔ [2] اصل میں اُقْوُلَا۔ اِبْيِعَا۔ اِخْوَفَا تھا بموجب (قاعدہ ۱۱) و۔ ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ کی ضرورت نہ رہی۔ حرفِ علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے قائم رہا۔

سبق نمبر (۳۸ و ۳۹)

اسم فاعل کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
قَائِلٌ	بَائِعٌ	خَائِفٌ	قَائِلٌ ۔ بَائِعٌ ۔ خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ ۔ بَائِعٌ ۔ خَاوِفٌ تھا۔ واؤ یٰ مکسور بعد الف زائد کے واقع ہو کر ہمزہ سے بدلا۔ اور قَائِلٌ ۔ بَائِعٌ ۔ خَائِفٌ ہو گیا +	(قاعدہ ۱۳) جو واؤ یٰ مکسور بجائے عین کلمہ فاعل بعد الف زائد کے واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو وہ ہمزہ سے بدل جاتی ہے +
قَائِلَانِ	بَائِعَانِ	خَائِفَانِ		
قَائِلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	خَائِفُوْنَ		
قَائِلَةٌ	بَائِعَةٌ	خَائِفَةٌ		
قَائِلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	خَائِفَتَانِ		
قَائِلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	خَائِفَاتٌ		

اسم مفعول کی بحث

واوی	یائی	واوی	تعلیل
مَقُوْلٌ	مَبِيْعٌ	مَخُوْفٌ	مَقُوْلٌ ۔ مَبِيْعٌ ۔ مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ ۔ مَبْيُوْعٌ ۔ مَخْوُوْفٌ تھا۔ واؤ یٰ متحرک ماقبل اس کا حرف صحیح ساکن واؤ ۔ یٰ کی حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۱) مَقُوْوْلٌ مَبُيْوْعٌ ۔ مَخُوْوْفٌ ہوا۔ واؤ یٰ اجتماع ساکنین سے گر گئے ۔ مَقُوْلٌ ۔ مَبُوْعٌ ۔ مَخُوْفٌ ہوا ۔ مَبُوْعٌ میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا تاکہ واوی اور یائی میں فرق ہو جائے
مَقُوْلَانِ	مَبِيْعَانِ	مَخُوْفَانِ	
مَقُوْلُوْنَ	مَبِيْعُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ	
مَقُوْلَةٌ	مَبِيْعَةٌ	مَخُوْفَةٌ	
مَقُوْلَتَانِ	مَبِيْعَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ	
مَقُوْلَاتٌ	مَبِيْعَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ	

مِبُوْعٌ ہوا۔ اب واؤ ساکن ماقبل اس کا مکسور کو یٰ سے بدلا مَبِيْعٌ ہوا +

تنبیہ

اجوف یائی کے مفعول تصحیح زیادہ مستعمل ہے۔ جیسے مَدْيُوْنٌ (قرضدار) مَعْيُوْبٌ (عیب دار) اور اجوف واوی میں تعلیل زیادہ اور تصحیح کم۔ جیسے مَصْوُوْنٌ (نگہداشتہ شدہ) +

اِفعال		اِستفعال		اِفتعال		اِنفعال		تفعیل		تفعّل		مُفاعلة		تفاعُل	
واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی	واوی	یائی
اَلْاِقَامَۃُ کھڑا کرنا	اَلْاِطَارَۃُ اڑانا	اَلْاِسْتِعَانَۃُ مدد مانگنا	اَلْاِسْتِمَالَۃُ باتوں سے خوش کرنا	اَلْاِجْتِیَابُ جنگل کو طے کرنا	اَلْاِخْتِیَارُ چننا	اَلْاِنْقِیَادُ فرماں بردار ہونا	اَلْاِنْقِیَاضُ دیوار پھٹنا	اَلتَّجْوِیْزُ روا رکھنا	اَلتَّمْیِیْزُ جدا کرنا	اَلتَّقَوُّلُ افترا باندھنا	اَلتَّبَیُّنُ ظاہر ہونا ظاہر کرنا	اَلْمُعَاوَنَۃُ باہم مدد کرنا	اَلْمُعَایَنَۃُ آنکھ سے دیکھنا	اَلتَّنَاوُلُ پکڑنا	اَلتَّدَایُنُ ادھار خرید و فروخت کرنا
اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ	جَوَّزَ	مَیَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَیَّنَ	عَاوَنَ	عَایَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَایَنَ
یُقِیْمُ	یُطِیْرُ	یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَمِیْلُ	یَجْتَابُ	یَخْتَارُ	یَنْقَادُ	یَنْقَاضُ	یُجَوِّزُ	یُمَیِّزُ	یَتَقَوَّلُ	یَتَبَیَّنُ	یُعَاوِنُ	یُعَایِنُ	یَتَنَاوَلُ	یَتَدَایَنُ
اِقَامَۃً	اِطَارَۃً الخ	اِسْتِعَانَۃً	اِسْتِمَالَۃً	اِجْتِیَابًا	اِخْتِیَارًا	اِنْقِیَادًا الخ	اِنْقِیَاضًا	تَجْوِیْزًا	تَمْیِیْزًا الخ	تَقَوُّلًا الخ	تَبَیُّنًا الخ	مُعَاوَنَۃً الخ	مُعَایَنَۃً الخ	تَنَاوُلًا الخ	تَدَایُنًا
مُقِیْمٌ	واوی اصل میں اَقْوَمَ یُقْوِمُ اِقْوَامًا مُقْوِمٌ الخ اور یائی " اَطْیَرَ یُطْیِرُ اِطْیَارًا مُطْیِرٌ الخ	مُسْتَعِیْنٌ	واوی اصل میں اِسْتَعْوَنَ یَسْتَعْوِنُ اِسْتِعْوَانًا مُسْتَعْوِنٌ الخ اور یائی " اِسْتَمْیَلَ یَسْتَمْیِلُ اِسْتِمْیَالًا مُسْتَمْیِلٌ الخ	مُجْتَابٌ	واوی اصل میں اِجْتَوَبَ یَجْتَوِبُ اِجْتِوَابًا مُجْتَوِبٌ الخ اور یائی " اِخْتَیَرَ یَخْتَیِرُ اِخْتِیَارًا مُخْتَیِرٌ الخ	مُنْقَادٌ	واوی اصل میں اِنْقَوَدَ یَنْقَوِدُ اِنْقِوَادًا مُنْقَوِدٌ الخ اور یائی " اِنْقَیَضَ یَنْقَیِضُ اِنْقِیَاضًا مُنْقَیِضٌ الخ	ان چار بابوں میں تعلیل نہیں ہوتی۔ گردان بعینہٖ مثل صحیح کے سمجھو۔							
اُقِیْمَ		اُسْتُعِیْنَ		اُجْتِیْبَ		٠									
یُقَامُ		یُسْتَعَانُ		یُجْتَابُ		٠									
اِقَامَۃً		اِسْتِعَانَۃً		اِجْتِیَابًا		٠									
مُقَامٌ		مُسْتَعَانٌ		مُجْتَابٌ		٠									
اَقِمْ		اِسْتَعِنْ		اِجْتَبْ		اِنْقَدْ									
لَا تُقِمْ		لَا تَسْتَعِنْ		لَا تَجْتَبْ		لَا تَنْقَدْ									

تنبیہ:۔ (۱) باب افعال و استفعال کے ماضی معروف اور مضارع مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ و یُبَاعُ کے ہے ماضی مجہول اور مضارع معروف اور اسم فاعل کی تعلیل یوں ہوئی کہ کسرہ و ی پر ثقیل تھا ماقبل کو دیا لیکن پھر واوی میں و بقاعدہ میزان ی ہوگیا۔ مصدر کی تعلیل میں یہ قاعدہ مستعمل ہے کہ جو و ی ایسے مصدروں کے عین کلمے میں واقع ہو وہ برعایت موافقت فعل الف ہو جاتا ہے۔ پھر الف کو بسبب اجتماع ساکنین کے حذف کرکے اس کے عوض اخیر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں۔ تنبیہ (۲) باب افتعال اور انفعال کے ماضی معروف اور مضارع معروف و مجہول اور اسم فاعل اور مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ و یُبَاعُ کے ہے اور ماضی مجہول کی مثل قِیْلَ و بِیْعَ کے مصدر واوی کی تعلیل میں یہ کہا جائیگا کہ و مصدر کے عین کلمہ میں واقع ہوکر برعایت موافقت فعل ی ہوگیا۔ ان دونوں بابوں میں اسم فاعل و اسم مفعول و اسم ظرف صورتاً میں ایک اور اصل میں مختلف ہیں۔ اسم فاعل مکسور العین اور باقی مفتوح العین ہوتے ہیں۔

سوالات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے ؟
(۲) تصرفات لفظی میں سے کون سا قاعدہ اجوف میں برتا جاتا ہے ؟
(۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے ؟ مثال دیکر سمجھاؤ ؟
(۴) تَخَافُ میں کیا تعلیل ہوئی اور واو ساکن بعد فتحہ کے کس طرح الف ہو گیا ؟
(۵) بِیْعَا (تثنیہ بِعْ) میں کس قاعدے سے یائے محذوف لوٹ آئی ہے ؟
(۶) مَبِیْعٌ اور مَقُوْلٌ کی تعلیل کرو اور بتلاؤ کہ مَعْیُوْبٌ بلا تعلیل بھی بولا جا سکتا ہے ؟ +

ب (۱) قُلْنَ ۔ بِعْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے ہر ایک کی اصل مع تعلیل بیان کرو ؟
(۲) خِفْنَ اور بِعْنَ میں کیا فرق ہے ؟ اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں ؟

ج (۱) قَامَ باب افعال میں لاکر نفی جحد بلم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے ؟ +
(۲) بَاعَ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانو اور بتاؤ کہ یٰ کے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے ؟

د ۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں انکو بیان کرو ؟
(۱) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ (اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا)
(۲) زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ (ہم نے نچلے آسمان کو ستاروں سے زینت دی)
(۳) شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ (ہر کام میں اُن سے مشورہ لے) +
(۴) اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو) +
(۵) تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (نیک کام میں ایکدوسرے کو مدد دو) +
(۶) اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں) +
(۷) اِبْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ (گریہ زاری سے اس کی آنکھیں سفید

سبق نمبر ۴۰ و ۴۱

ناقص کا بیان

ناقص واوی[1] ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے دَعَا یَدْعُوْ (اَلدُّعَاءُ وَالدَّعْوَۃُ بلانا) ٭

(۲) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے رَضِیَ یَرْضٰی (اَلرِّضْوَانُ خوشنود ہونا) ٭

کَرُمَ یَکْرُمُ سے جیسے رَخُوَ یَرْخُوْ (اَلرَّخْوَۃُ سست ہونا) ٭

فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے مَحَا یَمْحٰی (اَلْمَحْوُ مٹانا) ٭

ناقص یائی ابواب ذیل سے آتا ہے :-

(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے رَمٰی یَرْمِیْ (اَلرَّمْیُ تیراندازی کرنا) ٭

(۲) فَتَحَ یَفْتَحُ سے جیسے سَعٰی یَسْعٰی۔ (اَلسَّعْیُ کوشش کرنا) ٭

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے خَشِیَ یَخْشٰی (اَلْخَشْیَۃُ ڈرنا) ٭

ناقص میں جو تعلیلیں ہوتی ہیں ہر صیغے کے محاذات میں لکھی گئی ہیں ٭ اور ان کے قواعد بھی موقع موقع پر تحریر ہوئے ہیں جیسا کہ گردانوں سے ظاہر ہوگا ٭

---

[1] قلیل طور پر ناقص واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور ناقص یائی کَرُمَ یَکْرُمُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ سے بھی آتا ہے۔ جیسے

جَثٰی یَجْثِیْ ناقص واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے (اَلْجُثُوُّ گھٹنوں پر بیٹھنا)

نَهُوَ یَنْهُوْ ناقص یائی باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے (اَلنِّهَایَۃُ کمال عقل کو پہنچنا)

کَنٰی یَکْنُوْ ناقص یائی باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے (اَلْکِنَایَۃُ پوشیدہ بات کرنا)

گردانِ ماضی معروف

واوی	یائی	تعلیل
دَعَا	رَمٰی	اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے (و-ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوگیا۔ (قاعدہ ۸)
دَعَوَا	رَمَیَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ قاعدہ نمبر ۸ کی تیسری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے
دَعَوْا	رَمَوْا	اصل میں دَعَوُوْا۔ رَمَیُوْا تھے (و-ی) متحرک بعد فتحہ کے الف ہوا اب الف اور واؤ دو ساکن اکٹھے ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا
دَعَتْ	رَمَتْ	اصل میں دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ تھے ؛
دَعَتَا	رَمَتَا	اصل میں دَعَوَتَا اور رَمَیَتَا تھے (و-ی) الف ہوا ۔ چونکہ تائے تانیث ساکن کے حکم میں ہے ۔ اس لئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا ۔
دَعَوْنَ	رَمَیْنَ	بروزن نَصَرْنَ ۔ ضَرَبْنَ اپنی اصل پر ہیں ؛
دَعَوْتَ	رَمَیْتَ	یہ سب صیغے اپنی اصل پر ہیں ؛
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	
دَعَوْتِ	رَمَیْتِ	
دَعَوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ	رَمَیْتُنَّ	
دَعَوْتُ	رَمَیْتُ	
دَعَوْنَا	رَمَیْنَا	

فائدہ :- جو الف اصل میں واؤ ہو اس کو بصورت الف اور جو الف اصل میں یا ہو اس کو بصورت ی لکھتے ہیں جیسے دَعَا (دَعَوَ) اور رَمٰی (رَمَیَ) ؛

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
رَضِیَ	اصل میں رَضِوَ تھا وؔ طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر یؔ ہو گیا (ق ۱۴) ◆	(قاعدہ نمبر ۱۴) جو واؤ کسرہ کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہو وہ یؔ ہو جاتا ہے ◆
رَضِیَا	اصل میں رَضِوَا تھا تعلیل مثل رَضِیَ کے	(قاعدہ نمبر ۱۵) جب اس کلمہ میں کہ جس کے حرف علت مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ اور اس کے بعد جو ہو تو ساکن کر کے ماقبل کی حرکت گرا کر اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں ◆
رَضُوْا	اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ وؔ۔ یؔ سے بدل کر رَضِیُوْا ہوا۔ ضمہ یؔ پر دشوار تھا ماقبل کو دیا یؔ بسبب اجتماع ساکنین کے گر گئی (ق ۱۵) ◆	اگر واؤ یؔ کے بعد ہو تو حذف کر دیتے ہیں ◆
رَضِیَتْ رَضِیَتَا	اصل میں { رَضِوَتْ / رَضِوَتَا } ہے تعلیل مثل رَضِیَ کے	
رَضِیْنَ رَضِیْتَ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُمْ رَضِیْتِ رَضِیْتُمَا رَضِیْتُنَّ رَضِیْتُ رَضِیْنَا	ان سب صیغوں میں وؔ۔ یا سے بدلا ہے	

سبق نمبر ۴۲ گردان ماضی مجہول

واوی	تعلیل	یائی	تعلیل	واوی	تعلیل
دُعِیَ	اصل میں دُعِوَ تھا و طرف میں بعد کسرہ کے واقع ہو کر ی ہو گیا (قاعدہ ۱۱)	رُمِیَ	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَ	اصل میں رُضِوَ تھا تعلیل مثل رَضِیَ معروف (ق ۱۱)
دُعِیَا	اصل میں دُعِوَا تھا	رُمِیَا	اپنے اصل پر ہے	رُضِیَا	اصل میں رُضِوَا تھا
دُعُوْا	اصل میں دُعِوُوْا تھا	رُمُوْا	اصل میں رُمِیُوْا تھا۔ ضمہ ی پر دشوار تھا ماقبل کو دیا۔ ی بسبب اجتماع ساکنین گر گئی (ق ۱۵)	رُضُوْا	اصل میں رُضِوُوْا تھا تعلیل مثل رَضُوْا معروف (ق ۱۵)
دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا	ان سب صیغوں میں ی و سے بدلا ہوا ہے +	رُمِیَتْ رُمِیَتَا رُمِیْنَ رُمِیْتَ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُمْ رُمِیْتِ رُمِیْتُمَا رُمِیْتُنَّ رُمِیْتُ رُمِیْنَا	یہ سب صیغے اصل پر ہیں +	رُضِیَتْ رُضِیَتَا رُضِیْنَ رُضِیْتَ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُمْ رُضِیْتِ رُضِیْتُمَا رُضِیْتُنَّ رُضِیْتُ رُضِیْنَا	ان صیغوں میں و ی سے بدلا ہوا ہے

سبق نمبر (۳۴)

گردان مضارع معروف

واوی	یائی	تعلیل
یَدْعُوْا	یَرْمِیْ	اصل میں یَدْعُوْا و یَرْمِیْ تھے ضمہ و۔ی پر دشوار تھا
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمُوْنَ	اصل میں یَدْعُوُوْنَ و یَرْمِیُوْنَ تھے۔ ضمہ وٗ۔ یٗ پر دشوار تھا۔ یَدْعُوُوْنَ میں وٗ کو ساکن کیا (ق ۱۶) یَرْمِیُوْنَ میں حرکت ماقبل کو دی (ق ۱۵) اجتماع ساکنین سے وٗ۔ یٗ گر گئے +
تَدْعُوْا	تَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ کے
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	اپنی اصل پر ہیں۔
یَدْعُوْنَ	یَرْمِیْنَ	بروزن یَنْصُرْنَ اور یَضْرِبْنَ اپنی اصل پر ہیں
تَدْعُوْا	تَرْمِیْ	مثل صیغہ ہائے واحد غائب
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب۔
تَدْعُوْنَ	تَرْمُوْنَ	مثل صیغہ ہائے جمع مذکر غائب۔
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ	اصل میں تَدْعُوِیْنَ اور تَرْمِیِیْنَ تھے کسرہ وٗ۔ یٗ پر دشوار تھا۔ تَدْعُوِیْنَ میں حرکت ماقبل کو دی۔ (ق ۱۷) تَرْمِیِیْنَ میں حرکت کو حذف کیا (ق ۱۸) وٗ۔ یٗ اجتماع ساکنین سے گر گئے +
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	مثل صیغہ ہائے تثنیہ مذکر غائب
تَدْعُوْنَ	تَرْمِیْنَ	بروزن تَنْصُرْنَ و تَضْرِبْنَ
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ
نَدْعُوْ	نَرْمِیْ	مثل یَدْعُوْ و یَرْمِیْ

قاعدہ

ق نمبر ۱۶:- جو حرف علّت لام کلمے میں مضموم اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو اس کی حرکت کو حذف کرتے ہیں پھر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

ق نمبر ۱۷:- جو حرف علّت لام کلمے میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مکسور نہ ہو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے بعد ی ہو۔ ورنہ حذف کرتے ہیں پھر بسبب اجتماع ساکنین کے گرا دیتے ہیں +

ق نمبر ۱۸- جو حرف علّت لام کلمے میں مکسور اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو اس کی حرکت کو حذف کرتے ہیں پھر اجتماع ساکنین کا ہو تو گرا دیتے ہیں +

بحث ناقص

واوی	تعلیل	قاعدہ
یَرْضیٰ	اصل میں یَرْضَوُ تھا وؔ تیسری جگہ تھا۔ اب چوتھی جگہ ہو گیا اور حرکت ماقبل اسکے مخالف تھی یؔ سے بدلا (ق ۱۹) اور یؔ بعد فتحہ کے الف ہو گیا	ق نمبر ۱۹:- جو وؔ کلمے میں تیسری جگہ۔ جب بسبب زیادتی کے چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہو۔ وہ وؔ۔ یؔ ہو جاتا ہے +
یَرْضَیَانِ	اصل میں یَرْضَوَانِ تھا وؔ کو یؔ سے بدلا (ق ۱۹)	
یَرْضَوْنَ	اصل میں یَرْضَوُوْنَ تھا وؔ کو یؔ سے بدلا (ق ۱۹) یَرْضَیُوْنَ ہوا۔ یؔ متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	
تَرْضیٰ	اصل میں تَرْضَوُ تھا مثل یَرْضیٰ +	
تَرْضَیَانِ	اصل میں تَرْضَوَانِ تھا مثل یَرْضَیَانِ +	
یَرْضَیْنَ	اصل میں یَرْضَوْنَ تھا بر وزن یَسْمَعْنَ کے وؔ بحکم قاعدہ (۱۹)	
تَرْضیٰ	مثل یَرْضیٰ	
تَرْضَیَانِ	مثل یَرْضَیَانِ +	
تَرْضَوْنَ	اصل میں تَرْضَوُوْنَ تھا مثل یَرْضَوْنَ کے عمل کیا +	
تَرْضَیْنَ	اصل میں تَرْضَوِیْنَ تھا۔ وؔ۔ یؔ سے بدلا تَرْضَیِیْنَ ہوا یؔ متحرک بعد فتحہ کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی۔	
تَرْضَیَانِ	مثل یَرْضَیَانِ۔	
تَرْضَیْنَ	مثل یَرْضَیْنَ۔	
اَرْضیٰ نَرْضیٰ	مثل یَرْضیٰ کے	

سبق (۴۴)

مضارع مجہول بحث ناقص

واوی	یائی	واوی
یُدْعٰی (اصل میں یُدْعَوُ تھا)	یُرْمٰی (اصل میں یُرْمَیُ تھا)	یُرْضٰی (اصل میں یُرْضَوُ تھا)
یُدْعَیَانِ	یُرْمَیَانِ	یُرْضَیَانِ
یُدْعَوْنَ (اصل میں یُدْعَوُوْنَ تھا)	یُرْمَوْنَ (اصل میں یُرْمَیُوْنَ تھا)	یُرْضَوْنَ (اصل میں یُرْضَوُوْنَ تھا)
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
یُدْعَیْنَ	یُرْمَیْنَ	یُرْضَیْنَ
تُدْعٰی	تُرْمٰی	تُرْضٰی
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَوْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْضَوْنَ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
تُدْعَیَانِ	تُرْمَیَانِ	تُرْضَیَانِ
تُدْعَیْنَ	تُرْمَیْنَ	تُرْضَیْنَ
اُدْعٰی	اُرْمٰی	اُرْضٰی
نُدْعٰی	نُرْمٰی	نُرْضٰی

سبق نمبر ۴۸

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف			بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف		
لن یدعو	لن یرمی	لن یرضی	لم یدع	لم یرم	لم یرض
لن یدعوا	لن یرمیا	لن یرضیا	لم یدعوا	لم یرمیا	لم یرضیا
لن یدعوا	لن یرموا	لن یرضوا	لم یدعوا	لم یرموا	لم یرضوا
لن تدعو	لن ترمی	لن ترضی	لم تدع	لم ترم	لم ترض
لن تدعوا	لن ترمیا	لن ترضیا	لم تدعوا	لم ترمیا	لم ترضیا
لن یدعون	لن یرمین	لن یرضین	لم یدعون	لم یرمین	لم یرضین
لن تدعو	لن ترمی	لن ترضی	لم تدع	لم ترم	لم ترض
لن تدعوا	لن ترمیا	لن ترضیا	لم تدعوا	لم ترمیا	لم ترضیا
لن تدعوا	لن ترموا	لن ترضوا	لم تدعوا	لم ترموا	لم ترضوا
لن تدعی	لن ترمی	لن ترضی	لم تدعی	لم ترمی	لم ترضی
لن تدعوا	لن ترمیا	لن ترضیا	لم تدعوا	لم ترمیا	لم ترضیا
لن تدعون	لن ترمین	لن ترضین	لم تدعون	لم ترمین	لم ترضین
لن ادعو	لن ارمی	لن ارضی	لم ادع	لم ارم	لم ارض
لن ندعو	لن نرمی	لن نرضی	لم ندع	لم نرم	لم نرض

تنبیہ

مضارع مجہول پر لن لگانے سے نفی تاکید بلن مجہول کے صیغے بنتے ہیں جیسے۔ لن یدعی۔ لن یرمی۔ لن یرضی تا آخر +

اور لم لگانے سے نفی جحد بلم کے صیغے۔ جیسے لم یدع۔ لم یرم۔ لم یرض تا آخر +

سبق نمبر (۴۶)

بحث امر حاضر معروف			بحث نہی حاضر معروف		
اُدْعُ	اِرْمِ	اِرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِرْضَوْا	لَا تَدْعُوْا	لَا تَرْمُوْا	لَا تَرْضَوْا
اُدْعِیْ	اِرْمِیْ	اِرْضَیْ	لَا تَدْعِیْ	لَا تَرْمِیْ	لَا تَرْضَیْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِیْنَ	اِرْضَیْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِیْنَ	لَا تَرْضَیْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف			بحث نہی غائب و متکلم معروف		
لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضَ	لَا يَدْعُ	لَا يَرْمِ	لَا يَرْضَ
لِيَدْعُوَا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْضَيَا	لَا يَدْعُوَا	لَا يَرْمِيَا	لَا يَرْضَيَا
لِيَدْعُوْا	لِيَرْمُوْا	لِيَرْضَوْا	لَا يَدْعُوْا	لَا يَرْمُوْا	لَا يَرْضَوْا
لِتَدْعُ	لِتَرْمِ	لِتَرْضَ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ	لَا تَرْضَ
لِتَدْعُوَا	لِتَرْمِيَا	لِتَرْضَيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا	لَا تَرْضَيَا
لِيَدْعُوْنَ	لِيَرْمِيْنَ	لِيَرْضَيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ	لَا يَرْمِيْنَ	لَا يَرْضَيْنَ
لِاَدْعُ	لِاَرْمِ	لِاَرْضَ	لَا اَدْعُ	لَا اَرْمِ	لَا اَرْضَ
لِنَدْعُ	لِنَرْمِ	لِنَرْضَ	لَا نَدْعُ	لَا نَرْمِ	لَا نَرْضَ

فائدہ :- (۱) مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں۔

فائدہ :- (۲) نون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع بالام تاکید پر آتا ہے ویسا ہی امر و نہی پر بھی۔ جیسے اُدْعُوَنَّ - اُدْعُوْنْ - لِيَدْعُوَنَّ - لِيَدْعُوْنْ - لَا تَدْعُوَنَّ - لَا تَدْعُوْنْ وغیرہ۔

اسم فاعل کی بحث

داعٍ	رامٍ	راضٍ	اصل میں داعِوٌ۔ رامِیٌ۔ راضِوٌ تھا داعِوٌ راضِوٌ میں وٗ بعد کسرہ کے طرف میں واقع ہو کر داعِیٌ۔ راضِیٌ ہوا (ق ۱۴) ضمہ یٗ پر دشوار تھا۔ تینوں جگہ ساکن کیا۔ اب یٗ اور تنوین دو ساکن اکٹھے ہوئے یٗ اجتماع ساکنین سے گر گئی داعٍ۔ رامٍ۔ راضٍ رہا ٭
داعِیَانِ	رامِیَانِ	راضِیَانِ	
داعُوْنَ	رامُوْنَ	راضُوْنَ	
داعِیَۃٌ	رامِیَۃٌ	راضِیَۃٌ	
داعِیَتَانِ	رامِیَتَانِ	راضِیَتَانِ	
داعِیَاتٌ	رامِیَاتٌ	راضِیَاتٌ	

اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمِیٌّ	مَرْضِیٌّ	مَدْعُوَّانِ	مَرْمِیَّانِ	مَرْضِیَّانِ
مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ	مَدْعُوَّۃٌ	مَرْمِیَّۃٌ	مَرْضِیَّۃٌ
مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ

اصل میں مَدْعُوْوٌ۔ مَرْمُوْیٌ۔ مَرْضُوْوٌ تھا۔ مَدْعُوْوٌ میں دو وٗ جمع ہوئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْضُوْوٌ میں ماضی و مضارع و اسم فاعل کی موافقت سے وٗ کو یٗ کیا۔ اب مَرْمُوْیٌ و مَرْضُوْیٌ میں وٗ۔ یٗ ایک جگہ ہوئے۔ اول ساکن تھا وٗ کو یٗ سے بدلا اور یٗ کو یٗ میں ادغام کیا اور ماقبل کے ضمہ کو واسطے مناسبت یٗ کے کسرہ سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمِیٌّ مَرْضِیٌّ ہوا

ق ۲۰۔ جب دو وٗ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اُسے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں (ق ۲۱)۔ جب وٗ۔ یٗ ایک کلمہ میں جمع ہوں اول ان میں سے ساکن ہو تو وٗ کو یٗ سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمہ کو کسرہ سے بدل لیتے ہیں ٭

سبق نمبر (۷۴)

لفیف کا بیان

لفیف مفروق تین بابوں سے آیا ہے اور لفیف مقرون دو سے تفصیل انکی یہ ہے

لفیف مفروق			لفیف مقرون	
باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اَلْوِقَايَةُ (نگاہ رکھنا)	باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اَلْوَجِيُ (سُم کا گھسنا)	باب حَسِبَ يَحْسِبُ سے اَلْوَلْيُ (نزدیک ہونا)	باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے اَلطَّيُّ (لپیٹنا)	باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے اَلْقُوَّةُ (مضبوط ہونا)
وَقٰى	وَجِيَ	وَلِيَ	طَوٰى	قَوِيَ
يَقِيْ	يَوْجٰى	يَلِيْ	يَطْوِيْ	يَقْوٰى
وِقَايَةً	وَجْيًا	وَلْيًا	طَيًّا	قُوَّةً
وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ	طَاوٍ	قَوِيٌّ
وُقِيَ	—	وُلِيَ	طُوِيَ	—
يُوْقٰى	...	يُوْلٰى	يُطْوٰى	...
وِقَايَةً	...	وَلْيًا	طَيًّا	...
مَوْقِيٌّ	...	مَوْلِيٌّ	مَطْوِيٌّ	...
قِ	اِيْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ
لَا تَقِ	لَا تَوْجَ	لَا تَلِ	لَا تَطْوِ	لَا تَقْوَ
مَوْقًى	مَوْجًى	مَوْلًى	مَطْوًى	مَقْوًى

گردان ماضی - وَقٰى - وَقَيَا - وَقَوْا - وَقَتْ - وَقَتَا - وَقَيْنَ - الخ

گردان مضارع - يَقِيْ - يَقِيَانِ - يَقُوْنَ - تَقِيْ - تَقِيَانِ - يَقِيْنَ - الخ

گردان امر - قِ - قِيَا - قُوْا - قِيْ - قِيَا - قِيْنَ -

تنبیہ :- لفیف مفروق میں فاء کلمے کی تعلیل مثل وَعَدَ يَعِدُ کے اور لام کلمے کی مثل رَمٰى يَرْمِيْ اور رَضِيَ يَرْضٰى کے ہے۔ لفیف مقرون کے عین کلمے میں تعلیل بالکل نہیں اسلئے اس کی تعلیل اور گردان بعینہٖ مثل رَمٰى يَرْمِيْ اور رَضِيَ يَرْضٰى کی ہے

متفرق تعلیلیں

ق ۲۲:۔ فُعْلٰی اسمی کے لام کلمے کی جگہ ی ہو تو و ہو جاتی ہے جیسے فُتْوٰی و تَقْوٰی کہ اصل میں فُتْیَا اور تَقْیَا تھا مگر فُعْلٰی وصفی میں ی قائم رہتی ہے جیسے صَدْیَا مونث صَدْیَانٌ +

ق ۲۳:۔ فُعْلٰے اسمی کے لام کلمہ کی جگہ و ہو تو ی ہو جاتی ہے جیسے دُنْیَا وعُلْیَا کہ اصل میں دُنْوَا و عُلْوَا تھا مگر فُعْلٰے وصفی میں و قائم رہتی ہے جیسے غُزْوٰی مونث اَغْزٰی +

(ق ۲۴) جو و۔ ی اسم کے آخر میں بعد الف زائد کے ہو ہمزہ ہو جاتی ہے بشرطیکہ اس کے آخر میں تائے تانیث لازم نہ ہو جیسے دُعَاءٌ و بِنَاءٌ کہ اصل میں دُعَاوٌ و بِنَایٌ تھا۔ برخلاف عَدَاوَۃٌ و ہِدَایَۃٌ کے +

(ق ۲۵) جو و ی اسم کے آخر میں بعد ضمہ اصلی کے ہو اور ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو ضمہ ماقبل کسرہ سے بدل ہوتا ہے۔ اور و برعایت کسرہ ماقبل ی ہو جاتی ہے جیسے اَدْلٍ و تَقَلُّسٍ کہ اصل میں اَدْلُوٌ و تَقَلُّسُیٌ تھے +

ابواب مزید فیہ کی تعلیلیں

۱۔ اِعْلَاءٌ و اِغْنَاءٌ کہ اصل میں اِعْلَاوٌ و اِغْنَایٌ تھا۔ و۔ ی طرف کلمہ میں بعد الف زائد کے واقع ہو کر ہمزہ ہو گیا +

(۲) تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ اصل میں تَسْمِیْوٌ و تَقْوِیْوٌ تھے۔ بحکم قاعدہ مَرْمِیٌّ کے اسے تَسْمِیٌّ و تَقْوِیٌّ ہونا چاہیئے تھا مگر ایک ی کو تخفیفاً حذف کیا اور دوسری کو فتحہ دے کر ت بعوض یائے محذوفہ آخر میں بڑھا دی تَسْمِیَۃٌ و تَقْوِیَۃٌ ہوا +

(۳) مُعَادَاۃٌ و مُلَاقَاۃٌ اصل میں مُعَادَوَۃٌ و مُلَاقَیَۃٌ تھے و۔ ی بقاعدہ قَالَ الف سے بدل ہوا +

(۴) تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا اصل میں تَعَدُّوًا و تَمَنُّیًا تھے و۔ ی متحرک ضمہ کے بعد آخر اسم میں واقع ہوئے۔ ضمہ کو کسرہ سے اور و کو بسبب کسرہ ماقبل ی سے بدلا تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا ہوا +

(۵) تَلَاقِیًا و تَوَالِیًا اصل میں تَلَاقُیًا و تَوَالُیًا تھے اُن کی تعلیل بعینہٖ مثل تَعَدِّیًا و تَمَنِّیًا کے ہے +

سبق نمبر ۴۸ ابواب مزید فیہ کی مشق (بحث ناقص و لفیف)

اِفعال واوی	اِفعال یائی	تفعیل واوی	تفعیل یائی	مفاعلة واوی	مفاعلة یائی	تفعّل واوی	تفعّل یائی	تفاعل واوی	تفاعل یائی	اِفتعال واوی	اِفتعال یائی	اِنفعال واوی	اِنفعال یائی	اِستفعال واوی	اِستفعال یائی
اَلْاِعْلَاءُ (بلند کرنا)	اَلْاِغْنَاءُ (بے پرواہ ہونا)	اَلتَّسْمِیَةُ (نام رکھنا)	اَلتَّقْوِیَةُ (قوت دینا)	اَلْمُعَادَاةُ (باہم دشمنی کرنا)	اَلْمُلَاقَاةُ (باہم ملنا)	اَلتَّعَدِّیْ (حد سے بڑھنا)	اَلتَّمَنِّیْ (آرزو کرنا)	اَلتَّلَافِیْ (تدارک کرنا)	اَلتَّوَالِیْ (پے درپے کام کرنا)	اَلْاِجْتِبَاءُ (چن لینا)	اَلْاِلْتِقَاءُ (ملنا)	اَلْاِنْمِحَاءُ (محو ہونا)	اَلْاِنْزِوَاءُ (گوشہ نشین ہونا)	اَلْاِسْتِعْلَاءُ (بلند ہونا)	اَلْاِسْتِغْنَاءُ (بے پرواہ ہونا)
اَعْلٰی	اَغْنٰی	سَمّٰی	قَوّٰی	عَادٰی	لَاقٰی	تَعَدّٰی	تَمَنّٰی	تَلَافٰی	تَوَالٰی	اِجْتَبٰی	اِلْتَقٰی	اِنْمَحٰی	اِنْزَوٰی	اِسْتَعْلٰی	اِسْتَغْنٰی
یُعْلِیْ	یُغْنِیْ	یُسَمِّیْ	یُقَوِّیْ	یُعَادِیْ	یُلَاقِیْ	یَتَعَدّٰی	یَتَمَنّٰی	یَتَلَافٰی	یَتَوَالٰی	یَجْتَبِیْ	یَلْتَقِیْ	یَنْمَحِیْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَعْلِیْ	یَسْتَغْنِیْ
اِعْلَاءً	اِغْنَاءً	تَسْمِیَةً	تَقْوِیَةً	مُعَادَاةً	مُلَاقَاةً	تَعَدِّیًا	تَمَنِّیًا	تَلَافِیًا	تَوَالِیًا	اِجْتِبَاءً	اِلْتِقَاءً	اِنْمِحَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِعْلَاءً	اِسْتِغْنَاءً
مُعْلٍ	الخ	مُسَمٍّ	الخ	مُعَادٍ	الخ	مُتَعَدٍّ	الخ	مُتَلَافٍ	الخ	مُجْتَبٍ	الخ	مُنْمَحٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَعْلٍ	مُسْتَغْنٍ
اُعْلِیَ		سُمِّیَ		عُوْدِیَ		تُعُدِّیَ		تُلُوْفِیَ		اُجْتُبِیَ		...		اُسْتُعْلِیَ	الخ
یُعْلٰی		یُسَمّٰی		یُعَادٰی		یُتَعَدّٰی		یُتَلَافٰی		یُجْتَبٰی				یُسْتَعْلٰی	
اِعْلَاءً		تَسْمِیَةً		مُعَادَاةً		تَعَدِّیًا		تَلَافِیًا		اِجْتِبَاءً				اِسْتِعْلَاءً	
مُعْلًی		مُسَمًّی		مُعَادًی		مُتَعَدًّی		مُتَلَافًی		مُجْتَبًی				مُسْتَعْلًی	
اَعْلِ		سَمِّ		عَادِ		تَعَدَّ		تَلَافَ		اِجْتَبِ		اِنْمَحِ		اِسْتَعْلِ	
لَا تُعْلِ		لَا تُسَمِّ		لَا تُعَادِ		لَا تَتَعَدَّ		لَا تَتَلَافَ		لَا تَجْتَبِ		لَا تَنْمَحِ		لَا تَسْتَعْلِ	

سوالات

الف ۔ (۱) ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس میں اور لفیف میں کیا تمیز ہے؟

(۲) ناقص اور لفیف میں کون کونسا قاعدہ تصرفات لفظی کا عمل میں آتا ہے؟

(۳) قَوِیَ اور رَمٰی دونوں میں وَ ی متحرک ہیں اور عمل مختلف اس کی وجہ کیا ہے؟

(۴) مَرْمِیٌّ اور مَوْقِیٌّ کی اصل کیا ہے ۔ اُن کی تعلیل کرو؟

(۵) يَرْضَىٰ اور يَقْوٰی میں وَ کس قاعدے سے ی ہوئی؟

(٦) نون تاکید کے آنے سے اس کے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے ۔ بیان کرو؟

ب (۱) تَدْعُوْنَ کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟

(۲) تَرْمِیْنَ اور تَقِیْنَ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے؟

ج ۔ (۱) دَعٰی اور وَقٰی سے باب افتعال کی ماضی معروف گردانو؟

(۲) مَشٰی سے باب تَفَعُّلْ اور عَلٰی سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئیگا؟ مع تعلیل بیان کرو؟

د ۔ فقرات ذیل میں ناقص اور لفیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو؟

(۱) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (خداوند کے بندے زمین پر نرمی سے چلتے ہیں)

(۲) اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۔ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں ڈرانیوالا نہ آیا ہو)

(۳) وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

(۴) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (وہ لوگ کہ ان کو سوداگری اور بیچنا خدا

(۵) وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا (اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ ادھر منہ کرتا ہے)

(٦) نَادٰنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۔ (نوح نے ہم کو پکارا اور ہم بہت اچھی پکار پر پہنچنے والے

(۷) اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ (جب تم اُدھار پر ایک وقت تک معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو) ۔

(۸) اِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا (اگر وہ اطاعت کریں پس تحقیق انہوں نے راہ پائی) ۔

(۹) اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ (اگر پھر جائیں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے) ۔

(۱۰) لَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا) ۔

سبق نمبر ۴۹-۵۰

مُضاعف کا بیان

مضاعف تین بابوں سے آتا ہے۔

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ سے جیسے مَدَّ یَمُدُّ (اَلْمَدُّ کھینچنا)

(۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے جیسے فَرَّ یَفِرُّ (اَلْفِرَارُ بھاگنا)

(۳) سَمِعَ یَسْمَعُ سے جیسے مَسَّ یَمَسُّ (اَلْمَسُّ چھونا)

قلیل طور پر کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آیا ہے جیسے حَبَّ یَحُبُّ و لَبَّ یَلُبُّ۔

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اسکی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ادغام قیاسی۔ جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ تھا دال کو دال میں ادغام کیا۔

(۲) حذف سماعی۔ جیسے ظَلْتُمْ کہ اصل میں ظَلِلْتُمْ تھا پہلے لام کو حذف کیا۔

(۳) ابدال سماعی۔ جیسے اَمْلَیْتُ کہ اصل میں اَمْلَلْتُ تھا دوسری لام کو ی سے بدلا۔

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اسکو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدَّ میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے مضاعف کی گردان اور اس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں۔

فائدہ

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک جیسے مَدَّ میں اور اگر دونوں قریب المخرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور تلفظ میں ایک۔ جیسے صَعَدْتُّ اور پڑھیں گے صَعَتُّ۔

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول
مَدَّ	مُدَّ	یَمُدُّ	یُمَدُّ
مَدَّا	مُدَّا	یَمُدَّانِ	یُمَدَّانِ
مَدُّوْا	مُدُّوْا	یَمُدُّوْنَ	یُمَدُّوْنَ
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	یَمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	تُمَدُّوْنَ
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّیْنَ	تُمَدِّیْنَ
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	اُمَدُّ
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ

تغیر

مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا، دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کیا (ق ۱) یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا دو حرف متحرک ایک جنس کے جمع ہوئے اور ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دی اور دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲) مَدَدْنَ اور یَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے کیونکہ دوسرا حرف ساکن بسکون لازم ہے۔ قاعدہ (۳)

قاعدہ

ق (۱) جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے میں ادغام کرنا چاہئے۔ ق (۲) جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور ماقبل ان کا حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیں اور دوسرے میں ادغام کریں اور اگر ان کا ماقبل حرف متحرک ہو یا تین زائد تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں +

شرائط ادغام

(۱) اعلال مزاحم نہ ہو جیسے اِدْعُوْیٰ۔

(۲) اسم متحرک العین جس میں ادغام کرنے سے التباس لازم آئے نہ ہو جیسے سَبَبٌ و سُرُرٌ۔

(۳) پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل نہ ہو جیسے اُوْوِیَ (اِیْوَاءٌ) سے قُوْوِلَ (مُقَاوَلَۃٌ سے) +

(۴) حرف اول مشدد نہ ہو۔ جیسے جَلَبَّبَ (تَجَلْبِیْبٌ سے) +

(۵) پہلا حرف متحرک اور دوسرا الحاق کیواسطے نہ ہو۔ جیسے (جَلْبَبَ) +

سبق نمبر (۱۵)

نفی تاکید بلن	نفی جحد بلم	لام تاکید بانون ثقیلہ	لام تاکید بانون خفیفہ	امر	نہی	تعلیل
لَنْ يَمُدَّ	لَمْ يَمُدَّ، لَمْ يَمُدِّ لَمْ يَمْدُدْ	لَيَمُدَّنَّ	لَيَمُدَّنْ	مُدَّ، مُدِّ اُمْدُدْ	لَا تَمُدَّ، لَا تَمُدِّ لَا تَمْدُدْ	لم یمدّ اصل میں لم یمدد تھا فک ادغام کی حالت میں
لَنْ يَمُدَّا	لَمْ يَمُدَّا	لَيَمُدَّانِّ		مُدَّا	لَا تَمُدَّا	لم یمدد پڑھیں گے اور
لَنْ يَمُدُّوا	لَمْ يَمُدُّوا	لَيَمُدُّنَّ	لَيَمُدُّنْ	مُدُّوا	لَا تَمُدُّوا	ادغام کی حالت میں بعد نقل
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ، لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّي	لَا تَمُدِّي	حرکت کے لم یمدد ہوا بسبب اجتماع ساکنین کے حرف
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	...	مُدَّا	لَا تَمُدَّا	دوم کو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ دیا
لَنْ يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	لَيَمْدُدْنَانِّ	...	اُمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ	لم یمدّ بنا (قاعدہ ۳)
لَنْ تَمُدَّ	لَمْ تَمُدَّ، لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمْدُدْ	لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِيَمُدَّ، لِيَمُدِّ لِيَمْدُدْ	لَا يَمُدَّ، لَا يَمُدِّ لَا تَمْدُدْ	علی ہذا امر میں کہیں گے مُدَّ (بحرکات ثلثہ) اُمْدُدْ
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	...	لِيَمُدَّا	لَا يَمُدَّا	فَرَّ (بالفتح والکسر) اِفْرِرْ
لَنْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدُّوا	لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	لِيَمُدُّوا	لَا يَمُدُّوا	مَسَّ بالفتح والکسر
لَنْ تَمُدِّي	لَمْ تَمُدِّي	لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	لِتَمُدَّ، لِتَمُدِّ لِتَمْدُدْ	لَا تَمُدَّ، لَا تَمُدِّ لَا تَمْدُدْ	امسس (اور ہمزہ وصل بحالت ادغام
لَنْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدَّا	لَتَمُدَّانِّ	...	لِتَمُدَّا	لَا تَمُدَّا	ساقط ہو جائے گا)
لَنْ تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	لَتَمْدُدْنَانِّ	...	لِيَمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ	... ...
لَنْ اَمُدَّ	لَمْ اَمُدَّ، لَمْ اَمُدِّ لَمْ اَمْدُدْ	لَاَمُدَّنَّ	لَاَمُدَّنْ	لِاَمُدَّ، لِاَمُدِّ لِاَمْدُدْ	لَا اَمُدَّ، لَا اَمُدِّ لَا اَمْدُدْ	... ...
لَنْ نَمُدَّ	لَمْ نَمُدَّ، لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمْدُدْ	لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدَّ، لِنَمُدِّ لِنَمْدُدْ	لَا نَمُدَّ، لَا نَمُدِّ لَا نَمْدُدْ	... ...

ف (۳) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے جیسے مَدَدْنَ اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بنقل حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں اور اگر ما قبل مضموم ہو تو اس کی موافقت کیلئے ضمہ بھی جائز ہے ؎

اسم فاعل	اسم مفعول	تغیّر	فائدہ
مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ مَمْدُوْدَةٌ مَمْدُوْدَتَانِ مَمْدُوْدَاتٌ	مَادٌّ اصل میں مَادِدٌ تھا دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا مَادٌّ ہوا۔ (ق ۲)	مادّٰین میں دو ساکن جمع ہوئے ہیں۔ اول مدّہ دوسرا مدغم اور جب اجتماع ساکنین ایک کلمے میں ہو تو وہ جائز ہوتا ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علیٰ حدہ کہتے ہیں مگر جب اوّل مدّہ یا دوسرا مدغم نہ ہو یا اجتماع دو کلموں میں ہو تو وہ ناجائز ہوتا ہے اور اس کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ کہتے ہیں جیسے خِفْنَ اور قُلِ الْحَقَّ ؛

قاعدہ ۴: جس جگہ دو حرف ہم جنس اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے مَدٌّ و صَرَّفَ کہ اصل میں مَدْدٌ و صَرْرَفَ تھا ؛

ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج اکٹھے ہوں۔ پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّعٰی کہ اصل میں اِدْتَعٰی تھا تے کو دال سے بدلا۔ اور دال میں ادغام کیا ؛

تے افتعال کے احکام | اگر فے کلمہ افتعال کا د۔ ذ۔ ز ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے۔ جیسے اِدَّعَاءٌ۔ اِدِّخَارٌ۔ اِزْدِحَامٌ کہ اصل میں اِدْتِعَاءٌ اِذْتِخَارٌ۔ اِزْتِحَامٌ تھا۔ اگر فے افتعال کی ص۔ ض۔ ط۔ ظ ہو تو ت۔ ط ہو جاتی ہے جیسے۔ اِصْطِلَاحٌ۔ اِضْطِرَابٌ۔ اِطِّلَاعٌ۔ اِظْطِلَامٌ کہ اصل میں اِصْتِلَاحٌ اِضْتِرَابٌ۔ اِطْتِلَاعٌ۔ اِظْتِلَامٌ تھا ؛

تے تفعّل اور تفاعل کے احکام | جب تفعّل اور تفاعل کا فے کلمہ منجملہ گیارہ حرف (ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ) کے ہو تو جائز ہے کہ تے تفعّل اور تفاعل کو فے کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں۔ اس صورت میں مصدر اور ماضی اور امر کے پہلے ہمزہ وصل آئے گا جیسے اِطَّهَّرَ۔ يَطَّهَّرُ۔ اِطَّهُّرًا و اِثَّاقَلَ۔ يَثَّاقَلُ۔ اِثَّاقُلًا ؛

سبق نمبر (۵۲)

ابوابِ مزید فیہ کی مشق

اِفعال	اِستفعال	اِفتعال	اِنفعال	مُفاعلة	تَفاعُل	تَفعیل	تَفعُّل
اَلْاِمْدَادُ (مدد دینا)	اَلْاِسْتِمْدَادُ (مدد چاہنا)	اَلْاِمْتِدَادُ (دراز ہونا)	اَلْاِنْسِدَادُ (بند ہونا)	اَلْمُمَاسَّةُ (باہم ملنا)	اَلتَّمَاسُّ (ملنا)	اَلتَّقْرِيْرُ (ثابت کرنا)	اَلتَّقَرُّرُ (ثابت ہونا)
اَمَدَّ	اِسْتَمَدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرَّرَ	تَقَرَّرَ
يُمِدُّ	يَسْتَمِدُّ	يَمْتَدُّ	يَنْسَدُّ	يُمَاسُّ	يَتَمَاسُّ	يُقَرِّرُ	يَتَقَرَّرُ
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	اِنْسِدَادًا	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيْرًا	تَقَرُّرًا
مُمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرِّرٌ	مُتَقَرِّرٌ
اُمِدَّ	اُسْتُمِدَّ	اُمْتُدَّ	...	مُوْسَّ	تُمُوْسَّ	قُرِّرَ	...
يُمَدُّ	يُسْتَمَدُّ	يُمْتَدُّ	...	يُمَاسُّ	يُتَمَاسُّ	يُقَرَّرُ	...
اِمْدَادًا	اِسْتِمْدَادًا	اِمْتِدَادًا	...	مُمَاسَّةً	تَمَاسًّا	تَقْرِيْرًا	...
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	...	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	...
اَمِدَّ	اِسْتَمِدَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	مَاسَّ	تَمَاسَّ	قَرِّرْ	تَقَرَّرْ
اَمْدِدْ	اِسْتَمْدِدْ	اِمْتَدِدْ	اِنْسَدِدْ	مَاسِسْ	تَمَاسَسْ		
لَا تُمِدَّ	لَا تَسْتَمِدَّ	لَا تَمْتَدَّ	لَا تَنْسَدَّ	لَا تُمَاسَّ	لَا تَتَمَاسَّ	لَا تُقَرِّرْ	لَا تَتَقَرَّرْ
لَا تُمْدِدْ	لَا تَسْتَمْدِدْ	لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدِدْ	لَا تُمَاسِسْ	لَا تَتَمَاسَسْ	...	...
مُمَدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُمَاسٌّ	مُتَمَاسٌّ	مُقَرَّرٌ	مُتَقَرَّرٌ

فائدہ ۱- باب افعال اور استفعال میں قاعدہ یمدّ (قاعدہ ۱) جاری ہوگا اور باب افتعال سے تفاعل تک قاعدہ مدّ (ق ۱) تفعیل اور تفعّل وغیرہ ابواب مثل صحیح کے آئیں گے۔

فائدہ ۲- باب افعال استفعال تفعیل تفعّل کے باقی ابواب کے اسم فاعل اسم مفعول اسم ظرف صورت میں ایک ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عین کسرہ سے ہے اور اسم مفعول وظرف عین کے فتحہ سے۔

سوالات

الف (۱) مضاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟
(۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں ان کے نام مع تعریف بیان کرو؟
(۳) جہاں ادغام ناجائز ہوتا ہے وہاں رفع ثقالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے؟
(۴) لَمْ یَمُدَّ کی اصل کیا ہے اور دوسری دال کو کیا حرکت آسکتی ہے؟
(۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس حرفوں میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں؟
(۶) یَمْدُدْنَ میں ادغام ممتنع ہے اور لَمْ یَمْدُدْ میں جائز اس کی کیا وجہ ہے؟
ب (۱) تَآدَّ کیا صیغہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟
(۲) سَبَبٌ اور قُوُوْلٌ میں ادغام کرنے کی کیا خرابی پیدا ہوتی ہے؟
ج (۱) مَدَّ سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افعال کی ماضی مجہول گردانو؟
(۲) حَبَّ سے باب استفعال کا امر حاضر معروف گردانو؟
د۔ فقرات مندرجۂ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ مضاعف ہوں انکو بیان کرو۔
۱۔ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو)
۲۔ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (رفتار میں میانہ روی اور آواز میں آہستگی کر) (۳) اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)
(۴) مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدائے تعالیٰ کے ذمّے ہے)
(۵) اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ (جس کو تو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا)
(۶) قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (جس شخص نے اپنے آپ کو گناہوں میں چھپا لیا نامراد ہوا)
(۷) مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (جو خدائے تعالیٰ اور رسولؐ کی مخالفت کرے گا)
(۸) لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت)
(۹) اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ (اب حق کھل گیا)

سبق نمبر (۵۳)

مہموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی بسہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں +

ایک ہمزہ کی تخفیف | ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں +

(۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا متحرک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کیساتھ موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے (یعنی بعد فتحہ کے الف سے اور بعد ضمہ کے واؤ سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے) جیسے رَاسٌ. بُوسٌ. ذِیبٌ کہ اصل میں رَأْسٌ. بُؤْسٌ. ذِئْبٌ تھا +

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے وٓ سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے جوازاً بدل جاتا ہے جیسے جُوَنٌ. مِیَرٌ کہ اصل میں جُؤَنٌ. مِئَرٌ تھا +

(۳) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا وٓ یا یٰ ساکن زائد غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مَقْرُوٌّ. خَطِیَّۃٌ. اُفَیْسٌ کہ اصل میں مَقْرُوْءٌ. خَطِیْئَۃٌ. اُفَیْئِسٌ تھا +

ف یہ قاعدہ اور قواعد مابعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ کیساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ بھی پایا جائے تو وہاں قاعدہ اعلال و ادغام کو ترجیح دیجاتی ہے دیکھو نَاوُسٌ اور نَاؤُمٌ میں اس قاعدے کیساتھ قاعدہ اعلال و ادغام بھی موجود ہے مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے اس واسطے انہی دونوں کو عمل میں لاکر نُوْسٌ اور نُوْمٌّ پڑھا۔ اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا +

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن سوائے مدّہ زائدہ اور نون انفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کریں جیسے یَسَلُ۔ شَیٌ۔ ضَوٌ۔ قَدَ فْلَحَ۔ کہ اصل میں یَسْئَلُ۔ شَیْءٌ۔ ضَوْءٌ۔ قَدْ اَفْلَحَ تھا +

دو ہمزوں کی تخفیف | دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں اُن کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں +

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت اول کے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ۔ اُوْمِنَ۔ اِیْمَانًا۔ اصل میں اَاْمَنَ۔ اُءْمِنَ۔ اِءْمَانًا۔ تھا

فائدہ۔ کُلْ۔ خُذْ۔ مُرْ کہ اصل میں اُؤْکُلْ۔ اُؤْخُذْ۔ اُؤْمُرْ تھے اور قاعدہ بالا کے مطابق۔ اُوْکُلْ۔ اُوْخُذْ۔ اُوْمُرْ آنا چاہیے تھا۔ دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کیے جاتے ہیں۔ کُلْ اور خُذْ میں تو حذف واجب ہے مگر مُرْ کی دو حالتیں ہیں بشروع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا۔ درج کلام میں باقی رہے گا۔ (دیکھو صفحہ ۴۹) +

(۶) اگر دو ہمزے متحرک ہوں اور ایک اُن میں سے مکسور تو دوسرے ہمزہ کو یٰ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے جَآءٍ کہ اصل میں جَاءِءٌ تھا۔ مگر اَئِمَّۃٌ میں (کہ اصل میں اَءْمِمَۃٌ تھا) یہ قاعدہ جوازی ہے +

(۷) اگر دونوں متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اَوَادِمُ و اُوَیْدِمٌ کہ اصل میں اَءَادِمُ و اُءَیْدِمٌ تھا۔

مستثنٰے ہمزہ اُکْرِمُ کہ اصل میں اُءَکْرِمُ تھا۔ خلاف قیاس حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکْرِمُ کی موافقت کیلئے گو ان میں اجتماع ہمزتین نہیں ہے +

سبق نمبر (۵۴)

مجرد کے ابواب | مہموز الفا ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے اور مہموز العین اور مہموز اللام میں تین بابوں سے آتا ہے۔ مہموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے

ابواب ذیل کی صرف صغیر کو صحیح کے قیاس پر گردان کر جاؤ +

	(۱) مہموز الفاء				(۲) مہموز العین			(۳) مہموز اللام		
	باب نصر ینصر (حکم دینا)	باب ضرب یضرب (دعوت کھانا)	باب کرم یکرم (ادیب ہونا)	باب سمع یسمع (امن میں ہونا)	باب فتح یفتح (سوال کرنا)	باب کرم یکرم (کمینہ ہونا)	باب سمع یسمع (نا امید ہونا)	باب فتح یفتح (پڑھنا)	باب کرم یکرم (دلیر ہونا)	باب سمع یسمع (زنگ آلود ہونا)
ماضی	اَمَرَ	اَدَبَ	اَدُبَ	اَمِنَ	سَاَلَ	لَؤُمَ	یَئِسَ	قَرَاَ	جَرُؤَ	صَدِیَ
مضارع	یَاْمُرُ	یَاْدِبُ	یَاْدُبُ	یَاْمَنُ	یَسْاَلُ	یَلْؤُمُ	یَیْاَسُ	یَقْرَاُ	یَجْرُؤُ	یَصْدَاُ
مصدر	اَمْرًا	اَدْبًا	اَدَبًا	اَمْنًا	سُؤَالًا	لُؤْمًا	یَاْسًا	قِرَاءَۃً	جُرْءَۃً	صَدَاً
اسم فاعل	آمِرٌ	آدِبٌ	اَدِیْبٌ	آمِنٌ	سَائِلٌ	لَئِیْمٌ	یَائِسٌ	قَارِیٌ	جَرِیٌ	صَدِیٌ
ماضی	اُمِرَ	اُدِبَ	...	اُمِنَ	سُئِلَ	...	...	قُرِیَ	...	...
مضارع	یُؤْمَرُ	یُؤْدَبُ	...	یُؤْمَنُ	یُسْاَلُ	...	...	یُقْرَاُ	...	...
مصدر	اَمْرًا	اَدْبًا	...	اَمْنًا	سُؤَالًا	...	...	قِرَاءَۃً	...	...
اسم مفعول	مَاْمُوْرٌ	مَاْدُوْبٌ	...	مَاْمُوْنٌ	مَسْؤُوْلٌ	...	...	مَقْرُوْءٌ	...	...
امر	مُرْ	اِیْدِبْ	اُوْدُبْ	اِیْمَنْ	اِسْاَلْ	اُلْؤُمْ	اِیْاَسْ	اِقْرَاْ	اُجْرُؤْ	اِصْدَاْ
نہی	لَا تَاْمُرْ	لَا تَاْدِبْ	لَا تَاْدُبْ	لَا تَاْمَنْ	لَا تَسْاَلْ	لَا تَلْؤُمْ	لَا تَیْاَسْ	لَا تَقْرَاْ	لَا تَجْرُؤْ	لَا تَصْدَاْ
ظرف	مَاْمَرٌ	مَاْدَبٌ	مَاْدَبٌ	مَاْمَنٌ	مَسْاَلٌ	مَلْئَمٌ	مَیْاَسٌ	مَقْرَاٌ	مَجْرَاٌ	مَصْدَاٌ
اسم آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ	مِسْاَلٌ	مِلْئَمٌ	مِیْاَسٌ	مِقْرَاٌ	مِجْرَاٌ	مِصْدَاٌ
اسم تفضیل	اَمَرُ	اَدَبُ	اَدَبُ	اَمَنُ	اَسْاَلُ	اَلْاَمُ	اَیْاَسُ	اَقْرَاُ	اَجْرَاُ	اَصْدَاُ

تنبیہ۔ ان افعال اور اسمار میں قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہوں گے ؛
(۱) مہموز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف میں رَاْسٌ کا قاعدہ۔ مضارع مجہول میں لُؤْسٌ کا قاعدہ اسم آلہ میں ذِئْبٌ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا مگر مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل میں آمَنَ کا قاعدہ وجوبی طور پر ہوگا ؛
امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر قاعدہ اُؤْمِنَ وَاِیْمَانًا کے ماتحت ہے۔ جیسے اُدُبْ یا دُبْ سے اِیْدِبْ۔ اُدُبْ یا دُبْ سے اُوْدُبْ مگر اُمُرْ یا مُرْ سے خلاف قیاس مُرْ آیا ہے۔ گردان یوں ہوگی ؛
امر حاضر :۔ مُرْ۔ مُرَا۔ مُرُوْا۔ مُرِیْ۔ مُرَا۔ مُرْنَ ؛
بالنون ثقیلہ :۔ مُرَنَّ۔ مُرَانِّ۔ مُرُنَّ۔ مُرِنَّ۔ مُرَانِّ۔ مُرْنَانِّ ؛
بالنون خفیفہ :۔ مُرَنْ ـــــ مُرُنْ مُرِنْ ـــــ
فائدہ :۔ مُرْ شروع کلام میں بغیر ہمزہ کے آتا ہے جیسے مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ جیسے وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ ؛
(۲) مہموز العین کے مضارع اور اسم مفعول اور امر میں یَسْئَلُ کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزۂ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائیگا جیسے سَاَلَ یَسْئَلُ سے سَلْ آئے گا۔ اور گردان یوں ہوگی :۔
سَلْ۔ سَلَا۔ سَلُوْا۔ سَلِیْ۔ سَلَا۔ سَلْنَ
بالنون ثقیلہ :۔ سَلَنَّ .... سَلْنَانِّ
فائدہ :۔ سَلْ شروع میں بغیر ہمزہ کے اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ آتا ہے جیسے سَلْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔ فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ ؛
(۳) مہموز اللام میں جہاں شرائط پائی جائیں پہلا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول میں تیسرا قاعدہ اور یہ دونوں جوازی ہوں گے ؛

سبق نمبر (۵۵)

مزید کے ابواب سبق نمبر ۳۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادۂ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اب دیکھو۔ اگر آمَنَ کو باب افعال میں اَمَرَ کو باب افتعال میں اور اَذِنَ کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہو گی

باب افعال۔ آمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا مُؤْمِنٌ الامر منہ آمِنْ والنہی عنہ لَا تُؤْمِنْ ۔ **باب افتعال**۔ اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَارًا ۔ مُؤْتَمِرٌ الامر منہ اِیْتَمِرْ والنہی عنہ لَا تَأْتَمِرْ ۔

باب استفعال۔ اِسْتَأْذَنَ۔ یَسْتَأْذِنُ۔ اِسْتِئْذَانًا۔ مُسْتَأْذِنٌ الامر منہ اِسْتَأْذِنْ والنہی عنہ لَا تَسْتَأْذِنْ ۔

یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین بابوں کے متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جبکہ مہموز الفاء ہوں۔ تَفَعُّلٌ تَفَاعُلٌ تَفْعِیْلٌ۔ مُفَاعَلَہ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا ۔ جیسے

تَأَثَّرَ یَتَأَثَّرُ تَأَثُّرًا (باب تفعّل مادہ اثر سے)
تَفَاءَلَ یَتَفَاءَلُ تَفَاؤُلًا (باب تفاعل مادہ فأل سے)
بَرَّأَ یُبَرِّئُ تَبْرِئَةً (باب تفعیل مادہ برء سے)
آخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةً (باب مفاعلہ مادہ اخذ سے)

ہر سہ باب مذکورہ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کی ہے کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع۔ اسم فاعل اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی ۔

سوالات

الف (۱) یَأْمُرُ اور یُؤْمَرُ میں مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟

(۲) مِئْمَرٌ (اسم آلہ) اور آمَرُ (اسم تفضیل) میں ہمزہ کی تبدیلی جوازی ہے یا وجوبی ؟

(۳) مہموز العین کے امر حاضر میں ہمزہ کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟

(۴) مُر کیا صیغہ ہے اس کے ہمزہ کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور وجوبی کس حالت میں ؟

(۵) مزید فیہ کے کون کون ابواب ہیں جن میں ہمزہ کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا ؟

(۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں ہمزہ کی تخفیف وجوبی ہے اور کس کس میں جوازی ؟

ب (۱) تُکْرِمُ کی اصل کیا ہے اور ہمزہ کس قاعدے سے حذف ہوا ؟

(۲) یُؤَسِّسُ کی اصل کیا ہے اور اس میں رَأَسٌ کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟

ج (۱) اَدَبٌ سے باب تَفَعُّل کا مضارع جمع مؤنث غائب اور امر واحد مؤنث حاضر بیان کرو ؟ (۲) قَرَأَ سے باب استفعال کی نفی جحد بلم واحد مؤنث حاضر اور نہی واحد غائب بالنون ثقیلہ کیا آئے گی ؟

د- فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں اُن کو بیان کرو ؟ (۱) کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (کھاؤ پیو اور حد سے زیادہ نہ بڑھو)

(۲) فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)

(۳) هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو جان واحد پیدا کیا)

(۴) نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)

(۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر مواخذہ نہ کر)

(۶) لَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں ✦

(۷) لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا۔ (بیگانے گھروں میں بے اجازت مت جاؤ) ✦

سبق نمبر (۵۶)

ابواب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے مل کر بنے یہ جنسیں تیرہ[۱۳] ہیں۔ (۱) مہموز الفاء (۲) مہموز العین (۳) مہموز اللام (۴) مثال واوی (۵) مثال یائی (۶) اجوف واوی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص واوی (۹) ناقص یائی (۱۰) لفیف مفروق (۱۱) لفیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کیساتھ ملایا جائے تو بہت سی قسمیں بنتی ہیں۔ مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہوں گے +

۱۔ **مہموز الفاء واجوف واوی**۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَوْبُ (رجوع کرنا) آبَ یَؤُوْبُ بروزن قَالَ یَقُوْلُ ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہوں گے اور وؔ میں قواعد معتل واوی مگر جس جگہ مہموز اور معتل کے قاعدے میں تعارض ہوگا معتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی۔ یَؤُوْبُ کہ اصل میں یَأْوُبُ تھا۔ قاعدہ رَأْسٌ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدہ معتل واوی مقتضی ہے کہ حرکت واؤ کو اس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے +

(۲) **مہموز الفاء واجوف یائی** باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاَیْدُ (قوی ہونا) آدَ یَئِیْدُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ اس باب میں بھی قاعدہ بالا جاری رہیگا۔ اور یَئِیْدُ بقاعدہ نقل حرکت یَبِیْعُ کے وزن پر رہیگا۔

(۳) **مہموز الفاء وناقص واوی** باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاَلُوُّ (کوتاہی کرنا) اَلَا یَاْلُوْا بروزن دَعَا یَدْعُوْا ہمزہ میں قاعدہ مہموز اور وؔ میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا +

(۴) **مہموز الفاء وناقص یائی** باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاِتْیَانُ (آنا) اَتٰی یَاْتِیْ بروزن رَمٰی یَرْمِیْ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْاِبَاءُ (انکار کرنا) اَبٰی یَاْبٰی +

(۵)۔ مہموز الفاء و لفیف مفروق باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْاُوِیُّ (پناہ لینا) اَوٰی یَأْوِیْ بروزن طَوٰی یَطْوِیْ +

(۶)۔ مہموز العین و مثال واوی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْدُ (زندہ در گور کرنا) وَأَدَ یَئِدُ بروزن وَعَدَ یَعِدُ +

(۷)۔ مہموز العین و ناقص یائی باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلرُّؤْیَۃُ (دیکھنا اور جاننا) رَأٰی یَرٰی۔ مہموز کا قاعدہ نمبر (۴) اس باب کے افعال میں وجوباً جاری ہوگا۔ اور اسمائے مشتقہ میں اسم مفعول مَرْئِیٌّ و اسم ظرف مَرْأٰی اور اسم آلہ مِرْأٰۃٌ کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کا حذف جوازی ہے +

(۸)۔ مہموز العین و لفیف مفروق باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْوَأْیُ (وعدہ کرنا) وَأٰی یَئِیْ بروزن وَقٰی یَقِیْ +

(۹)۔ مہموز اللام و اجوف یائی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اَلْمَجِیْءُ (آنا) جَاءَ یَجِیْءُ بروزن بَاعَ یَبِیْعُ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے اَلْمَشِیْئَۃُ۔ (چاہنا) شَاءَ یَشَاءُ +

(۱۰) مہموز الفاء و مضاعف باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اَلْاِمَامَۃُ (امام ہونا) اَمَّ یَؤُمُّ بروزن مَدَّ یَمُدُّ۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔ اور ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور تخفیف ہمزہ کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔ قاعدۂ مضاعف کو ترجیح دیں گے۔ پس اُؤْمُمْ میں یَمُدُّ کا حکم جاری ہوگا اور آمَنَ کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دو ہمزۂ متحرک دوسرے ہمزہ کو واو بنایا جائے گا +

(۱۱) مثال واوی و مضاعف باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے اَلْوُدُّ۔ (دوست رکھنا) وَدَّ یَوَدُّ بروزن مَسَّ یَمَسُّ +

سبق نمبر (۵۷)

خاصیات ---- ابواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات ابواب معانی ابواب کو کہتے ہیں یہ معنی کبھی بہ سبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے اوصاف خلقی باب کَرُمَ یَکْرُمُ اور عوارض نفسانی باب سَمِعَ یَسْمَعُ کا خاصہ ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لیجانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک دوسرے معنے اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے خُرُوْجٌ (نکلنا) لازم ہی جب اُس کو باب افعال میں لائے تو اِخْرَاجٌ (نکالنا) ہوا جس میں زائد معنے تعدیت کے پیدا ہو گئے۔

اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو ماخذ قرار دیکر اس سے فعل بناتے ہیں جس سے علاوہ معنے ماخذ کے اور معنے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے ذَہَبٌ (سونا) اسم جامد ہے اور ذَہَّبَ (سونے کا گلٹ کیا) فعل مشتق ہے اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنے پیدا ہوئے اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید فیہ میں ہوتا ہے۔

ثلاثی اور رباعی کے جو ابواب پہلے بیان ہو چکے ہیں اُن میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں مگر ثلاثی مجرد کے پہلے تین باب (ضَرَبَ ۔ نَصَرَ ۔ سَمِعَ) کثیر الخواص ہیں ان تینوں کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث اصول اور اُمّ الابواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں۔

ثلاثی مجرد کے ابواب کی خاصیتیں

بیان خاصیت	باب
اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنے یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہار غلبہ کیواسطے باب مفاعلہ کے بعد لائیں جیسے خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں) مگر میں جھگڑنے میں اس پر غالب آتا ہوں ۔	نَصَرَ یَنْصُرُ
اس باب کا خاصہ بھی مغالبہ ہے۔ مگر جب کہ مثال واجوف یائی یا ناقص یائی ہو جیسے بَایَعَنِیْ زَیْدٌ فَبِعْتُہٗ (زید مجھ سے خرید فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید و فروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں) ۔	ضَرَبَ یَضْرِبُ

تنبیہ :۔ اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف یا ناقص واوی ہو تو بہر کیف باب نَصَرَ سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں اس سے مستعمل نہ ہو جیسے یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ (زید میں اور مجھ میں مار کٹائی ہوتی ہے مگر میں اس پر مار کٹائی میں غالب آتا ہوں) اگر فعل مذکور مثال واوی یا یائی یا اجوف یا ناقص یائی ہو تو اظہار غلبہ عموماً ضرب سے ہوگا جیسے یُنَاہِیْنِیْ زَیْدٌ فَاَنْہِیْہِ (زید کا مجھ سے زیرکی میں مقابلہ ہوتا ہے مگر میں زیرکی میں اس پر غالب آتا ہوں) ۔

ان دونوں مثالوں میں اَضْرِبُ کو اَضْرُبُ بضم الرّا اور اَنْہُوْ کو اَنْہِیْ بکسر الہا پڑھیں گے۔ اگرچہ در اصل پہلا مکسور الرّا اور دوسرا مضموم الہا ہے ۔

سبق نمبر (۵۸)

بیان خاصیت	نمبر
یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور رنج خوشی، بیماری، رنگ، عیوب اور حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے حَزِنَ (غمناک ہوا) فَرِحَ (خوش ہوا) سَقِمَ (بیمار ہوا) کَدِرَ (گدلا ہوا) عَوِرَ (کانا ہوا) بَلِجَ (کشادہ ابرو ہوا)	سَمِعَ یَسْمَعُ
اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ اس سے صرف وہ افعال آئے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی ہو۔ جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) وَضَعَ (اس نے رکھا) مگر رَکَنَ یَرْکَنُ وَاَبٰی یَاْبٰی چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آئے ہیں ÷	فَتَحَ یَفْتَحُ

تنبیہ :- عین یا لام کلمے کا حرف حلقی ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے۔ جیسے وَعَدَ یَعِدُ۔ بَلَغَ یَبْلُغُ۔ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دو ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا ÷

یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے حَسُنَ (خوبصورت ہوا) شَجُعَ (دلیر ہوا) اور جو اوصاف بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں جیسے فَقُهَ (سمجھدار ہوا) اَدُبَ (صاحب ادب ہوا)	کَرُمَ یَکْرُمُ

نکتۂ لطیفہ :- اوصاف خلقی و عوارض نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضموم العین سے جو اوصاف آتی ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں جیسے حَبُنَ اور ماضی مکسور العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں جیسے فَرِحَانٌ ÷

اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِمَ) اور چند الفاظ مثال واوی کے آتے ہیں جو تعداد میں تھوڑے ہیں جیسے وَرِمَ (سوج گیا) وَرِثَ (وارث ہوا) وغیرہ ÷	حَسِبَ یَحْسِبُ

ا؎ حرف حلقی چھ ہیں۔ ہمزہ۔ ہاء۔ حاء۔ خاء۔ عین و غین ÷

سبق نمبر (۵۹ و ۶۰)
ابواب ثلاثی مزید فیہ

نام	باب	افعال	تفعیل
تعدیہ	لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرنا	خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا) أَخْرَجْتُهُ (میں نے اس کو نکالا) حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی) أَحْفَرْتُهُ نَهْرًا (میں نے اس سے نہر کھدوائی)	فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) فَرَّحْتُهُ (میں نے اسکو خوش کیا)
تصییر	کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔	أَشْرَكْتُ النَّعْلَ {میں نے جوتی شراک دار بنائی (ماخذ شراک = تسمہ)	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ {میں نے کمان کو زہ دار بنایا (ماخذ وتر)
سلب	کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا	شَكَى زَیْدٌ زید نے شکایت کی فَأَشْكَیْتُهُ میں نے اس کی شکایت کو دور کیا	قَرَّدْتُ الْإِبِلَ {میں نے اونٹ سے قراد یعنی چیچڑی کو دور کیا} ماخذ قراد
بلوغ	ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) أَعْرَقَ عَمْرٌو (عمرو عراق میں پہنچا)	عَمَّقَ زَیْدٌ (زید عمق تک پہنچا یعنی نہایت دور اندیشی کی) خَیَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمے میں آیا)
مبالغہ	کسی شے کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی بیان کرنا۔	أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی) أَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت کثرت سے پھل لایا)	صَرَّحَ الْأَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَیْدٌ (زید بہت گھوما)
وجدان	کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا	أَبْخَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا) ماخذ بخل	... ...

مزاید فیہ کے خواص

تعریض	مفعول کو محل ماخذ میں لیجانا	اَبَعْتُ الفَرَسَ {میں گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لے گیا (یعنی منڈی میں)}	... ...
صیرورت	صاحب ماخذ ہونا	اَلْبَنَ الْبَقَرُ گائے دودھ والی ہوگئی ماخذ لَبَنٌ	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوگیا) ماخذ نور
حینونت	کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا	اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کاٹنے کا وقت پہنچا ماخذ حصاد	... ...
مطاوعت فعّل	فعّل کے بعد اس کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا۔	بَشَّرْتُهٗ فَاَبْشَرَ {میں نے اس کو خوشخبری دی پس وہ خوش ہوا}	... ...
نسبت ماخذ	کسی چیز کو ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَکْفَرْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو کفر کی نسبت کی)	فَسَّقْتُ زَیْدًا (یعنی زید کو فسق کی نسبت کی) ماخذ فسق بدکاری
الباس ماخذ	کسی چیز کو ماخذ پہنانا	... ...	جَلَّلْتُ الفَرَسَ (یعنی گھوڑے کو جھول پہنائی) ماخذ جُلّ
تخلیط ماخذ	کسی چیز کو ماخذ سے جڑنا	... ...	ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ یعنی برتن کو سنہری کیا ماخذ ذہب
تحویل	کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	... ...	نَصَّرَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمر کو نصرانی بنایا) ماخذ نصرانی
قصر	اختصار کیواسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا	... ...	هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا)
ابتدا	کسی فعل کا ابتداءً اس باب سے آنا بدون اس کے کہ مجرد سے آیا ہو	اَشْفَقَ زَیْدٌ {زید ڈرا) مادہ مجرد شفقت (مہربانی کرنا)}	کَلَّمْتُهٗ (یعنی اس سے کلام کیا) مادہ مجرد کلم (مجروح کرنا)

سبق نمبر (۶۱)

نام	باب	تفعّل	
تکلف	ماخذ میں تصنع ظاہر کرنا*	تَکَوَّفَ زَیْدٌ (زید بزور کوفی بنا) ماخذ کوفہ	تَشَجَّعَ عَمْرٌو (عمرو بتکلف بہادر بنا) ماخذ شجاعت
تجنب	ماخذ سے پرہیز کرنا	تَأَثَّمَ زَیْدٌ (زید گناہ سے بچا) ماخذ اثم	تَحَوَّبَ عَمْرٌو (عمرو نے گناہوں سے پرہیز کیا) ماخذ حوب
تعمّل	ماخذ کو کام میں لانا	تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) ماخذ خاتم	تَتَرَّسَ عَمْرٌو (عمرو ڈھال کو کام میں لایا) ماخذ ترس
اتخاذ	کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ ماخذ میں لینا	تَوَسَّدَ الْحَجَرَ زَیْدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا) ماخذ وسادہ	تَأَبَّطَ الصَّبِیَّ عَمْرٌو (عمرو نے بچے کو بغل میں لیا) ماخذ ابط
تدریج	کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا	تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا) ماخذ جرعہ	تَحَفَّظَ عَمْرٌو (عمرو نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا) ماخذ حفظ
تحوّل	کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہونا	تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانی	تَبَحَّرَ عَمْرٌو (عمرو دریا کی مانند ہوگیا) ماخذ بحر
صیرورت	اس کے معنی اوپر گذرے	تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مالدار ہوگیا) ماخذ مال	... ...
مطاوعت فعل	"	عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ (یعنی اسکو سکھلایا پس وہ سیکھ گیا) ماخذ علم	... ...
ابتدا	"	تَکَلَّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا مادہ مجرد کلم (مجروح کرنا))	... ...

* اس میں ماخذ فعل مطلوب و مرغوب ہوتا ہے ۔

سبق نمبر (۶۲)

نام	باب	مُفَاعَلَہٌ	تَفَاعُلٌ
اشتراک	دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا اور ایک ان میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)	تَلَاطَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم دھول دھپا کیا)
تخییل[1]	دوسرے کو حصول ماخذ کا اپنے میں دکھانا	... ...	تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے دکھاوے کیلئے اپنے تئیں بیمار بنایا)
موافقت مجرد	مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) بمعنی سَفَرَ	... ...
موافقت افعل	افعل کے ہم معنی ہونا	بَاعَدْتُهٗ (میں نے اس کو دور کیا) بمعنی اَبْعَدْتُهٗ	... ...
موافقت فعّل	فعّل کے ہم معنی ہونا	ضَاعَفْتُ الشَّیْءَ (میں نے اسکو دو چند کر دیا) بمعنی ضَعَّفْتُهٗ	... ...
مطاوعت فاعل	اس کے معنے اوپر گذر چکے	... ...	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسکو چیز دی بس اس نے لے لی)
ابتدا		... ...	تَبَارَكَ اللّٰهُ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) مجرد اسکا بَرَكَ ہے (یعنی اونٹ بیٹھا)

فائدہ۔ باب مفاعلہ اور تفاعل دونوں اکثر اشتراک کیواسطے آتے ہیں۔ لفظاً ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل۔ لیکن معنے میں کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو شخص فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں +

[1] تکلف اور تخییل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماخذ فعل مرغوب فیہ ہوتا ہے بخلاف تخییل کے کہ اس میں صرف دوسرے شخص کو دھوکا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماخذ فعل طبعًا مکروہ +

سبق نمبر (۶۳)

نام	باب	افتعال	استفعال ۵
اتخاذ	معنے اوپر گذر رے	اِحْتَجَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ حُجْر	اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ (اس نے ہندوستان کو وطن بنا لیا) ماخذ وطن
تصرّف	تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا	اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ ۱ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا) ماخذ کسب	... ...
تخیّر	فاعل کا فعل اپنے لئے کرنا	اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ (اس نے اپنے لئے جو ناپے) ماخذ کیل	... ...
مطاوعت فعّل	معنے اوپر گذر رے	حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا تو وہ لد گیا)	... ...
طلب	ماخذ طلب کرنا	... ...	اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ (زید نے مغفرت مانگی) ماخذ غفر
لیاقت	کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا	... ...	اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ (کپڑا پیوند کے قابل ہو گیا) ماخذ رقعہ
وجدان ۵	معنے اوپر گذر رے صـ ۹۷	... ...	اِسْتَکْرَمْتُہٗ (میں نے اسکو کریم پایا) ماخذ کرم
حسبان	کسی چیز کو موصوف بماخذ بیان کرنا	... ...	اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اسکو نیک گمان کیا) ماخذ حسن
تحوّل	قلب ماہیت یا صفت ہو کر ماخذ بن جانا	... ...	اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہو گئی) ماخذ حجر
قصر	معنے اوپر گذر رے صـ ۹۸	... ...	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) کہا

۱ کسبُ اور اکتساب میں یہ فرق ہے کہ کسب مطلق تحصیل شے کا نام ہے اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوشش کرنا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَہَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ (یعنی ہر جی کو اُس کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اس نے ادنیٰ سے ادنیٰ محنت سے کی ہو۔ اور وبال اسی صورت میں آتا ہے کہ نافرمانی کے لئے کوشش کی ہو) ۵ چونکہ اس باب کے معنے میں طلب ہوتی ہے اس لئے فعل لازم اس باب میں آنے سے متعدی ہو جاتا ہے۔ ۵ وجدان میں معنے یقین کے ہوتے ہیں اور حسبان میں معنے شک کے۔

سبق نمبر (۶۴)

نام باب	لزوم و علاج	مطاوعت فعّل و افعل	ابتدا	مبالغہ و لون و عیب	اقتضاب*
اِنْفِعَال	یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اس باب سے آئے اس کے واسطے ضروری ہے کہ فعل جوارح کا اثر یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہری کا کام ہو اور اُس کے فا کلمہ میں یہ سات حرف نہیں آتے۔ ل۔ م۔ ر۔ ن اور تین حرف علّت۔ اگر یہ حرف ہوں اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں۔				
	اِنْکَسَرَ ۔ اِنْکَسَفَ (زور سے)	کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ ۔ اَغْلَقْتُہٗ فَانْغَلَقَ	اِنْطَلَقَ ۔ [illegible]	... ...	... ...
اِفْعِلَال ۔ اِفْعِیلَال	ان دو بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون و عیب غالب آتا ہے۔				
	... ...	... ...	... ...	اِحْمَرَّ ۔ اِحْمَارَّ ۔ اِحْوَلَّ ۔ اِحْوَالَّ	... ...
اِفْعِیعَال	اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔				
	...	...	...	اِحْلَوْلٰی [illegible]	...
اِفْعِوَّال	اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اس کے معنے سے مناسبت رکھتا ہو				
	...	...	...	...	...

*اقتضاب اور ابتدا میں یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور ابتدا کا مادہ مستعمل ہوتا ہے مگر جو معنے مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید فیہ میں نہیں ہوتے جیسے اَشْفَقَ مزید فیہ کے معنی ہیں ڈرا۔ اور مجرد شَفِقَ کے معنے ہیں مہربان ہوا۔

[illegible]

سبق نمبر (۶۵)

ابوابِ رباعی مجرد اور مزید فیہ کے خواص

نام باب	قصر	الباس ماخذ	تعمّل	اتّخاذ	تحوّل	مطاوعت فعلل	مبالغہ	اقتضاب
	اس باب سے جتنے فعل آئے ہیں ان میں سے اکثر صحیح یا مضاعف ہیں اور مہموز کم تر جیسے دَحْرَجَ ۔ زَلْزَلَ ۔ بَلْأَزَ ✦							
فَعْلَلَہ	حَمْدَلَ (اُس نے الحمد للہ کہا)	بَرْقَعْتُہٗ (میں نے اُس کو برقعہ اُڑھایا)	زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اُس نے زعفرانی کپڑا رنگا)	قَنْطَرَ (اُس نے پل بنایا)	...	...	...	...
تَفَعْلُلْ	...	...	تَبَرْقَعَ زَیْدٌ (زید نے برقعہ پہنا یا)	...	تَزَنْدَقَ زَیْدٌ (زید زندیق ہو گیا)	دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اسکو لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)	...	...
اِفْعِلَّال	...	...	...	...	...	...	...	اِشْرَأَبَّ (بہت چوکنا ہوا)
اِفْعِنْلَال	...	...	...	...	...	ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ دَمُہٗ (اسکا خون گرایا پس وہ خون ریختہ ہوا)	اِسْحَنْفَرَ (بہت شتابی کی)	اِعْرَنْفَطَ (منقبض ہوا)

تنبیہ:۔ ابواب ملحقات معانی اور خاصیات میں مثل ملحق بہ کے ہوتے ہیں مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے ✦

سبق نمبر (۶۶)

اسم جامد کے اوزان | اسم جامد کی تین بنائیں تم پڑھ چکے ہو۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی اب دیکھو کہ اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک بنا سے کس قدر اوزان آتے ہیں ؛

(۱) **ثلاثی مجرد**۔ فَ کلمہ کو فتحہ۔ کسرہ۔ ضمہ تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عین کلمے کو ان کے سوا سکون بھی آئیگا تو اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں پیدا ہوئیں مگر اہل عرب اسم میں ضمہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضمہ کے ثقیل سمجھتے ہیں۔ اب اس لئے فِعُلٌ اور فُعِلٌ دونوں ساقط ہوکر دس [۱۰] وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہے :-

فَلْسٌ (پیسہ) فَرَسٌ (گھوڑا) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) حِلْمٌ (دانا)

عِنَبٌ (انگور) اِبِلٌ (اونٹ) قُفْلٌ (تالا) صُرَدٌ (کٹورا) عُنُقٌ (گردن) ؛

فائدہ :- بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں۔ مثلاً اگر فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھیں گے جیسے فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔ فِخْذٌ۔ فِخِذٌ اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے کَتِفٌ سے کِتْفٌ۔ کَتْفٌ اور فِعِلٌ فَعُلٌ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہے۔ جیسے اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ ؛

(۲) **اسم رُباعی مجرد**۔ اس کے پانچ وزن ہیں :-

جَعْفَرٌ (نام مرد) زِبْرِجٌ (آرائش) بُرْثُنٌ (شکاری جانوروں کا پنجہ) دِرْہَمٌ (سکہ نقرئی) قِمَطْرٌ (صندوق) (۳) **اسم خماسی مجرد** :- اسکے چار وزن ہیں :-

سَفَرْجَلٌ (بہی) قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَعْبٌ (تھوڑی چیز)

(۴) **اسم خماسی مزید فیہ**۔ ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بے شمار ہیں مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہیں ؛

عَضْرَفُوطٌ (بامنی) خَزَعْبِیلٌ (باطل) قِرْطَبُوسٌ (تیز رو اونٹنی)

قَبَعْثَرَیٰ (موٹا اونٹ) خَنْدَرِیسٌ (شراب کہنہ) ؛

سبق نمبر (۶۷)

مصدر کا بیان

اوزان سماعی ثلاثی مجرد کے مصدر کثیر التعداد ہیں اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں۔ یہ تمام اوزان دراصل سہ حرفی ہیں اور عین کلمے کی سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہیں:۔

(۱) وہ جن کا عین کلمہ ساکن ہے۔ ان مصادر کے صرف اخیر میں زیادت کی جاتی ہے

(۲) وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہے۔ ان مصادر کے اول اور وسط اور آخر میں تینوں جگہ زیادت کی جاتی ہے۔

فِعْلٌ اصل وزن ہے، جیسے قَتْلٌ (مار ڈالنا) فِسْقٌ (حکم سے باہر آنا) شُغْلٌ (کام میں رہنا)۔

فُعْلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے رَحْمَۃٌ (مہربانی کرنا) نِشْدَۃٌ (گم شدہ چیز کو ڈھونڈنا) کُدْرَۃٌ

فُعْلٰی (بزیادت الف مقصورہ) جیسے دَعْوٰی (بلانا) ذِکْرٰی (یاد کرنا) بُشْرٰی (خوشخبری دینا)۔

فُعْلَانٌ (بزیادت الف و نون) لَیَّانٌ (قرض ادا کرنا) حِرْمَانٌ (بدنصیب ہونا) غُفْرَانٌ (بخشنا)۔

فَعَلٌ (بلا زیادت حرف) جیسے طَلَبٌ (ڈھونڈھنا) خَنَقٌ (گلا گھونٹنا)۔

فَعِلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے غَلَبَۃٌ (غالب ہونا) سَرِقَۃٌ (چرانا)

فَعَلَانٌ (بزیادت الف و نون) جیسے نَزَوَانٌ (کودنا)

فُعَلٌ (بلا زیادت) جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا) ھُدًی (راہ دکھانا)

فُعَالٌ (بزیادت الف در وسط) جیسے ذَہَابٌ (جانا) حِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا) سُؤَالٌ (مانگنا)

فِعَالَۃٌ (بزیادت الف در وسط) جیسے زَہَادَۃٌ (بے رغبتی کرنا) دِرَایَۃٌ (جاننا) بُغَایَۃٌ (نافرمانی کرنا)

فَعِیْلٌ و فُعُوْلٌ (بزیادت یٰ و وٗ) جیسے وَبِیْصٌ (چمکنا) دُخُوْلٌ (آجانا)

فَعِیْلَۃٌ و فُعُوْلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے خَطِیْئَۃٌ (خطا کرنا) صُعُوْبَۃٌ (سخت ہونا)

مَفْعِلٌ (بزیادت میم در اول) جیسے مَدْخَلٌ (داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا)

مَفْعَلَۃٌ (بزیادت تا) جیسے مَسْعَاۃٌ (کوشش کرنا) مَحْمِدَۃٌ (سراہنا)۔

فائدہ:۔ فَعُوْلٌ (بفتح فا) کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہیں آیا

اور وہ پانچ یہ ہیں:-
وُضُوْءٌ (وضو کرنا) طُهُوْرٌ (پاک ہونا) وَلُوْعٌ (حریص ہونا) وُقُوْدٌ (ایندھن ڈالنا) قُبُوْلٌ (قبول کرنا) +

چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں:-
اسم فاعل کی مثال:- جیسے کَاذِبَةٌ (بمعنی کذب) بَاقِيَةٌ (بمعنی بقا) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْ بَاقِيَةٍ (کیا تو ان میں سے کسی کیلئے بقا دیکھتا ہے) +
اسم مفعول کی مثال:- جیسے مَيْسُوْرٌ (بمعنی یُسر) مَفْتُوْنٌ (بمعنی فتنہ) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ (تم میں سے کس کو فتنہ یعنی دیوانگی ہے) مگر اسم فاعل کا وزن بہت کم مستعمل ہے کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد آتا ہے اور اس سے مصدر کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے مُصَادَقَةٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَةٌ اسم مجرد ایسا ہی اِعْطَاءٌ و عَطَاءٌ - اِمْهَالٌ و مُهْلَةٌ - اِبْيَاضٌ و بَيَاضٌ - بعض لوگ ان اسماء کو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں +

سبق نمبر (۶۸)

اوزان قیاسی | (۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر فُعُوْلٌ (بالضم) کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ دُخُوْلًا - اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے فَرِحَ فَرَحًا اور مصدر متعدی دونوں سے فَعْلٌ (بسکون عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ ضَرْبًا - جَهِلَ جَهْلًا - اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر فَعَالَةٌ - فِعَلٌ - فَعَلٌ - فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے - كَرَامَةً عِظَمًا - كَرَمًا حُسْنًا +

(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور جیسے مَفْتَحٌ (کھولنا) مَقْتَلٌ (مار ڈالنا) مَضْرَبٌ (مارنا) اور مَرْجِعٌ (بکسر عین) شاذ ہے کبھی اس کے آخر میں تا بھی لاحق ہوتی ہے - مَسْئَلَةٌ (پوچھنا)
(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسطے معنے وحدت کے بنایا جائے

تو فَعْلَۃٌ کے وزن پر اور جب واسطے معنے نوع کے بنا کیا جائے تو فِعْلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو جیسے جَلَسَ سے جَلْسَۃٌ (ایک دفعہ بیٹھنا) مَرَّۃ کے واسطے اور جِلْسَۃٌ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے واسطے اگر مصدر کے آخر میں ۃ ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائے گا جیسے ہِدَایَۃٌ وَّاحِدَۃٌ - ہِدَایَۃٌ حَسَنَۃٌ

فائدہ:۔ فُعْلَۃٌ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُکْلَۃٌ (لوالہ) اور فُعَالَۃٌ اُس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جیسے قُلَامَۃٌ (تراشہ ناخن)

(۴) جو افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں، اُن کے مصادر اوزان ذیل پر آتے ہیں ÷

فِعَالَۃٌ حرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا) تِجَارَۃٌ (سوداگری) بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آتے ہیں جیسے دَکَالَۃٌ (وکیل ہونا) وَلَایَۃٌ (حکومت کرنا) فَعَلَانٌ حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَلَانٌ (دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا) فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) ہَدِیْرٌ (کبوتر کا آواز دینا) زَئِیْرٌ (شیر کا آواز کرنا) اور نیز فُعَالٌ درد دل اور امراض کے واسطے جیسے صُدَاعٌ (درد سر ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا) فُعْلَۃٌ رنگوں کیواسطے جیسے حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا) کُدْرَۃٌ (گدلا ہونا) ÷

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَالٌ اور فِعِّیْلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوَلَانٌ - تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغہ رَدٌّ - حِثِّیْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثٌّ - دِلِّیْلٰی (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ دَلَالَۃٌ ÷

سبق نمبر (۶۹)

تانیث کا بیان

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو علامتیں تین ہیں :

(۱) ۃ یہ علامت تانیث کی ہے۔ اسمائے جامد اور صفات دونوں کے ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کیلئے لگائی جاتی ہے جیسے اِمْرُءٌ سے اِمْرَأَۃٌ قَاتِلٌ سے قَاتِلَۃٌ ؛

(۲) الف مقصورہ :- افعل التفضیل کا مؤنث فُعْلیٰ اس کے لگانے سے بنتا ہے جیسے اَحْسَنُ (نیک مرد) سے حُسْنیٰ (نیک عورت) ؛

(۳) الف ممدودہ :- افعل صفتی کا مؤنث فَعْلَاءُ بنانے کے واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے جیسے اَبْیَضُ (گورے رنگ کا آدمی) سے بَیْضَاءُ (گورے رنگ کی عورت) ؛

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری لفظی :-

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نر جاندار جیسے اِمْرَأَۃٌ (عورت) کہ اس کے مقابلے میں اِمْرُءٌ (مرد) ہے ؛

لفظی :- وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو کبھی اُس میں علامت تانیث لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظُلْمَۃٌ (اندھیرا) بُشْریٰ (خوشخبری)۔ صَحْرَاءُ (جنگل) اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) دَارٌ (گھر) پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری کو مؤنث سماعی کہتے ہیں ؛

ف۔ ۃ تانیث کے علاوہ اور مطلب کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً ثَمَرَۃٌ۔ نوع جس کا بیان صفحہ ۱۰۲ میں ہو چکا ہے۔ ایسا ہی وحدت اور جمع کیواسطے بھی جیسا کہ جمع کے بیان میں مذکور ہوگا ؛

مؤنث سماعی کی شناخت کیواسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں۔ صرف سماع و تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کیے جاتے ہیں :-

اوّل :- وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں :-

(الف) بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اُذُنٌ (کان) عَیْنٌ (آنکھ) وغیرہ صرف حَاجِبٌ (ابرو) خَدٌّ (رخسارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خَمْرٌ۔ خُرْطُومٌ۔ طِلَاءٌ وغیرہ +

(ج) ہوا کے تمام نام جیسے رِیْحٌ۔ صَرْصَرٌ وغیرہ +

(د) دوزخ کے کل نام جیسے جَہَنَّمُ۔ سَقَرُ وغیرہ +

(ہ) تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے +

دوم :- وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں +

(الف) شہروں کے نام بتاویل موضع کے مذکر اور بتاویل بقعہ کے مؤنث ہوتے ہیں +

(ب) حرف ہجی مثلاً الف۔ ب۔ ت وغیرہ اور حرف عامل مثلاً مِنْ و اِلیٰ وغیرہ +

(ج) اسم جمع مثلاً رَکْبٌ (اسم جمع رَاکِبٌ) عَبِیْدٌ (اسم جمع عَبْدٌ) لیکن اِبِلٌ۔ خَیْلٌ۔ غَنَمٌ خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں

ہ کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحو سے معلوم ہوگا +

سبق نمبر(۱۰۷)

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں:-

۱- واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ - اِمْرَأَةٌ ﴿

۲- تثنیہ جو دو پر دلالت کرے یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے[۱] - جیسے رَجُلَانِ - اِمْرَأَتَانِ ﴿

واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلہ ذیل تغیرات[۲] ہوتے ہیں:-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں وَ کا بدل ہو تو وَ ہو جاتا ہے جیسے عَصَا سے عَصَوَانِ اور یَ کا بدل ہو تو یَ ہو جاتا ہے جیسے فَتًی سے فَتَیَانِ اور غیر سہ حرفی میں عموماً یَ ہو جاتا ہے۔ خواہ وَ یا یَ کا بدل ہو۔ جیسے مُصْطَفًى (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَیَانِ اور مُجْتَبًى (مادہ جَبْیٌ) سے مُجْتَبَیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ ﴿

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا وَ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ ورنہ جائز جیسے كِسَاءٌ سے كِسَاءَانِ - كِسَاوَانِ ﴿

---

[۱] تثنیہ کی اصلی علامت تو الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور ہے مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں یَ ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ اس کا حال کتاب النحو میں معلوم ہوگا ﴿

[۲] اس بات کی شناخت کہ الف وَ کا بدل ہے یا یَ کا تو یوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی میں بصورت الف ہو تو وَ کا بدل سمجھو۔ اور بصورت یَ ہو تو یَ کا اور غیر سہ حرفی میں یا مطلقاً یَ کی صورت میں ہوتا ہے مگر اصلی مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے ﴿

۳۔ جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں :۔
اوّل جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم رہتی ہے۔ صرف اس کے آخر میں وٗ ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (وْ۔نَ) زیادہ کرنے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور آ۔تُ لگانے سے جمع مؤنث۔ جیسے ہِنْدٌ سے ہِنْدَاتٌ۔ اگر واحد کے آخر میں ۃ تانیث کی ہو تو گر جاتی ہے جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ +

تنبیہ :۔ جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری ہے
۱۔ اگر عَلَم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع (وْ۔نَ) سے آئیگی جیسے زَیْدٌ۔ زَیْدُوْنَ۔ قَاتِلٌ۔ قَاتِلُوْنَ +

(۲) اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت غیر عاقل کی ہو تو جمع آ۔تُ سے آئے گی۔ جیسے ہِنْدٌ۔ ہِنْدَاتٌ۔ قَاتِلَۃٌ۔ قَاتِلَاتٌ اور صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) صَافِنَاتٌ +

ان دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم صرف ذوی العقول کے علم یا صفت کی ہوتی ہے۔ غیر علم یا صفت غیر ذوی العقول کی نہیں ہوتی۔ پس رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ اور نَاہِقٌ کی جمع نَاہِقُوْنَ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت تو ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے۔ اَرْضٌ۔ سَنَۃٌ کی جمع اَرَضُوْنَ۔ سِنُوْنَ خلاف قیاس آئی ہے +

دوم جمع مکسّر۔ جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے + اسکی دو قسمیں ہیں۔
ایک جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔
دوسری جمع کثرت۔ جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔
جمع قلّت کے چار وزن ہیں اور کثرت کے اوزان بے شمار اور زیادہ تر سماع پر منحصر ہیں۔ مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :۔

سبق نمبر (۱۷ و ۲۷)

جمع قلّت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	امثلہ
اَفْعُلٌ	فَعْلٌ	فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلُسٌ جمع۔ یہ وزن اجوف اور صفت میں نہیں آتا۔ قَوْسٌ (کمان) جمع اَقْوُسٌ اور عَیْنٌ (چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ شاذ ہے۔ اسم چار حرفی میں جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو اور مؤنث معنوی ہو یہ جمع بہت شائع ہے جیسے ذِرَاعٌ (ہاتھ) کی جمع اَذْرُعٌ ✦
اَفْعَالٌ	فَعْلٌ	یہ وزن زیادہ تر اجوف میں آتا ہے۔ خواہ اسم ہو خواہ صفت جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) اَثْوَابٌ جمع۔ ضَیْفٌ (مہمان) اَضْیَافٌ جمع ✦
	فُعْلٌ	حُرٌّ (حصیلی) اَحْرَارٌ جمع
	فِعْلٌ	عِیْدٌ۔ (دم) اَعْیَادٌ جمع
	فَعَلٌ	بَطَلٌ (جوان) اَبْطَالٌ جمع
	فَعِلٌ	کَتِفٌ (مونڈھا) اَکْتَافٌ جمع
		... ...
	فَعُلٌ	عَضُدٌ (بازو) اَعْضَادٌ جمع
	فُعُلٌ	عُنُقٌ (گردن) اَعْنَاقٌ جمع
	فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ جمع
	فِعَلٌ اسم	عِنَبٌ (انگور) اَعْنَابٌ جمع
	فَعِیْلٌ صفت	شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ جمع
اَفْعِلَةٌ		یہ وزن زیادہ تر چار حرفی اسم مذکر کی جمع مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو۔ جیسے طَعَامٌ (کھانا) اَطْعِمَةٌ جمع۔ رَغِیْفٌ۔ روٹی اَرْغِفَةٌ جمع۔ اور صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّةٌ جمع ✦
فِعْلَةٌ	فَعِیْلٌ	صَبِیٌّ (لڑکا) صِبْیَةٌ (لڑکے) جمع
	فَعَلٌ	فَتًی (جوان) فِتْیَةٌ ...... جمع
	فُعَالٌ	غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ ...... جمع

(۱) جمع قلت چہار است اَبْنِیَۃ ✦ ✦ ✦ اَفْعُلٌ و اَفْعَالٌ و فِعْلَۃٌ۔ اَفْعِلَۃٌ۔

جمع کثرت کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
فُعْلٌ	أَفْعَلُ	صفت مشبہ	أَحْمَرُ (سُرخ) حُمْرٌ — جمع —
فُعُلٌ	فِعَالٌ فَعِيلٌ فَعُولٌ	مضاعف نہ ہو اسم یا صفت بمعنی فاعل	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ جمع ۔ كِتَابٌ (کتاب) كُتُبٌ ۔ جمع ۔ رَغِيفٌ (روٹی) رُغُفٌ جمع ۔ نَذِيرٌ (ڈرانیوالا) نُذُرٌ جمع عَمُودٌ ۔ (ستون) ۔ عُمُدٌ جمع ۔ صَبُورٌ ۔ (صابر) صُبُرٌ جمع
فُعَلٌ	فُعْلَةٌ فُعْلَةٌ فُعْلَىٰ	اسم اجوف ہو اسم ہو مؤنث اسم تفضیل	نُوبَةٌ (باری) نُوَبٌ جمع بُرْقَةٌ (پتھریلا کیچڑ) بُرَقٌ جمع تُخْمَةٌ (بدہضمی) تُخَمٌ جمع نُصْرَىٰ (زیادہ مددگار عورت) نُصَرٌ جمع
فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بِدْرَةٌ (تھیلی) بِدَرٌ جمع ۔ فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ جمع
فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ (م) طَلَبَةٌ جمع
فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل ناقص	
فِعَلَةٌ	فِعْلٌ	......	قِرْدٌ (بندر) قِرَدَةٌ جمع
فُعَّلٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَةٌ	صفت	نَائِمٌ ۔ نَائِمَةٌ (خوابندہ) نُوَّمٌ جمع
فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل صحیح	جَاهِلٌ (نادان) جُهَّالٌ جمع
فِعَالٌ	فَعْلٌ فَعَلٌ	غیر اجوف مضاعف اجوف ناقص نہ ہو	نَدٌّ (پہنچا) نِدَادٌ جمع ۔ صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ جمع جَبَلٌ ۔ (پہاڑ) جِبَالٌ جمع ۔ حَسَنٌ (نیک) حِسَانٌ جمع
	فَعْلَةٌ	اسم	قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ جمع ۔ رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ جمع
	فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ	بمعنی فاعل	كَرِيمٌ ۔ كَرِيمَةٌ (بزرگ) كِرَامٌ جمع
	فَعْلَىٰ	مؤنث فعلان	عَطْشَىٰ (پیاسی عورت) عِطَاشٌ جمع

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
فُعُوْلٌ	فَعْلٌ فِعْلٌ فُعْلَةٌ	اجوف واوی نہ ہو	فَلْسٌ (روپیہ) فُلُوْسٌ جمع۔ حِمْلٌ (بوجھ) حُمُوْلٌ جمع قُرْءٌ (حیض) قُرُوْءٌ جمع۔ ذَكَرٌ (نر) ذُكُوْرٌ جمع بَدْرَةٌ (م) بُدُوْرٌ جمع
فُعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	غیر صفت	رَغِيْفٌ (م) رُغْفَانٌ جمع
	فَاعِلٌ أَفْعَلُ فُعَالٌ	صفت	رَاكِبٌ (سوار) رُكْبَانٌ۔ أَحْمَرُ حُمْرَانٌ۔ شُجَاعٌ۔ شُجْعَانٌ
فِعْلَانٌ	فَعِيْلٌ فُعَالٌ فُعَلٌ	صفت اسم	سَرِيْعٌ (تیز رو) سِرْعَانٌ۔ شُجَاعٌ۔ شِجْعَانٌ + صُرَدٌ (گنجشک) صِرْدَانٌ +
	فَعَلٌ فِعْلٌ فُعْلٌ	اجوف	تَاجٌ (تاج) تِيْجَانٌ۔ عُوْدٌ (لکڑی) عِيْدَانٌ
فَعْلٰی	فَعِيْلٌ	بمعنی مفعول	جَرِيْحٌ (مجروح) جَرْحٰی +
فِعْلٰی	فَعَلٌ فَعِلَانٌ	صرف دو لفظ ہیں	حَجَلٌ (چکور) حِجْلٰی۔ ظَرِبَانٌ (چھوٹا سا جانور) ظِرْبٰی
فُعَلَاءُ	فُعَالٌ	صفت	جَبَانٌ (بزدل) جُبَنَاءُ۔ شُجَاعٌ۔ شُجَعَاءُ
	فَعِيْلٌ فَاعِلٌ	صفت	شَرِيْفٌ شُرَفَاءُ۔ شَاعِرٌ۔ شُعَرَاءُ
أَفْعِلَاءُ	فَعِيْلٌ	صفت عاقل ناقص ہو یا مضاعف	غَنِيٌّ (دولتمند) أَغْنِيَاءُ۔ حَبِيْبٌ (دوست) أَحِبَّاءُ
فَعَالٰی	فَعْلَاءُ فِعْلٰی	اسمی	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارٰی۔ فَتْوٰی (حکم شرعی) فَتَاوٰی ذِفْرٰی (گدی) ذَفَارٰی۔ سَعْدٰی (نام عورت) سَعَادٰی
	فُعْلٰی	صفت	حَرْمٰی (خشکی بحری) حَرَامٰی۔ خُنْثٰی (ہیجڑا) خَنَاثٰی
	فَعْلَانٌ	صفت	سَكْرَانٌ۔ سَكَارٰی +
فُعَالٰی	فَعِيْلٌ	صفت	أَسِيْرٌ (قیدی) أُسَارٰی
	فَعْلَانٌ	صفت	سَكْرَانٌ۔ سُكَارٰی +
	...	...	... ...

منتہی الجموع کے اوزان

وزن جمع	وزن مفرد	شرط	امثلہ
(۱) پنج حرفی پہلا دوسرا مفتوح تیسری جگہ الف اور چوتھا مکسور*			
مَفَاعِلُ	مَفْعِلٌ مَفْعُلَةٌ	اسم ظرف اسم آلہ	مَسْجِدٌ۔ مَسَاجِدُ جمع۔ مِضْرَبٌ۔ مَضَارِبُ جمع مَكْرُمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ جمع
فَوَاعِلُ	فَاعِلَةٌ فَاعِلٌ	اسم ہو یا صفت اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل	كَاثِبَةٌ (پیش شانہ اسپ) كَوَاثِبُ جمع۔ نَائِمَةٌ۔ نَوَائِمُ جمع۔ كَاهِلٌ (مونڈھا) كَوَاهِلُ جمع۔ نَاهِقٌ (مینگنے والا) نَوَاهِقُ جمع
فَعَائِلُ	فَعِيلَةٌ فَعُولَةٌ فِعَالَةٌ فَعَالٌ	اسم ہو یا صفت صفت اسم اسم	سَفِينَةٌ (کشتی) سفائن جمع۔ نَفِيسَةٌ (عمدہ) نفائس جمع عَجُوزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِزُ جمع۔ حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ جمع۔ رِسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ جمع۔ ذُؤَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ جمع شَمَالٌ (خصلت) شَمَائِلُ جمع۔
فَعَالِی	فَعْلَاءُ فَعْلٰی فِعْلٰی	اسم ہو یا صفت اسم اسم	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارِی جمع۔ عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارِی جمع + فَتْوٰی (حکم شرعی) فَتَاوِی جمع ذِفْرٰی (پس گوش) ذَفَارِی جمع
(۲) شش حرفی پہلا دوسرا مفتوح تیسری جگہ الف اور چوتھا مکسور پانچویں جگہ ی ساکن			
مَفَاعِيلُ	مِفْعَالٌ مَفْعُولٌ	اسم آلہ ...	مِصْبَاحٌ (چراغ) مَصَابِيحُ جمع مَلْعُونٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلَاعِينُ

تنبیہ :- جو اسم رباعی یا اس کا ہموزن ہو اس کی جمع قیاسًا اوزان نمبر (۱) کے مطابق آئیگی جیسے جَعْفَرٌ (نام) جَعَافِرُ۔ اِصْبَعٌ (انگلی) اَصَابِعُ۔ اگر آخر میں ۃ ہو تو گر جائیگی جیسے تَجْرِبَةٌ۔ تَجَارِبُ۔ اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو ی ماقبل مکسور سے بدل کر اس کی جمع وزن نمبر (۲) کی صورت میں ہوگی۔ جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) قَرَاطِيسُ۔ سُلْطَانٌ (بادشاہ) سَلَاطِينُ۔ اِقْلِيمٌ (ولایت) اَقَالِيمُ۔ جو خماسی ہو اس کا اخیر حرف گرا کر اوزان نمبر (۱) کے مطابق جمع بناؤ۔ جیسے سَفَرْجَلٌ (بہی) سَفَارِجُ اگر اخیر حرف سے پہلے مدہ زائدہ ہو تو اسکو بھی گرا دو جیسے عَنْدَلِيبٌ بلبل (عَنَادِلُ جمع)

(۱) کبھی جمع کے حرف اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور اس کو اصطلاح میں جمع من غیر لفظہٖ کہتے ہیں جیسے اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَآءٌ اور ذُوْ کی جمع اُوْلُوْا ÷ (۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے اُمٌّ (ماں) اُمَّھَاتٌ - فَمٌ (منہ) اَفْوَاہٌ - مَاءٌ (پانی) مِیَاہٌ ÷

(۳) - کبھی واحد اور جمع میں کچھ فرق نہیں ہوتا - صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے فُلْکٌ (کشتی و کشتیہا) ÷

(۴) کبھی جمع کی جمع کی جاتی ہے اور اسکو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے -

کَلْبٌ (کتا) اَکْلُبٌ - اَکَالِبُ	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ - حُمُرَاتٌ
نِعْمَۃٌ (نعمت) اَنْعُمٌ - اَنَاعِمُ	بَیْتٌ (گھر) بُیُوْتٌ - بُیُوْتَاتٌ

(۵) بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ۃ کے ساتھ واحد پر اور بدون ۃ کے جنس پر اور کبھی ۃ کے ساتھ جنس پر اور بدون ۃ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں:- اُن کو اسم جنس کہتے ہیں - جیسے

شَجَرَۃٌ (درخت) شَجَرٌ (درختہا)	کَمْءٌ (کھنبی) کَمْأَۃٌ (کھنبیاں)
تَمْرَۃٌ (کھجور) تَمْرٌ (کھجوریں)	جَبْأٌ (ایک قسم کی گھاس) جَبْأَۃٌ (بہت سی گھاس)

(۶) بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ ان میں جمعیت کے معنے پائے جاتے ہیں اور ان کا واحد نہیں ہوتا جیسے قَوْمٌ (گروہ) رَہْطٌ (جتھا) یا واحد ہوتا ہے مگر اس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے جیسے رَاکِبٌ (سوار) رَکْبٌ (سواران) رَفِیْقٌ (ہمراہی) رُفْقَۃٌ (ہمراہیاں) خَادِمٌ (خدمتگار) خَدَمٌ (خدمتگاراں) صَاحِبٌ (مصاحب) صَحَابَۃٌ (مصاحبان) ایسے اسماء کو اسم جمع کہتے ہیں ÷

سبق نمبر (۷۳)
نسبت کا بیان

اسم کے آخر میں یائے مشدّد ماقبل مکسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں اور اسطرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگائی گئی ہے اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے هِنْدِیٌّ (جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو) مَسِیْحِیٌّ (جو مسیح کے مذہب کا معتقد ہو) نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں :-

(۱) جس لفظ کے آخر میں ۃ ہو۔ نسبت کے وقت اُس کا حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے کُوْفَۃٌ۔ کُوْفِیٌّ۔ مَکَّۃٌ۔ مَکِّیٌّ اور نسبت کے بعد مؤنث کیلئے ۃ زیادہ کردی جاتی ہے۔ جیسے کُوْفِیَّۃٌ و مَکِّیَّۃٌ ۔

(۲) فَعِیْلٌ۔ فَعِیْلَۃٌ۔ فُعَیْلَۃٌ جب ناقص ہو تو پہلی یٰ کو دور کریں اور دوسری کو وٗ سے بدل کر ماقبل کو فتح دیں جیسے عَلِیٌّ۔ عَلَوِیٌّ۔ غَنِیَّۃٌ غَنَوِیٌّ۔ اُمَیَّۃٌ۔ اُمَوِیٌّ ۔

(۳) جو اسم غیر اجوف و غیر مضاعف فَعِیْلَۃٌ یا فَعُوْلَۃٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ حرف علّت اور ۃ کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے۔ جیسے مَدِیْنَۃٌ۔ مَدَنِیٌّ۔ کَهُوْلَۃٌ کَهَلِیٌّ۔ جُهَیْنَۃٌ۔ جُهَنِیٌّ۔ مگر۔ طَبِیْعَۃٌ اور سَلِیْقَۃٌ سے طَبِیْعِیٌّ اور سَلِیْقِیٌّ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۴) فَعِیْلٌ اور فُعَیْلٌ صحیح سے یٰ نہیں گرتی جیسے رَبِیْعٌ۔ رَبِیْعِیٌّ عُبَیْدٌ۔ عُبَیْدِیٌّ مگر ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ اور قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ خلاف قیاس آیا ہے ۔

(۵) الف مقصورہ اگر تیسری یا چوتھی جگہ ہو تو وٗ سے بدل جاتا ہے جیسے رِضٰی۔ رِضَوِیٌّ ۔
مَوْلٰی۔ مَوْلَوِیٌّ اور پانچوں جگہ ہو تو گر جاتا ہے جیسے مُصْطَفٰی

مُصْطَفِیٌّ مگر مُصْطَفَوِیٌّ بھی آیا ہے +

۶۔ الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ قُرَّائِیٌّ اور علامتِ تانیث ہو تو وٓ سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے سَمَاءٌ (سَمَاوٌ) سے سَمَائِیٌّ و سَمَاوِیٌّ +

(۷) جو یائے مشدد دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ قائم مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیٌّ (امام شافعیؒ) سے شَافِعِیٌّ (امام شافعی رح کا پیرو) +

(۸) اگر یٓ تیسری جگہ بعد کسرہ یا یٓ کے ہو تو وٓ سے بدل جاتی ہے ما قبل کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ جیسے عَمٌّ (عَمِیٌّ) سے عَمَوِیٌّ۔ حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ اور اگر چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور وٓ سے ابدال دونوں جائز ہیں جیسے دِہْلِی سے دِہْلِیٌّ و دِہْلَوِیٌّ اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے جیسے مُشْتَرِیٌّ سے مُشْتَرِیٌّ +

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آجاتا ہے جیسے اَخٌ۔ اَخَوِیٌّ اَبٌ۔ اَبَوِیٌّ۔ دَمٌ۔ دَمَوِیٌّ +

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے جیسے نُوْرٌ۔ نُوْرَانِیٌّ۔ حَقٌّ۔ حَقَّانِیٌّ۔ ھِنْدٌ۔ ھِنْدَوَانِیٌّ (سیف ہندی) مَرْوٌ۔ سے مَرْوَزِیٌّ (مرو کا آدمی) رَیٌّ سے رَازِیٌّ (رے کا رہنے والا) یَمَنٌ سے یَمَانِیٌّ۔ بَادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ (جنگلی) +

سبق نمبر (۴۷)
تصغیر کا بیان

اسم میں ایک خاص تغیر دینے کو تصغیر کہتے ہیں جس لفظ کو متغیر کریں اسے مکبر اور جو تغیر پا کر بنے اسے مصغر کہتے ہیں۔ اسم مصغر سے اس کے مدلول کی چھوٹائی معلوم ہوتی ہے +

تصغیر کے پانچ وزن ہیں۔

(۱) فُعَیْلٌ واسطے تصغیر اسم ثلاثی کے رَجُلٌ۔ رُجَیْلٌ۔ عَبْدٌ۔ عُبَیْدٌ۔

(۲) فُعَیْلِلٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ اور رباعی اور خماسی کے جبکہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو جیسے مِضْرَبٌ۔ مُضَیْرِبٌ۔ جَعْفَرٌ۔ جُعَیْفِرٌ۔ سَفَرْجَلٌ۔ سُفَیْرِجٌ +

(۳) فُعَیْلِیْلٌ واسطے تصغیر ثلاثی و رباعی و خماسی مزید فیہ کے جبکہ چوتھا حرف مدہ ہو جیسے مِضْرَابٌ مُضَیْرِیْبٌ۔ قِرْطَاسٌ۔ قُرَیْطِیْسٌ خَنْدَرِیْسٌ خُنَیْدِرٌ +

(۴) فُعَیْلَانٌ واسطے تصغیر ثلاثی مزید فیہ کے جو فَعْلَانٌ اور اَفْعَالٌ کے وزن پر ہو جیسے سَکْرَانٌ۔ سُکَیْرَانٌ۔ اَجْمَالٌ۔ اُجَیْمَالٌ +

(۵) فُعَیْلِلٌ صرف واسطے تصغیر خماسی مجرد کے جیسے سَفَرْجَلٌ سُفَیْرِجْلٌ

فائدہ اگر مؤنث معنوی ثلاثی ہو تو تصغیر میں ۃ ظاہر کی جاتی ہے جیسے اَرْضٌ (زمین) اُرَیْضَۃٌ۔ شَمْسٌ (سورج) شُمَیْسَۃٌ +

فائدہ :- علامت تانیث۔ تثنیہ و جمع و نسبت بحالت تصغیر قائم رہتی ہے جیسے طَلْحَۃٌ۔ طُلَیْحَۃٌ۔ حُبْلٰی۔ حُبَیْلٰی۔ حَمْرَاءُ۔ حُمَیْرَاءُ۔ رَجُلَانِ رُجَیْلَانِ هِنْدَاتٌ۔ هُنَیْدَاتٌ۔ بَصْرِیٌّ۔ بُصَیْرِیٌّ +

فائدہ :- جو کلمہ بعد حذف کے دو حرفی رہ گیا ہو۔ تصغیر کے بعد اپنی اصلی پہ آجاتا ہے۔ جیسے مُذْ۔ مُنَیْذٌ۔ عِدَۃٌ وُعَیْدَۃٌ۔ اِبْنٌ۔ بُنَیٌّ۔ بِنْتٌ۔ بُنَیَّۃٌ +

فائدہ :- الف جو دوسری جگہ ہو۔ تصغیر میں و سے بدل جاتا ہے اور جو تیسری جگہ

ضمیمہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھتے چلے آئے ہیں اُن میں سے ضروری بحثیں بفضل الٰہی لکھی جا چکی ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہلِ علم اور بالخصوص مصنفین یورپ نے معرفہ و نکرہ کے اقسام اور بحث حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اُس کا بھی کیا جائے۔ چنانچہ یہ ضمیمہ ان ہی پر مشتمل ہے +

سبق نمبر (۷۵)

مَعَرِفہ و نَکِرَہ کا بیَانْ +

اسم کی دو قسمیں ہیں مَعْرِفہ (نکرہ)

مَعْرِفہ وہ اسم ہے جو معین شئے پر دلالت کرے۔ نکرہ:- وہ ہے جو غیر معین شئے پر دال ہو +

اسمِ مَعْرِفہ کی چھ قسمیں ہیں

(۱) علم۔ جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو جیسے زَیْدٌ (نام شخص) کُوفَۃُ (نام شہر) +

(۲) مُعَرَّف باللّام۔ یعنے جس اسم پر اَلْ[1] داخل ہو جیسے اَلْحَبِیْبُ +

(۳) ضمیر۔ جیسے اَنَا (میں) اَنْتَ (تو) وغیرہ +

(۴) اسمِ اشارہ:- جیسے ہٰذَا (یہ) ذٰلِکَ (وہ) +

(۵) اسمِ موصول۔ جیسے اَلَّذِیْ (جو) اَلَّذِیْنَ (جن) +

(۶) جو ان پانچوں میں سے کسی ایک طرف مضاف ہو جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)۔ ان میں سے نمبر ۳ و ۴ و ۵ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ضمیر کا بیان

ضمیر وہ ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے اسکی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ضمیر منفصل جو ایک مستقل کلمہ یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو جیسے اَنَا (میں) (۲) ضمیر متصل:- جو اپنے ماقبل کا جزو بن کر مستعمل ہوتا ہو جیسے ضَرَبْتُ کی (تُ)

[1] اَلْ حرف تعریف اور اسم نکرہ پر آکر اس کو معرفہ بنا دیتا ہے جیسے رَجُلٌ ہر شخص کو

ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہیں۔ مرفوع منفصل۔ منصوب منفصل گردان یوں آئیگی

(۱) ضمائر مرفوع منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	هُوَ	هِيَ	أَنْتَ	أَنْتِ	أَنَا
تثنیہ	هُمَا	هُمَا	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	أَنْتُمْ	أَنْتُنَّ	

(۲) ضمائر منصوب منفصل

	مذکر غائب	مؤنث غائب	مذکر مخاطب	مؤنث مخاطب	متکلم
واحد	إِيَّاهُ	إِيَّاهَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكِ	إِيَّايَ
تثنیہ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمَا	إِيَّانَا
جمع	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكُنَّ	

ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوع منصوب۔ مجرور۔ بیان ان سب کا حسب ذیل ہے۔

(۱) ضمائر مرفوع متصل

ان کی دو قسمیں ہیں (۱) بارز (۲) مستتر۔ ✦

بارز:۔ (ظاہر) کو کہتے ہیں وہ تعداد میں گیارہ ہیں آ۔ وَ نَ۔ تَ۔ تِ۔ تُ۔ تُمَا تُمْ۔ تُنَّ۔ نَا۔ ی اور یْ مضارع وامر کے ساتھ خاص ہے ✦

تفصیل ان کی سبق نمبر ۳ و ۷ میں مذکور ہو چکی ہے۔

مُستتر:۔ (پوشیدہ) کو کہتے ہیں وہ لفظوں میں مذکور نہیں ہوتی بلکہ ذہن میں پائی جاتی ہے۔ ماضی کے دو صیغوں میں آتی ہے۔ جیسے ضَرَبَ میں هُوَ اور ضَرَبَتْ میں هِيَ اور مضارع کے پانچ صیغوں میں جیسے یَضْرِبُ میں هُوَ اور تَضْرِبُ مؤنث غائب میں هِيَ۔ تَضْرِبُ مذکر مخاطب میں اَنْتَ۔ اَضْرِبُ میں اَنَا نَضْرِبُ میں نَحْنُ ✦

سبق نمبر (۷۶)

ضمائر منصوب متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے ضَرَبَہٗ (اُس کو مارا) میں ہٗ ضمیر مفعول ہے۔ گردان یوں آئے گی:-

غائب	مخاطب	متکلم	
ضَرَبَہٗ	ضَرَبَکَ	ضَرَبَنِیْ	؎ اصل ضمیر کے لحاظ سے ضَرَبِیْ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ماضی کا آخر مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ واسطے حفاظت فتح کے نؔ ما قبل یؔ کے بڑھا دیا۔ اسکو نون وقایہ کہتے ہیں ✦
ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَکُمَا	ضَرَبَنَا	...
ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَکُمْ	...	...
ضَرَبَهَا	ضَرَبَکِ	...	...
ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَکُمَا	...	...
ضَرَبَهُنَّ	ضَرَبَکُنَّ	...	...

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر وٗ معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرَبَہٗ اور حرف ساکن کے بعد صرف ضمہ کی آواز دیتا ہے اِضْرِبْہُ ✦

(۳) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں اور ان کی گردان مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے۔ دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہینگے لَہٗ۔ لَهُمَا۔ لَهُمْ۔ لَهَا۔ لَهُمَا۔ لَهُنَّ الخ اور ضمیر مجرور متصل باسم میں کہینگے۔ کِتَابُہٗ۔ کِتَابُهُمَا۔ کِتَابُهُمْ۔ کِتَابُهَا۔ کِتَابُهُمَا۔ کِتَابُهُنَّ

تنبیہ:- ہٗ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب متصل کے اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ما قبل اُس کے حرف مکسور ہو تو کسرہ اشباع ہو کر یؔ معروف کی مانند پڑھا جائیگا جیسے بِہٖ اور اگر.... ما قبل یؔ ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے جیسے عَلَیْہِ۔ فِیْہِ ✦

سبق نمبر (۷۷)

اسم اشارہ اور موصول کا بیان

اسمائے اشارہ کیواسطے یہ الفاظ مقرر ہیں :-

	واحد	تثنیہ	جمع
مُذکّر	ذَا	ذَانِ	أُولَاءِ (بالمد)
مؤنّث	تَا. تِہ. تِھِی. تِی ذِہ. ذِھِی. ذِی	تَانِ	أُولٰی (بالقصر)

ان اسماء کے پہلے اکثر لفظ ھَا داخل ہوتا ہے اور اس سے مخاطب کو تنبیہ کرنی مقصود ہوتی ہے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	هٰذَا	هٰذَانِ	هٰؤُلَاءِ
مؤنّث	هٰذِهٖ	هَاتَانِ	

اسم اشارہ قریب کے بعد کَ یا لِکَ لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکّر	ذَاکَ ذَالِکَ	ذَانِکَ	أُولٰئِکَ
مؤنّث	تَاکَ تِلْکَ	تَانِکَ	أُولَاکَ

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو۔

قریب کے واسطے	بعید کیواسطے
هُنَا - هٰهُنَا	هُنَا. هُنَاکَ. هُنَالِکَ. ثَمَّ. ثَمَّهْ

اسمائے موصول کیواسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں :-

	واحد	تثنیہ	جمع
مُذکر	اَلَّذِیْ	اَلَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ. اَلْاُلٰی
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّاتِیْ. اَللَّوَاتِیْ. اَللَّائِیْ. اَللَّاءِ

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں۔ مَنْ اکثر ذوی العقول کیلئے اور مَا اکثر غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

سبق نمبر ۷۸ و ۷۹

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد وصفی:
اسم عدد ذاتی:۔ وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے +
اسم عدد وصفی:۔ وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی (دوسرا) اسمائے اعداد ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں

صورت عدد	مذکر اسم عدد	مؤنث اسم عدد	صورت عدد	اسم عدد مذکر	مؤنث اسم عدد
۱	وَاحِدٌ أَحَدٌ	وَاحِدَةٌ إِحْدَى	۱۱	أَحَدَ عَشَرَ	إِحْدَى عَشَرَةَ
۲	اِثْنَانِ	اِثْنَتَانِ ثِنْتَانِ	۱۲	اِثْنَا عَشَرَ	اِثْنَتَا عَشَرَةَ
۳	ثَلٰثَةٌ	ثَلٰثٌ	۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ	ثَلٰثَ عَشَرَةَ
۴	أَرْبَعَةٌ	أَرْبَعٌ	۱۴	أَرْبَعَةَ عَشَرَ	أَرْبَعَ عَشَرَةَ
۵	خَمْسَةٌ	خَمْسٌ	۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ	خَمْسَ عَشَرَةَ
۶	سِتَّةٌ	سِتٌّ	۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ	سِتَّ عَشَرَةَ
۷	سَبْعَةٌ	سَبْعٌ	۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ	سَبْعَ عَشَرَةَ
۸	ثَمَانِيَةٌ	ثَمَانٍ	۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	ثَمَانَ عَشَرَةَ
۹	تِسْعَةٌ	تِسْعٌ	۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ	تِسْعَ عَشَرَةَ
۱۰	عَشَرَةٌ	عَشْرٌ	...	... ...	... ...

یاد رکھنا چاہیے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے ہے اور تین سے دس تک خلاف قیاس۔ یعنی مذکر ۃ کے ساتھ اور مؤنث بغیر ۃ کے اور ۔ ۱۱ و ۱۲ ۔ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں + اس کے بعد ۱۹ تک مذکر میں پہلی جزء کے ساتھ ۃ آئے گی اور مؤنث میں دوسری جزء کے ساتھ عشرات یعنی دہائیوں میں مذکر و مؤنث برابر ہیں

اور ان کیواسطے یہ لفظ مقرر ہیں :- عِشْرُوْنَ (۲۰)۔ ثَلٰثُوْنَ (۳۰)۔ اَرْبَعُوْنَ (۴۰)
خَمْسُوْنَ (۵۰)۔ سِتُّوْنَ (۶۰)۔ سَبْعُوْنَ (۷۰)۔ ثَمَانُوْنَ (۸۰)۔ تِسْعُوْنَ (۹۰)۔ جب
اکائیاں اُن کے ساتھ ملائی جائیں تو ا و ۲ تذکیر و تانیث میں قیاس کے
موافق ہوتے ہیں اور ۳ سے ۹ تک خلاف قیاس۔ عشرات کے بعد
سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے۔ سینکڑے کیلئے مِائَةٌ اور ہزار کیلئے
اَلْفٌ مقرر ہے اور ان دونوں کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور تک
پہنچتا ہے۔ مثلاً مِائَةُ اَلْفٍ (ایک لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ (دس لاکھ) وغیرہ۔
فائدہ :- بولتے وقت اَحَادُ (اکائی) کو پہلے بولیں گے پھر عَشَرَات کو
پھر مِآت کو اور اُلُوْفٌ سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجہ کے بعد وٌ
عاطفہ بڑھائی جائے جیسے هٰذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ
وَثَلٰثُ مِائَةٍ وَ اَلْفٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ (سنہ ۱۳۱۴ ھجری)

اسمائے اعداد وصفی :- پہلے عدد کے سوا فَاعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور
اُن کی تذکیر تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی
سے اسطرح آتے ہیں :-

اَوَّلُ مذکر کیواسطے	اُوْلٰی مؤنث کیواسطے	سَادِسٌ مذکر کیواسطے	سَادِسَةٌ مؤنث کیواسطے
ثَانٍ " "	ثَانِيَةٌ " "	سَابِعٌ " "	سَابِعَةٌ " "
ثَالِثٌ " "	ثَالِثَةٌ " "	ثَامِنٌ " "	ثَامِنَةٌ " "
رَابِعٌ " "	رَابِعَةٌ " "	تَاسِعٌ " "	تَاسِعَةٌ " "
خَامِسٌ " "	خَامِسَةٌ " "	عَاشِرٌ " "	عَاشِرَةٌ " "

اس سے آگے حَادِیْ عَشَرَ وحَادِیَةُ عَشَرَ وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے
اَعْدَاد کسرِیہ۔ کسور نصف کے تہائی سے دسویں حصہ تک فُعْلٌ کے وزن پر آتے
ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ شمار کی یہ صورت ہے:
نِصْفٌ۔ ثُلُثٌ۔ رُبُعٌ۔ خُمُسٌ۔ سُدُسٌ۔ سُبُعٌ۔ ثُمُنٌ۔ تُسُعٌ۔ عُشْرٌ
$\frac{1}{2}$ $\frac{1}{3}$ $\frac{1}{4}$ $\frac{1}{5}$ $\frac{1}{6}$ $\frac{1}{7}$ $\frac{1}{8}$ $\frac{1}{9}$ $\frac{1}{10}$
عُشْرٌ کے بعد ترکیبی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے جیسے جُزْءٌ مِّنْ اَحَدَ
عَشَرَ ($\frac{1}{11}$) وغیرہ

سبق نمبر (۸۰)

حروف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) حرف عاملہ (۲) حرف غیر عاملہ

(۱) حرف عاملہ کلمے یا جملے پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں اور حروف غیر عاملہ کچھ ہی نہیں کرتے۔ حرف عاملہ کی کئی قسمیں ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

حروف الجر:- تعداد میں سترہ ہیں۔ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں وہ یہ ہیں:-

بَاؑ۔ تَاؑ۔ کَاف۳۔ لَام۴۔ وَاو۵۔ مُنْذُ۶۔ مُذْ۷۔ خَلَا۸
رُبَّ۹۔ حَاشَا۱۰۔ مِنْ۱۱۔ عَدَا۱۲۔ فِي۱۳۔ عَنْ۱۴۔ عَلٰی۱۵۔ حَتّٰی۱۶۔ اِلٰی۱۷

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا)

زَيْدٌ كَالْأَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)

وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ماروں گا)

مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ (میں نے اسے جمعرات کے دن سے نہیں دیکھا)

رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ (میں نے کئی بزرگ آدمیوں سے ملاقات کی)

خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (میں گھر سے باہر نکلا)

زَيْدٌ فِي الدَّارِ (زید گھر میں ہے)

زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ (زید چھت پر ہے)

ذَهَبْتُ اِلٰى زَيْدٍ (میں زید کے پاس گیا)

... ...

تَاللّٰهِ لَأَقْتُلَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور قتل کروں گا)

اَلْمَالُ لِزَيْدٍ (یہ مال زید کا ہے)

مَا رَأَيْتُهٗ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسکو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

رَأَيْتُ الْقَوْمَ خَلَا زَيْدٍ (میں نے سب قوم کو
جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (تمام قوم زید کے سوا آئی)

مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ عَدَا زَيْدٍ (میں زید کے سوا تمام قوم کے پاس سے گزرا)

رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے

اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰى رَأْسِهَا (میں نے مچھلی کو مع سر کے کھا لیا)

فائدہ:- عدا اور خلا کے پہلے جب لفظ مَا آئے تو دونوں اسم کو نصب دیتے ہیں جیسے جَاءَ الرَّهْطُ مَا عَدَا زَيْدًا (تمام گروہ زید کے سوا آیا) قَدِمَ الْقَافِلَةُ مَا خَلَا بَكْرًا (تمام قافلہ بکر کے سوا آیا)

(٢) حروف مشبّہ بالفعل تعداد میں چھ ہیں۔ جملے پر داخل ہو کر اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع۔ وہ یہ ہیں :-

اِنَّ بااَنَّ۔ کَاَنَّ لَیْتَ۔ لٰکِنَّ۔ لَعَلَّ۔ ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)

قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا ہے مگر عمرو بیٹھا ہے)

سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا ذَاهِبٌ (میں نے سنا کہ زید جانیوالا ہے)

لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی واپس آتی)

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا (شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور حکم بھیجے)

(٣) حروف النّدا۔ تعداد میں پانچ ہیں یَا۔ اَیَا۔ هَیَا۔ اَیْ همزہ۔ یَا عام ہے قریب و بعید دونوں کیواسطے مستعمل ہوتا ہے۔ اَیَا۔ هَیَا۔ بعید کیواسطے۔ اَیْ۔ همزہ قریب کیواسطے معرفہ ان کے بعد مضموم ہوتا ہے اور اسم مضاف منصوب جیسے یَا اَللّٰہُ۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ +

(٤) حروف الشرط :- تعداد میں چار ہیں۔ اِنْ۔ لَوْ۔ لَوْلَا۔ اَمَّا +

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (اگر تم خدا کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا)

لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ رضؓ (اگر علی رضؓ نہ ہوتا تو عمر رضؓ تباہ ہو جاتا)

لَوْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ لَاَکْرَمْتُہٗ (اگر زید میرے پاس آتا تو میں اسکی عزت کرتا) +

جَاءَ اَخَوَاکَ فَاَمَّا زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَهَنْتُہٗ (تیرے دونوں بھائی آئے زید کی تو میں نے عزت کی اور عمرو کی ذلت کی)

... ...

(٥) حُروف نَواصبُ المضارع :- تعداد میں چار ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر اُس کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں :- ؎

اَنْ و لَنْ پس کَیْ۔ اِذَنْ ایں چار حرف معتبر + نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضار

اِن کا بیان مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے +

(٦) حروف جوازم المضارع۔ تعداد میں پانچ ہیں فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں :- ؎ اِنْ و لَمْ۔ لَمَّا و لامِ امر و لاءِ نہی نیز۔ پنج حرف ایں جازم فعل اند ہر یک بے دغا + ان کا بیان بھی مضارع کی ذیل میں ہو چکا ہے +

(٧) حرف النفی تعداد میں دو ہیں مَا و لَا یہ جملے پر داخل ہو کر اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب

سبق نمبر (۸۱)

حرف غیر عاملہ کا بیان +

حروف عطف تعداد میں دس ہیں +

وَ۔ فَ۔ ثُمَّ۔ حَتّٰی۔ اَوْ۔ اِمَّا۔ اَمْ۔ لَا۔ بَلْ۔ لٰکِنْ +

مثالیں

جَاءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو (زید اور عمرو آئے)

اَتٰی بَکْرٌ ثُمَّ اَخُوْہُ (بکر آیا پھر اسکا بھائی)

ھٰذَا اِمَّا حَجَرٌ وَّاِمَّا شَجَرٌ

(یہ پتھر ہے یا درخت)

قَدِمَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (زید آیا بلکہ بکر)

مثالیں

قَامَ رَشِیْدٌ فَمَاْمُوْنٌ (رشید کھڑا ہوا پھر مامون)

قَدِمَ الْقَوْمُ حَتّٰی رَئِیْسُھُمْ

(لوگ آئے یہانتک کہ اُن کا سردار بھی)

ھٰذَا اِنْسَانٌ اَوْ حَیَوَانٌ (یہ انسان ہے یا حیوان)

مَا قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرٌو (زید نہیں کھڑا ہوا بلکہ عمرو)

(۲) حروف التنبیہ تین ہیں۔ اَلَا۔ اَمَا۔ ھَا۔

اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ

(خبردار تحقیق وہ مفسد ہیں)

ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ (دیکھو زید کھڑا ہے)

اَمَا لَا تَفْعَلْ (خبردار تم مت کرو)

(۳) حروف الایجاب۔ پانچ ہیں۔ نَعَمْ۔ بَلٰی۔ اِیْ۔ اَجَلْ۔ جَیْرِ +

نَعَمْ واسطے ثبوت ماسبق کے آتا ہے مثلاً جَاءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائیگا نَعَمْ + بَلٰی واسطے اثبات نفی کے آتا ہے جیسے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب میں بَلٰی یعنی اَنْتَ رَبُّنَا +

اِیْ کا استعمال قسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ۔ اِیْ وَاللّٰہِ

(۴) حروف التفسیر دو ہیں۔ اَیْ۔ اَنْ +

ھُوَ مَکِّیٌّ اَیْ مَنْسُوْبٌ اِلٰی مَکَّۃَ +

نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ (ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم)

(۵) حروف الردع۔ صرف ایک لفظ کَلَّا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا کَلَّا۔ (میں نے زید کو کبھی نہیں مارا) +

(۶) حروف الاستفہام دو ہیں۔ ھَمْزَہ۔ ھَلْ جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ (کیا زید تیرے پاس آیا) ھَلْ عِنْدَکَ دِرْھَمٌ (کیا تیرے پاس درہم ہے) +

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استفہام کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں:۔
جیسے مَنْ۔ مَاذَا۔ اَیُّ۔ مَتٰی۔ اَیَّانَ۔ اَنّٰی۔ اَیْنَ

مَنْ فِی الدَّارِ (گھر میں کون ہے؟)
مَاذَا یَقُوْلُ ھٰذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے)
مَتٰی تَذْھَبُ (تو کب جائیگا؟)
اَنّٰی لَكِ ھٰذَا (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟)
مَا تَفْعَلُ (تو کیا کرتا ہے؟)
اَیُّ الْبِلَادِ اَحْسَنُ (کونسا شہر اچھا ہے؟)
اَیَّانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (قیامت کب ہو گی؟)
اَیْنَ تَمْشِیْ (تو کدھر جائیگا؟)

(۷) حرف التحضیض والتوبیخ۔ تین ہیں ھَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا۔ جب یہ حروف ماضی پر آتے ہیں تو توبیخ کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھَلَّا اَکْرَمْتَ زَیْدًا وَقَدْ کَانَ ضَیْفَكَ (تونے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)
اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے ھَلَّا تَقْرَأُ لِتَکُوْنَ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے۔

(۸) حرف مصدر۔ دو ہیں مَا، اَنْ جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ زَیْدًا
اَیْ ضَرْبُكَ۔

(۹) حرف توقع۔ قَدْ ہے۔ ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے تقلیل کے معنی دیتا ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی)، اَلْجَوَادُ قَدْ یَقْتِرُ (سخی کبھی کنجوسی کرتا ہے)

(۱۰) حرف التاکید۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہے اور لام مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہو جاتے)
اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (تحقیق زید کھڑا ہے)

تـمـت بـالـخـیـر

فرید اینڈ کو کی مطبوعات ذیل کے پتوں سے

طلب فرمائیے

کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

اور

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی

یونین پرنٹنگ پریس دہلی

ملنے کا پتہ

کتب خانہ رشیدیہ دہلی

مکتبہ برہان اردو بازار جامع مسجد دہلی